

وان كان من قبل السند فعلى
مقادير القيم وعلى الجلد المربوع
درهم دخل ذلك فى كل سنة
الف الف درهم ياخذ على
تاويل العشور -

ہوتا ہے اور اگر سند ہی سے چیزیں آتی
ہیں، تو محض اپنے انازہ کے مطابق کس
لیتا ہے، کماۓ ہوئے چمڑے پر پی چڑا
ایک درہم کس ہے، کسوں کی کل سالہ
آمدنی دس ہزار درہم جو عشر (دسویں)
کے نام پر لیا جاتا ہے

۱۱۱ اس کے بعد مصنف نے مسافروں کا ذکر کیا ہے لیکن اس کا نقل کرنا غیر ضروری معلوم ہوا اس لئے
تلم انا ذکر دیا گیا۔ (ض)

مَنْصُورٌ وَأَمَّا الْمَنْصُورَةُ فَعَلِيَّهَا
 سُلْطَانٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَخْطُبُونَ
 لِلْعَبَّاسِيِّ وَقَدْ كَانُوا يَخْطُبُونَ أَعْلَى
 عَصَدِ الدَّوْلَةِ وَرَأَيْتُ رَسُوْلَهُ
 قَدْ دَخَلَ إِلَى ابْنِهِ وَنَحْنُ بِبَشِيرَانَا

وَأَمَّا بِالْمَلِكَيْنِ يَخْطُبُونَ

لِلْفَاطِمِيِّ وَلَا يَحِلُّونَ وَلَا يَتَقَدَّرُونَ
 إِلَّا بِأَمْرِهِ وَأَبْدَانُهُمْ هَذَانِ
 تَنْزِيبُ إِلَى مَصْرٍ وَهُوَ سُلْطَانُ
 قَوْمٍ عَادِلٍ وَالْغَلْبَةُ بِقُنُوجٍ وَ
 بِوَيْهْدِ الْكُفَّارِ وَالْمُسْلِمِينَ سُلْطَانُ
 عَلَيْهِ خَدَّةٌ -

وَالْخُرَاجُ يَدْخُلُ مِنَ الْحِلِّ إِذَا

دَخَلَ طَوَارِقُ سِتَّةٍ دُرَاهِمٍ
 وَكَذَا لِكِ إِذَا خَرَجَ وَمِنْ الرِّقَاقِ
 اثْنَا عَشَرَ إِذَا دَخَلَ حَبْلُ الْكَانِ
 مِنْ نَحْوِ الْهِنْدِ فَعَشْرُونَ مِنَ الْحِلِّ

بِزَاخِلِیْنِ، متواضع اور عادل ہے ایسے
 بادشاہ کم نظرائیں گے منصورہ ایک
 قریشی سلطان کے ماتحت ہے، یہاں
 کے لوگ خلیفہ عباسی کے نام کا اور کبھی
 عَصَدِ الدَّوْلَةِ کے نام کا بھی خطبہ پڑھتے ہیں
 میں نے شیراز کے زمانہ قیام میں منصورہ
 کے اعلیٰ عَصَدِ الدَّوْلَةِ کے دربار میں دیکھے
 ملتان میں مصر کے فاطمی خلیفہ کا خطبہ
 پڑھا جاتا ہے، اور بغیر اس کے حکم کے
 کوئی کام نہیں کیا جاتا، ان لوگوں
 کے سفیر اور تحفے تحائف برابر مصر جاتے
 رہتے ہیں، یہ طاقتور اور عادل بادشاہ
 ہے، قنوج اور ہند میں ہندوؤں کا خلیفہ ہو مگر
 مسلمانوں کا الگ بادشاہ ہوتا ہے،
 طوران سے جب کوئی مال باہر بھیجا
 جاتا یا لایا گیا جاتا ہے، تو ایک گانٹھ پر ۶
 درہم ٹکس لیا جاتا ہے لیکن آٹے پر ۱۲
 درہم ٹکس ہے، اگر ہندوستان سے چیزیں
 آتی ہیں تو ایک گانٹھ پر ۲۰ درہم ٹکس

تک سندھ کے مشرق میں بحر فارس
مغرب میں کرمان، محرابے، جستان
اس کے صوبے، شمال میں ہندوستان کے
بقیہ شہر جنوب میں مکران کے دریا
کا صحرا اور قنص (ربیع) کے پہاڑ اور ان
کے نیچے بحر فارس ہے، بحر فارس ان
علاقوں کے مشرق اور صحرا کے چھٹے جنوب
کے حصوں کو اس نے گھیرے ہوئے ہے
کہ یہ سمندر مشرق میں چپور سے تیز کرمان
تک پھیلا ہوا ہے، پھر اس صحرا کی جانب
مڑ کر کرمان اور فارس کو اپنے دائرہ میں
لے لیتا ہے، ایسا جو شہر پڑتے ہیں ان
میں کرمان کی طرف تیز، کبزتون، اور کر
راک، بہ، بند، قصر قند، منقہ،
چیل پور، امشکی، قنبل، اور ارمیل
وغیرہ ہیں۔

صوبوں اور ولایتوں کا حال اس
مآب میں مختلف ہے، کیونکہ صوبہ کرمان
کا علاقہ اور خود مختار بادشاہ ہے جو

ووصیٰ هذا الاقليم، قریۃ بحر
فارس وغیرہ کرمان و مفارۃ
بیمستان و اعمالہا و شمالیۃ
بلاد الہند و جنوبیۃ مفارۃ
مکران و حال القنص و دریا
بحر فارس و انما احاط بحر فارس
بشرقی هذا البلاد و جنوبیۃ
من وراء هذه المفاضة من اجل
ان هذا البحر یصل من صیقل علی الترتیب
الی تیز مکران ثم یطغ علی هذه
المفاضة الی ان یتقوس علی بلاد
کرمان و فارس و الی یقع من الہند
جناحہ مکران التیز و کبزتون و
دریاء و اساک و بہ و بعد و قصر
قند و اصفہ و فہل فہل و مشک
قنبل و ارمیل

والوکیات فی هذا الاقليم
مختصۃ علی مکران سلطان علی
حدۃ و ہمو متواضع عادل لا ی

کثیر والغالب علی نواحی کرمان الفا
والقحط الضیق وہی جرد واسعة
بہا سباق لیسى الخرج مدینتہ
سراسک و آخری نسبی خرنان
و یصل بہا من نحو کومان ناحیة
مشکة سعتھا ثلاث ہر اقلیة
الخیل و بہا اعداد

کے کنارے میدان اور بادیہ میں سربوں
کی بڑی آبادی ہے، کرمان کے اکثر علاقے
بجریں ہیں، اس لیے قحط اور تنگ دستی بھی
رہتی ہے، اور یہ سب گرم اور وسیع علاقے
ہیں، یہاں خروج نام کا ایک پرگنہ ہے
جس کا مرکزی مقام سراسک ہے، دوسرا
خرنان نامی ہے۔

اور کرمان کی طرف خرنان سے
متصل شکی کا علاقہ ہے جس کا عرض بقدر

۳

ج

و توفی کثیر یسکنون اخصاصا و
یتغذون بالسہک و طیر الباء و
والراہوق و کلوان سباقان
متصلان معن فان الی مکوان
فمنہم من یجعل الراہوق من
المنصورۃ و هو قلیل الثمار

یہاں جانوروں کی بڑی آبادی ہے جو
جنگلوں میں رہتے ہیں، اور پھلیاں اور
آبی پرندے کھاتے ہیں، راہوق اور
کلوان کے پرگنہ ایک دوسرے سے قریب
اور ملے ہوئے ہیں، اور کرمان میں شمار کئے
جاتے ہیں لیکن بعض لوگوں نے راہوق
کو منصورہ میں شمار کیا ہے، وہاں پھل کی
پیداوار بہت کم ہے

وسطه قبة حسنة حولها بيوت
 الخداد وهوت تحت القبة على صو
 رجل مترج على كرسي من جص
 وأجر وقد السورة جلد ايشبه
 السجاب احمر لا يتبين منه غير
 عينيه وهما جوهرة تان وعلى رأسه
 اكليل ذهب قدم باعية على
 مركبته وقبض اصابع يد يه
 اربعة وما بعد هذه الا اصابه
 دونها،
 ورياضهم مكران والرا هو
 والد بيل وقبلي الكوعدي ولهم
 مرااع واسعة ومواشي كثيرة الا
 انها قشغة وهي تتجر وفرة و
 سندان وصيمور وكنباية
 مدن خصيات رخيصة الاسكا
 ومعدن الاسرنازوالعسل و
 على شطوط مهران بودا وعرب

بیچ میں ایک خوبصورت گنبدی اور دیگر دیواروں
 کے مکانات ہیں، گنبد کے نیچے آدمی کی شکل
 کا بت چنے اور اینٹ کی بنی ہوئی ایک
 کرسی پر پالتھی مارے بیٹھا ہے اور اس کو
 سرخ چڑا جو سنجاب کے مشابہ ہے اس طرح
 پہنا دیا گیا ہے کہ اس کی جڑ و سرٹ اکھیں دکھائی
 دیتی ہیں، جو جواہر کی ہیں، سر پر سونے
 کا ایک تاج ہے اور وہ دونوں ہاتھوں
 کو گھٹنوں پر پھیلائے ہوئے ہے اور دونوں
 ہاتھوں کی انگلیاں اس طرح سے پکڑے
 ہوئے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ چار کاغذ
 کمران، راہوق، دیل اور قنبلی وغیرہ
 کی زمین میں زیادہ تر کھیتی ہوتی ہے یہاں
 وسیع چراگاہیں اور بکثرت مویشی ہیں
 لیکن زمین خشک ہے، یہ مقامات تجارت
 کی منڈیاں اور بندرگاہ ہیں، سندان چوپڑ
 کلبایت، نہایت سرسبز و شاداب ہے
 یہاں چیزیں ارزان ملی ہیں، چادریں
 شہد کی تو گویا کان میں، دریائے سندھ

المسلمین ذکر اللہ اور تدویر
 الی عبادتہما وافتق بہما شوعاد
 الی نیایور فاسلم واما طلبہ
 و بعد ہما صنوہ لہ لسان والیہ
 ینب الکوثرۃ و یسمی فرج بیت
 الذہب لان المسلمین لہما قیو
 الملکان لان الامر علیہم ضیقاً
 فوجدوا بہما من الذہب ما اغنا

پجاری و یودا سیوں کی آمدنی سے کہتے
 ہیں، اور اس بتخانے پر بیشمار یودا سیوں
 وقف ہیں، اور جو اپنی بیٹی کو مغز بنانا
 چاہتا ہے، وہ اسے اس پر وقف کرتا
 ہے یہ دونوں بت مستقل فتنہ ہیں
 میں نے ایک ایسے مسلمان کو دیکھا جو یہاں
 کر رہا تھا کہ وہ مرتد ہو کر ان کی پوجا
 کرنے لگا تھا، اور سخت امتحان میں
 پڑ گیا تھا، لیکن پھر مینشا پور چلا آیا،
 وہاں دوبارہ مسلمان ہو گیا، یہ دونوں
 صورتیں طلسماتی ہیں، ان کے علاوہ
 کائنات ہے جس کی جانب یہ پورا عقیدہ
 منسوب ہے اسے فرج بیت الذہب
 (سنہری سرحد) اس نے کہتے ہیں کہ
 مسلمانوں نے جب ملتان فتح کیا تھا تو
 اس وقت عسرت میں مبتلا ہو گئے تھے
 مندر ایک شاندار محل جو جو ہار کے
 آباد ترین حصہ میں تعمیر کیا گیا تھا اس کے

لیکن یہاں ابھی آتش سوزی گئی جس سے وہ آگ لگ گئی

وبیت ہذا الصنم قصر مبنی
 فی اعصر موضع من الاسواق

یہ یودا سیوں کی طرف اشارہ ہے جو منصف کے نزدیک بہت بڑی رسم تھی،

یتسقیون الاذان مثل الیہند و
اکثر نواحی الا تلیہ علی ما ذکرنا
اور ہندوؤں کی طرح کانوں میں سوناخ
کرتے ہیں، اس ملک کے اکثر ملاؤں
یہی حال ہے،

وفہر سندسود من الملتان
علی ثلاث مراحل وھو کبیر عذ
واما الا صناد بہذا الا تلیہم
بہر وامن حجر لا یصل الیہ احد
لہ طلسم اذا وضع الرجل یدہ
بقیت لا تصل الیہ وھما علی شجر
الذھب والفضۃ کل من طلب
عندھما حاجۃ نزعوا انھا تقضی
وتمرین ماء خضر اءکانھا سراجا
اشد بردا من الجلید حجر ھایتری
للمراحات والحد اھریا کلوں من
جذرا الزناۃ وعلیہ اوقات
من الزناۃ کثیرۃ ومن اداد
اس یکمرہا بنتہ جبلھا وبقا علیہ
فھما فتنۃ فایت سرجلا من
دریائے سندھ ملتان سے ۳ منزل کے
فاصلہ پر ایک بڑا اور شیریں دریا ہے اس
ملک میں بت بیشمار ہیں، دوبت بھر واد؟
کے مندر میں پتھر کے بنے ہوئے ہیں یہاں
کوئی نہیں پہنچ سکتا، اس میں ایک
طلسم ہے، چنانچہ اگر کوئی آدمی اسے
چھونا چاہے، تو وہ اوپر اٹھ جاتا ہے تنگ
ہاتھ نہیں پہنچ سکتا، یہ اسی دھات کے
بنے ہوئے ہیں جو سونے اور چاندی کے
مشابہ ہے، ان کا خیال ہے کہ جو لوگ
اس سے حاجت روائی چاہتے ہیں، وہ
ان کی حاجت پوری کرتے ہیں، یہاں
سبز پانی کا ایک چشمہ بالکل رنگارنگ طرح ہے
اس کا پانی برتن سے بھی زیادہ ٹھنڈا ہوتا
ہے، اس کے پتھر سے زخم بھر جاتے ہیں

کی طرح بنائے جاتے ہیں، یہاں غزنہ کا
قہری سکہ بھی چلتا ہے، جوین کے قروض
کے مشابہ ہے، مگر قروض بڑا ہوتا ہے،
یہاں کی خاص چیزوں میں لیوں ہوا
جو رد آلو کی شکل کا لیکن نہایت کھٹا ہوا
ہے، دوسرا خاص پھل آم ہے، جو اخروٹ
کی طرح لذیذ بھی ہوتا ہے، وہ اونٹ جو
مشرق اور فارس میں نظر آتا ہے جس سے
بجاتی نسل کے اونٹ پیدا ہوتے ہیں وہ
بجٹی اونٹوں سے بڑا اور دو کوہان والا
اور کافی خوبصورت ہوتا ہے، اور صرف
بادشاہوں کے استعمال اور ان کی ملک
میں ہوتا ہے بجٹی اونٹ اسی سے پیدا ہوتے
ہیں، کھبیتی جوڑے بھی یہاں کی خاص
چیز ہے،

مکران کے باشندے کندوہن اور گدنی
دبگ کے ہوتے ہیں، ان کی زبان دھاتی
ہے، کرتے پیچھے اور لمبی زنجیر رکھتے ہیں

وخصائصہم لیونہ و تہم وھی
ثمرة مثل المشمش حامض و
جدا و اخری مثل الخوخ
یسمونہ الا بنیہ لذین والفاہج
الذی تواد بالمشرق و فارس
یولد البھاتی وھو اعظم من
البحث لہ سنامان وھو لا یستعمل
ولا یملکہ الا الملوک ولا تکون
البحث الا منه و النعال الکبائیة

فی اھل المکران غبا الوانھم
سھرة ولسانھم و حشایبھم
المقرا طق و یسبون الشعوراد

دما بجرمی جھرا اھا مایعل بتھن
 خواسان و یعمل منہ ناجیل
 کثیر و ثیاب حسنة ومن المنفعة
 النعال الکبائتہ القیصر و منہ تمیل
 الفیلۃ والعاج والا شیاء الزینۃ
 والعقاقیر النافعة منہو بطور
 مکّ و کذلک بالملتان الهند
 والهند و مکایمہو بطور ارات
 یتمی ابکی یزن اسربعین حد
 حنطۃ سر با وجد ثمانیۃ بدرہ
 الی اسربعۃ واسدکیل الملثا
 مطل یزن اثنتی عشر مناخطۃ
 و تسمی در اھد السند القاھریا
 نکل واحد خمسۃ و لیعد الطاحرا
 فی الواحد درھمان الا ثلثا
 و در اھد الملثان علی عمل درہ
 الفاطمی و یفتق فیھا القنھری
 الذی یزن نین یشبہ القمر و فی
 بالین الا ان القرویہ عندہم
 اس قبل کی دوسری استعمال ہونے والی
 چیزیں جو قستان اور خراسان میں بنتی
 ہیں، بیان بھی بنتی ہیں، ایساں سے بڑی
 مقدار میں نادرل نیس کپڑے، منفعہ
 سے عمدہ کہلاتی جوتے، ہاتھی، ہاتھی دانت
 اور دوسری اعلیٰ قسم کی چیزیں اور جڑی
 بوٹیاں ہر بھی جاتی ہیں، طمان لڑا
 سندھ اھ ہند میں ذن کرنے کا وہی
 من راجع ہے، جو کہ میں ہے، انپ کے
 پیانے کو طردان میں کچی کہتے ہیں، جس
 میں ۱۰۰ میں گیوں آتا ہے، کبھی کبھی ۲۰ کچی
 ایک ہی درہم میں مل جاتا ہے، لیکن زیادہ
 سے زیادہ ۴ درہم میں ملتا ہے، طمان کے
 پیانہ کا نام مل ہے، اس میں ۱۲ من
 گینوں قولا جاتا ہے، سندھ کے سکون
 کو تاسریات کہتے ہیں، جو پانچ درہم
 کا ہوتا ہے، اس کے علاوہ طاطری
 سکون کا بھی رواج ہے، جو ۱۰ درہم
 کا ہوتا ہے، طمان کے کتے فاطمی سکون

۱۰ منہ میں لے کر ۱۰ من کا ذکر کیا ہے، لیکن یہ اس کے زمانہ میں کوئی چھوٹا من رہا ہوگا،

داؤد یا اماما فی مذہبہ ولہ
تدریس و تصانیف قد صنف
کتابا عدة حسنة و اهل اللان
شیرۃ یهو علون فی الاذان
و یشنون فی الاقامة و لا یخلوا
القصبات من فقهاء علی مذہب
الی حنفیہ و لیس بہ مالکیہ و
لا معتزلہ و لا عمل للحنابلہ انھم
علی طریقۃ مستقیمۃ و مذہب
محمودۃ و صلاح و عفة قد
ارحمہ اللہ من الغلو و التصبیۃ
و المہرج و الفتنۃ

داؤدی کو دیکھا جو اپنے مذہب کے امام تھے، وہ
مہاجب تدریس و تصانیف ہیں، انھوں نے
متعدد و اچھی اچھی کتابیں لکھی ہیں، ان
کے لوگ شیعہ ہیں، اذان میں حی علی
خیر العمل (اچھے کام کی طرف آؤ) اور
اقامت میں اُود بارکلمات ادا کرتے ہیں
کوئی بڑا شہر خفی مذہب کے فقہا و علما
خالی نہیں، مگر مالکیہ، معتزلہ اور حنابلہ
بالکل نہیں، یہ لوگ سیدھے راستے
اور صحیح مسلک پر ہیں، نیک اور پاکیزہ
ان کے خصائل پسندیدہ ہیں، اللہ تعالیٰ
نے انہیں غلو و تعصب اور فتنہ و اختلاف
سے مامون رکھا ہے،

و یجمل من طور ان الفائد
اجود من ما سکان و من
سندان الاسرار الکثیر و ثیاب
و یجمل بسا ثواہ قلیو من البسط

طوران سے مہری جو ماسکان کی مہری
سے زیادہ بہتر ہوتی ہے، اور سند ان سے
زیادہ ترچا دل اور کپڑے بہتر بھیجے جاتے
ہیں، پورے ملک میں فرش و فرش اور

سلطہ امام داؤد جو مسلمانوں میں ظاہری فرقہ کے امام گذرے ہیں ان ہی کی طرف یہ نسبت کی گئی ہے (وض)
یہ سب مسلمانوں کے مذہبی فرقوں کے نام ہیں،

زبان مولا بھی جاتی ہے، تہادت کی گرم
 بازو سی ہے لوگ تندرست و توانا ہیں مگر
 زمین سنگلاخ، مکانات تنگ اور ہوا
 گرم اور خشک ہے، لوگوں کا رنگ گندم
 گوں اور سیاہ ہے اس ملک کے شہر
 کی یہ خصوصیات ہیں۔

عام عورت ملک سندھ گرم ہے اکھڑا
 ناریل، اور کھلا کثرت پیدا ہوتے ہیں، آفت
 کچھ مقامات کی آب و ہوا معتدل، مگر
 متضاد بین پانی جاتی ہیں، جیسے دہلی
 اور مغربہ کے علاقے ان کے اکثر حصوں
 میں سندھ کا پانی پھیل جاتا ہے اور محجے
 یہاں کسی بحیرہ کا ظم نہیں، البتہ دریا
 کئی ہیں، اونٹنی بہت پرست ہیں، یہاں
 ذوق کوئی مشہور واعظ ہے، اور ان کے

قابل ذکر واقعات،

مسلمانوں میں اکثر اہل حدیث ہیں
 اور میں نے یہاں قاضی ابو محمد منصور

ہوا اقلید حار بہ نخیل و ناد حیل
 و موزنیہ مواضع معتدلة الہوا
 جامعة الاصداد مثل دہلی و
 اراعی المنصورة والبحیرین علی
 اکثرہ ولا اعراف ان بہ بحیرة
 و بہ انہا نعدۃ و ذمتہ عبث
 الا و ثمان و لیس للتذکرین بہ
 صیت ولا لہو و متوفذن کو

مذاہبہم اکثرہم صاحب حدیث
 و رأیت القاضی ابی محمد المنصور

سہ یعنی غیر مسلم رہا۔

تشاكل دوسر سیرات من خشب
 الساج طبقات ليس عند هـ
 زنا ولا شراب خمر ومن ظفروا
 به يفعل ذلک قتلوه اوحده
 ولا یکن یون فی بیع ولا یخسبون
 فی کیل ولا یخسرون فی وزن یحبون
 الغرباء واکثر هـ عرب شر بهـ
 من نهر غریز والخیو یجھا کثیر
 التجارات حسنة والنتون طاهر
 والسلاطین عادلة لا تری فی
 الاسواق احراة متجولة ولا احدا
 یحدثها علانية ماء حرى وعیش
 هنی وظرف وحررة وفارسیة
 مفهومة وتجارات مفیدة
 واجسام صحیحة الا انها سفیفة
 بلیدة ودور ضعیفة وهواء
 حار یا بس وهـ سمر وسود
 فهذا ما عرفنا من وصف بلدنا
 هذا الاقلیم

مقی ہے، نہایت حسین اور خوبصورت شہر
 مکانات سیرات کی طرح ساگون کی لکڑی
 کے کئی منزلیں ہیں، شراب اور زنا کا بالکل
 رواج نہیں، اور جس شخص کو اس جرم کا
 مرتکب پاتے ہیں اسے یا قتل کر دیتے ہیں
 یا بڑی سخت سزا دیتے ہیں، خرید و فروخت
 میں جھوٹ سے کام نہیں لیتے، اور نہ ناپ
 تول میں کمی کرتے ہیں، مسافروں سے
 محبت رکھتے ہیں، جو اکثر و بشیر اہل
 عرب ہوتے ہیں، دریا کا عمدہ پانی
 پیتے ہیں، غرض یہ شہر بڑا آسودہ ہے
 تجارتی حالت نہایت اچھی اور لوگوں
 کی فراوانی ہے، بادشاہ عادل اور
 انصاف پسند ہیں، کوئی بنی ٹھنی بناؤ
 سنگار کئے ہوئے عورت بازاروں
 میں نظر نہ آئے گی، اور نہ کوئی اس سے
 علانیہ بات چیت کرے گا، پانی عمدہ
 اور زندگی پر راحت ہے، لوگ خوش و دل
 صاحب مروت اور مالی طرف ہیں، فارسی

یہاں آگ لگ جاتی ہے، آٹا بہت کم
 تو یہ ہے، لوگ چاول کھاتے اور آٹا
 پھینکتے ہیں، عمارتیں مہولی اور گرمی نہایت
 تکلیف دہ پڑتی ہے، یہاں سے پہاڑ
 کا فاصلہ کم فرسخ ہے، جامع مسجد
 کے اندر ہے، اگر کثرت بہت سستالما
 دریا کا پانی شہر میں چلا آتا ہے، مسلمانوں
 کی غذا زیادہ تر گیہوں ہے، یہ شہر ملّا
 اور اصحاب فی کام کر رہے،

تدار کی آب و ہوا خوشگوار اور پاکیزہ
 ہے، باغوں کی کثرت ہے، یہاں کے
 حکمران گرمی میں دارالسلطنت سے ہیں
 چلے آتے ہیں، اور گرمی کا موسم گزارتے
 ہیں، یہ تمام شہر گرم میں، لوگ دریاؤں
 اور نالوں کا پانی پیتے ہیں،

مکان بھی منصورہ کی طرح ہے
 مگر منصورہ زیادہ آباد ہے، پھل گو
 زیادہ نہیں جوتے مگر سستے ہیں، روٹی
 فی درہم ۳۰ من اور معری فی درہم ۴۰

ولیسہم بناء خیس وصیف
 بغیض منها الى الجبال اربعة
 فراسخ والجامع فی الریض
 رخصة الخوم والنهر تخلل
 البلدة اکثر طعام المسلمين
 الحنطة وبها علماء واجلة

وقد ارطيبة الهواء نزيهة
 كثيرة البساتین يخرج اليها
 القصبة عند شدة الحر يصيفون
 بها وسائر المدن بجوار مسير
 شربهم من انهار وقنى

المكان تكون مثل المنصورة
 غير انها رخصة الاسعار الخبز
 ثلاثون مثاقيل وهو والفاين
 ثلاثة امعاء بداهة حسنة

بہا وسائر المدن بجوار مسیر
 شربہم من انہار وقنی

من العاهات واشتبلت حولها
اشجار الجوز واللوز وكثير فيها
الاسطوخودوس والبنون والابواب
الطوبى وحولها صعب وبنواؤهم
قش وخشب ورمما وقع الحريق
في بناء القصب تشاكل فساد
سباوسر لولا هذه العيوب،

اقفات اور بیاریوں سے محفوظ رہتے ہیں
اخروٹ اور بادام کے درختوں سے پورا
شہر گھرا ہوا ہے، ترقمانہ کچھروں اور
کیلوں کی بھی فراوانی ہے، گمراہ ہوا
مربوط ہو، اور غیر معمولی اور تکلیف دہ
گرمی پڑتی ہے، مکانات لکڑی اور
خس اور پوس کے ہوتے ہیں کبھی نرکل
کے چھپروں اور عمارتوں میں اسی طرح
آگ لگ جاتی ہے، جس طرح فساد
میں لگتی ہے، کاش اس طرح کے عیب
اس دلفریب شہر میں نہ ہوتے،

قنوج قصبة كبيرة لها روض
وحدائق بها الحور كثيرة ومياه
غزيرة وبساتين محيطة ووجوه
حسنة وماء صفيح وبلد فسيح
متبحر زبيح وكل صبيح وموثر
رخيص الا انها كثيرة الحريق
قليلة الدقيق اكلها الاسرار

قنوج ایک بڑی سلطنت ہے، اس کے
ارد گرد و فصیلیں ہیں، یہاں گوشت بکتر
فروخت ہوتا ہے، اگرچہ چشمہ اور تالاب
ہیں، باغوں سے پورا شہر گھرا ہوا ہے،
صدورتیں حین، پانی عمدہ، شہر کشادہ
تجارتیں سودمند، غرض ہر چیز عمدہ
ہے کیلئے بہت مستامتا ہے لیکن اکثر

کٹھن تجارتی کلامھو سندھی و
 عربی وھی فرضة الکسرة کثیر
 الدخل و ثویفیض مهران فی
 البحر و الحیل منهو علی صیحة
 و البحر یدخل السوق اهل خرف
 و تلبس و تنبلی علیها حصن بخر
 ایضا قلیلة المسلمین و القمار
 المجهزین -

مسلمانوں اور ان کے گھرانوں کی تعداد زیادہ ہے

و یهند قصبۃ جلیلة اکبر من
 المنصورة لها بسا تین کثیرة
 طيبة تربیة فی مستوی موضو
 انها دغیرة و اعطاس عظیمة
 و اضداد مجتمعة و ثمار حنة
 و اشجار مدیدة و نعو ظاهت
 و اسعاد رخیصة الصل ثلاث
 اماء بد رهم و عن رخص
 الخبز و الا لبان فلا تسئل قد
 سلموا من الموزیات و تخلصوا

کے وقت شہر کی دیواروں سے ٹکرانے لگتا
 لوگ تجارت پیشہ اہل ہندھی اور عربی زبان
 بولتے ہیں، یہ پورے صوبہ کا بندر گاہ
 کثیر آمدنی والا شہر ہے، یہیں دریائے
 سندھ سمندر سے ملتا ہے، پہاڑ بھی نزدیک
 ہی ہے، سمندر کا پانی چڑھا کر کے وقت
 بازاروں میں گھس جاتا ہے، لوگ خوش
 پوشاک اور مالی ظرف ہیں، قبلی بھی
 ساحلی شہر ہے، جس میں ایک شہر بنیہ
 دہند بہت بڑا پایہ تخت اور منقوہ
 سے بڑا شہر ہے، اس کی ہواد اور مسطح
 میں بکثرت عمدہ اور خوشگوار باغات
 دریا گہرے ہیں، اور بارش خوب ہوتی ہے
 مجموعہ املا شہر ہے، یہاں عمدہ محل
 اور لمبے لمبے درخت ہوتے ہیں، نمٹ
 آسائش کا گہوارہ ہے، اشیاء کا نرخ
 بہت ارزان ہے، ۳۱ من شہد ایک درم
 میں ملتا ہے، روٹی اور دودھ کی ارزانی
 کا تو پوچھنا ہی نہیں لوگ مووی جا بڑو

صدقة وانہو اعلین والشتا
 ہین والا مطار کثیرۃ والا صد
 جہمتۃ ولہم خصائص غریبۃ
 و ثم جوامیس عظیمۃ شربہم
 من نہر مہران والجامع وسط
 الاسواق والمرسوق تقارب
 العراق مع وطاء وحسن اخلاق
 الا انہ شدید الحر کثیر البق
 بلغمانیون الغالب علیہم الکفا
 خرب الا اطراف قلیل الا شراف

ودیل بحرینۃ قد احاط بہا نحو
 من مائۃ قریۃ اکثرہم کفار و
 یستطع حد ارات المدینۃ

یہاں کے باشندوں میں ذکاوت، ذہانت
 نیکی، اور خیر خیرات کا جذبہ پایا جاتا ہے
 آب و ہوا مناسب اور خوشگوار ہے، چار
 کم پڑتا ہے، بارش بہت زیادہ ہوتی ہے
 یہ شہر محبوبہ، امداد اور نہایت عجیب و غریب
 خصوصیتوں کا حامل ہے، یہاں بڑی
 بڑی جہینیں ہوتی ہیں، لوگ دریائے سندھ
 کا پانی پیتے ہیں، جامع مسجد بازاروں
 کے بیچ میں رہے، یہاں رسم و رواج
 عراق سے ملتے جلتے ہیں، لوگوں میں نرمی
 اور حسن خلق ہے، لیکن گرمی بہت سخت
 پڑتی ہے، اور مچھراور کھٹل بہت پائے جاتے
 ہیں، لوگوں کا مزاج بلخی ہے، اکثریت
 غلبہ ہندوؤں کو حاصل ہے، اطراف و
 جوارب ویران ہیں، شریف اور معزز
 لوگ بہت کم ہیں

دیس ایک سمندری شہر ہے جس کے
 متعلق تقریباً ۱۰۰ گاؤں ہیں، باشندے
 زیادہ تر ہندو ہیں، سمندر کا پانی طغیانی

واما قنوج فانها القصبۃ ایضا
ومن مدنیاً قد انابا بارسا کھارٹ
بارد و جین اور ہتہ نہ ہو ہتہ
برہید و اولد بن کر ہن القادی
بنۃ واما الملتان فھن القصبۃ
ایضا ومن مدنیاً برانرا اما ذان
ور وینا برور

المنصورۃ ہی قصبۃ السند
ومصر الا قالیم تون مثل دمشق
بنا و هو خشب و طین و الجامع
من حجر و اجر کبیر مثل جامع
عمان علی سوارسی ساج لھا اثنتہ
ابواب باب الیم باب طودان باب
سندان باب ملتان و یصونھن
یحوط بالبلد

ولھن حرڈۃ و لا سلام عند
طراوۃ و الطعوا ہلہ کثیر و
التخارات ثم مفیدۃ و لھن
ذکاء و فطنۃ و معرفۃ و

قنوج بھی ایک سلطنت کا پایتخت
ہے اس کے مشہور شہر قنوج، ابار، کھارٹ،
بارد و جین اور ہتہ، رھور، اور برہید
ہیں لیکن فارسی نے ان کا سرے سے
کوئی ذکر نہیں کیا، ملتان بھی ایک پای
تخت ہے، جس میں باراد، اما ذان، اور
اور برور وغیرہ شہر شامل ہیں،

منصورہ سندھ کا سب سے بڑا شہر
اور پایۂ تخت ہے، اس کی حیثیت دمشق
کی طرح ہے، عمارتیں لکڑی اور مٹی کی
ہیں، جامع مسجد انیس اور پتھر سے بنی
ہوئی بہت بڑی ہے، اور جامع مسجد
عمان کی طرح اس میں بھی بلے بلے
ستون ہیں، اس کے چار دروازے ہیں،
باب طودان، باب سندان، اور باب ملتان
ہیں، یہاں ایک دریا ہے، باشندے
نرم خور یا مرد ہیں، اسلام ان
کے یہاں زندہ اور مرد تازہ ہے، یہاں
علم اور علماء کی کثرت اور تجارت بھی ہو

صیہودا الملتان چند سرورین
 ثقہ قال فہذا مدین ہذا للبلاد
 وسألت سرجلا من اهل العلو
 والحکمة وکان یجلس بشیرا
 والاھوا سرورین علیہم و
 یعرف بالزھد وقد اقام بتلک
 البلد ان مدة مدیدة صفی
 تلک النواحي صفة یکن ادخالها
 فی ہذا التصنیف وانتمالی
 نفاحتی کافی النظر لیہا وکذلک
 سأل فقیہا آخر من اصحاب
 ابی الہیثم النیسابوری قد ولی
 تلک النواحي وعرف اسبابہا فصر
 عندی من قولہما ان ویہند
 ہی القصبة وان مدینہا
 وذہان بیتہ زوج لوارسمان قوج

اور ہم ہیں اور آخر میں لکھا ہے کہ یہی
 ان ملکوں کے شہر ہیں، میں نے ایک صاحب
 علم و حکمت شخص سے جو شیراز اور ابوان
 میں لوگوں سے خبریں اور واقعات بیان
 کرتا تھا، اور اس کا زہد و تقویٰ بھی
 مشہور تھا، اور ان شہروں میں ایک عرصہ
 دراز تک قیام کر چکا تھا، درخواست کی
 کہ ایسے اوصاف بیان کریں جنہیں میں
 اپنی اس کتاب میں شامل کر سکوں اور
 ان کا حال میرے چندید واقعات کی
 طرح ہو، ایسے ہی میں نے ایک دوسرے
 فقیہ سے دریافت کیا، جو ابوالشیم نیشاپوری
 کے اصحاب میں سے تھے، اور انہوں نے
 ان علاقوں کا سفر بھی کیا تھا اور ان کے
 حالات سے پوری طرح باخبر تھے، ان
 دونوں کے صحیح اقوال سے میں اس نتیجہ
 پر پہنچا کہ وہیں ایک ریاست اور پایتخت
 ہے، اس کے شہروں میں و ذہان، بیتہ
 قوج لوار، سمان اور کورج مشہور ہیں،

ثعطوران ثعالمند ثعولہند
ثعقنوج ثعالمندان وادخلنا
ایضاً اللعلة التي ذكرنا ..

پھر طوران، پھر مندھ، پھر دہند، پھر
قنوج، اور پھر ملتان واقع ہے، اور
ملتان کو بھی اس مصلحت کی بنا پر ہم
اس ٹکٹ میں شامل کیا ہے، جس مصلحت
کی بنا پر کرمان کو شامل کیا تھا،

واما السند فہ صبتہا المنصوۃ
ومن مدینہ دہیل زندیریج کداس
میل بنی وقال الفارسی النیرون
قالی اتری، بلری السواہی
البہراج بانیۃ منجاہری سدوسا
الدور، سوبارۃ کیناص صیمونہ
واما ویہند فان الفارسی
سماھا الہند فقال ودان الہند
قامہل کنباۃ سوبارۃ سند

سندھ کا پایہ تخت مسعودہ ہے،
مشہور شہروں میں دہیل، زندیریج، کداس
آئل، قنبل، اور فارسی نے نیرون، قاری
ازری، بلری، مسواہی، بھرج، بانیۃ،
منجاہری، سدوسان، اور، سوبارۃ، کینا
چمپور کو بھی اسی میں شامل کیا ہے،
دہند جسے فارسی نے ہند کہا ہے،
لکھا ہے کہ اس کے مشہور شہر کاہل کہتا
سوبارۃ، مندھ، ان، چمپور، ملتان، جندھ

سلہ یہ پہلے واضح کیا جا چکا ہے کہ گزشتہ زمانہ میں مالی عراق کے ماتحت سندھ اور ہند کے علاقے بھی جو
تھے اس لئے عرب سیاح اور مورخین سندھ ہی کے ماتحت فرسان وغیرہ کا بھی ذکر کرتے ہیں، مگر اب وہ
سندھ کے علاقے نہیں رہے، اور چونکہ ان کی تفصیلات پہلے بھی گزر چکی ہیں، اس لئے اس کے نقل کرنے کی
ضرورت نہیں۔ (من)

لہ غالباً اس سے مصری مراد ہے،

البحر وشقة النهر وحوى النخل و
 له سهل و ذراع على البعل مصر
 ظریف و نہر شریف و احرہ
 طریف غیران ذمتہ مشرکون
 والعلماء بہ قلیلون ولا تصل
 الیہ الا بعد اخطار البراہیل
 البحر بعد الشق وضیق الصد
 و هذا مثاله و شکله و قد
 جعلنا هذا الاقلیم خمس کوہ و
 اضفنا الیہ مکوان لانہا بقربہ
 مصافیہ لہ و لتصل الا قلیہ
 بعضہا الی بعض و باللہ التوفیق

فاولہا من قبل کوہان مکوان

پر رونق شہر اور قصبات ہیں، امن یافت
 اور امانت دیانت عام ہے، یہ ملک
 کے قریب ہے، یہاں دریا بہتے ہیں، اس
 کے چاروں طرف کھجوروں کے باغات
 ہیں، زمین نرم اور ہموار ہے، کھیتی قدرتی
 بارش سے ہوتی ہے، بڑا بارونق شہر
 ہے، اس کے دریا خوش منظر ہیں، اُس
 اس کا نظم و نسق ہندوؤں کے ہاتھ
 میں ہے، علم کی بڑی کمی ہے، راستہ
 اس قدر دشوار گذر ہے کہ بڑی ریاضت
 و مشقت اور پرخطر بری اور بحری راہوں
 کو طے کرنے کے بعد یہاں آدمی پہنچتا
 ہے، یہ اس کی غامضی شکل و صورت
 ہے، ہم نے اس ملک کو پانچ حصوں
 میں تقسیم کیا ہے، اور مکران کو بھی اس
 میں اس لئے شامل کر لیا ہے کہ وہ اس
 کے قریب واقع ہے، اور اس لئے بھی کہ
 مختلف ملک آپس میں مل جائیں،
 کران کے اطراف میں پہلے مکران

احسن التقاسیم فی معرفة الاقالیم

والکثرها فانین اوارنرا از لوسکا
کفائر السند (ص ۳۲)
دنیا میں سب زیادہ مصری، چاول
اور مشک کی پیداوار اور ہندوؤں کی
تعداد سندھ میں ہے۔

هذا اقلیم الذهب والتجارات
والعقاقیر والالامات وانفانین
والخیرات والاسرنا ازوالنور
والاعجوبات بہ شخص وسعة
ونجیل وتمزات وعدل وانصاف
وسیاسات وبہ خصائص فوائد
وبضاعات ومنافع ومفاخر ومناجیر
وضاعات ومصر جلیل ومدن
سریة وقصبات وسلامہ و
عافیة وثما مانات قد جادوا
سندھ ایک تجارتی ملک ہے یہاں
سونہ، جڑی بوٹیاں، اسیکے، مصری
چاول، کیلا، کھجور، چھوہارا، عمدہ
عمدہ، انوکھی اور عجیب چیزوں کی
کثرت اور ارزانی ہے، یہاں عدل
وانصاف بھی ہے، اور سیاست و انسانی
بھی، غرض اس کی بہت سی خصوصیات
میں اصفیٰ اور تجارتی اعتبار سے بڑا
نفع بخش اور قابلِ فخر ملک ہے اسلئے
خود ایک بڑا شہر ہے، اور اس کے متعلق

لے یہ اس زمانہ کے لحاظ سے لکھا گیا ہے، (ض)

بشاری مقدسی

یہ بھی ایک عرب سیاح تھا، اس کا نام محمد بن احمد شمس الدین لقب، کنیت ابو عبد اللہ اور وطن بیت المقدس تھا، اور بشاری اور مقدسی کی نسبت سے مشہور تھا، مشرق و مغرب کے اکثر اسلامی ملکوں کی اس نے سیاحت کی تھی اور ہندوستان بھی آیا تھا مگر سندھ سے آگے نہ بڑھ سکا، اس کی کتاب کا نام احسن التعمیسات فی معرفۃ الاقالیم ہے، اور یہ اپنے زمانہ کی عام کتب جغرافیہ میں مشہور و ممتاز ہے، اور دوسرے مرتبہ ۸۷۷ھ اور ۹۰۷ھ میں لیڈن سے شائع ہو چکی ہے، ہمارے پیش نظر اکیسویں و سترہ مطبوعہ نسخہ ہے، اس کی کتاب کی خاص خصوصیت ملکوں کے نقشے تھے، مگر وہ مطبوعہ کتاب میں نہیں ہیں، بشاری کی کتاب کی ایک اور خاص بات یہ ہے کہ اس نے ملکوں کی تقسیم صوبوں پر اور صوبوں کی شہروں میں کی ہے اور پھر ہر ایک کا علاحدہ علاحدہ ذکر کیا ہے اور ہر جگہ کی تجارت پیداوار، صنعت و حرفت، مذاہب اور سکوں کا حال لکھا ہے۔

بشاری نے یہ کتاب ۳۷۷ھ مطابق ۹۸۷ء میں لکھی تھی اس اعتبار سے اس کی وفات اس کے بعد ہوئی ہوگی۔

وقد اقبل مساق يبرأت بايل
 وفيه مسلمون وكفار من
 البهية واكثرهم وعصم النبوا
 ولهم كروم ومواش وهي
 ناحية خصبة وايل هو اسم
 رجل تغلب على هذه الكوفة
 فنسبت اليه -
 تبارق منڈی ہے، کیزکاناں اور قذابل
 کے درمیان ایل نام کا ایک پرگنہ ہے
 یہاں مسلمان اور بدھ دونوں آباد ہیں
 ان کی اکثر زمینیں بجر ہیں مگر یہاں اگود
 اور نوشی جوتے ہیں خاص قذابل تہا
 سرسبز و شاداب علاقہ ہے ایل اور اصل
 ایک آدمی کا نام تھا جس نے اس علاقہ
 پر قبضہ کر لیا تھا جس کی طرف وہ منسوب
 ہو گیا

ملے اس کے بعد مصنف نے مسافروں کا ذکر کیا تھا۔ لیکن اسے قلم انداز کر دیا گیا، (رض)

يُحْمَلُ مِنْ نَاحِيَةِ مَسْكَنِ وَبِقَصْدِ
 اَيْضًا فَاَيْفَ وَمَسْكَنِ هَذِهِ
 رَسْتَاكَ الشَّرَاحَ وَتَتَصَلُّ بِنَوَاحِي
 كَوْنِ نَاحِيَةِ تَعْمِي مُشْكِي وَهِيَ
 مَدِينَةُ دَر تَغْلِبُ عَلَيْهَا رَجُلُ
 يَخْرُجُ بِمَطْصَرٍ مِنْ رَجَاءٍ وَهُوَ
 لَا يَخْطُبُ إِلَّا لِلْخَلِيفَةِ وَلَا يَطْبَعُ
 أَحَدٌ مِنَ الْمُلُوكِ الْمَصَاقِبِ
 لَهُ وَحْدَهُ دَعْمَةٌ فَتُؤَلِّقُ مَرَحِلُ
 وَبِهَا نَحْلٌ قَلِيلٌ وَشَيْءٌ مِنْ فَوَاكِه
 الصَّمَدِ وَدَعْلَى انْهَامِ الْجُرُودِ -

وَادِمَائِيلُ وَقَنْبَلِي مَدِينَتَانِ
 كَبِيرَتَانِ وَبَيْنَهُمَا مَقْدَارُ مِائَتَيْنِ
 وَبَيْنَ امْرَأَتَيْهِ وَالْبَحْرِ مَقْدَارُ نِصْفِ
 فَرَسِيخٍ وَهَمَابَيْنِ دِيْلٍ وَكِرَانِ وَ
 قَنْبَلِ اَسِيلِ مَدِينَةُ كَبِيرَةٌ لَيْسَ
 بِهَا نَحْلٌ وَهِيَ فِي بَرِيَّةٍ وَهِيَ
 عَمَتَا زَالِدَةُ هَتَّةٍ وَبَيْنَ كِرَانِ وَ

بہت ہوتی ہے، کچھ وریں اور گنا بھی بہت
 ہوتا ہے، اکثر ملکوں میں یہیں سے سپلائی
 ہوتی ہے، کچھ اسکان سے بھی باہر جاتی ہے
 قصداً میں بھی مصری ہوتی ہے اور اسکا
 خوارج اور بد معاشوں کی بستی ہے، کرمان
 سے متصل مشکی کا خطہ ہے جس پر منظر بننا
 قابض ہو گیا ہے، وہ خود مختار ہے لیکن
 خلیفہ کے ام کا خطہ پڑھتا ہے، اور اپنے
 گرد و نواح کے بادشاہوں کا تابع نہیں
 ہے، اس کے مدد و سلطنت تین منزل کے
 بقدر ہیں، یہاں کچھ رگم درگرم خطہ ہونے
 کے باوجود بعض سردیوں سے ہوتے ہیں
 اور امیل اور قنبلی دو بڑے شہر ہیں،
 جن کا درمیانی فاصلہ ۲ منزل کی مسافت
 ہے، اور امیل سے سمندر کا فاصلہ صرف
 دو پڑھ میل ہے، یہ دونوں شہر دیبل اور
 کرمان کے بیچ میں ہیں، قنابل اگرچہ
 بڑا شہر ہے لیکن وہاں کچھ وریں نہیں
 ہوتیں، وہ ایک میدان اور بڑھوں کی

یہی لباس سارے فارس اور عراق کا

وساؤ زئی اہل فارس و

بھی ہے

العراق -

مکران ایک بڑا وسیع اور عریض علاقہ

و مکران ناحیۃ واسعۃ عریضۃ

ہے لیکن دشت و بیابان کی کثرت کی

الغالب علیہا العفا و ذوالقحط

وجہ سے قحط سالی اور ٹنگی غالب رہتی

والضیق والمتغلب علیہا رجل

ہے، یہاں کے فرارز واکا نام عیسیٰ

یعرف بعیسی بن معدان و سبی

ابن معدان ہے، جسے ان کی زبان میں

بلسا نہر و مصراج و مقامہ بنیۃ

درآج کہا جاتا ہے، اس کا محل کینر

کینر وھی مدنیۃ غوا نصف من

میں ہے، شہر کینر مکران کا تقریباً آدھا

الملتان و بہا نخیل کثیرۃ و قدرۃ

ہے، یہاں کھجوریں بہت ہوتی ہیں

مکران و تلک النواحی تیز و تعرت

یہی مکران اور اس کے اطراف کی بندرگاہ

بتیز مکران و اکبر مدینۃ مکران

ہے، جو تیز مکران کے نام سے مشہور ہے

القنر بزر و بہ و بند و قصر قند

مکران کا سب سے بڑا شہر تیز پور ہے

و درک و فہل فہرۃ کلہا مدن

برابند، قصر قند، درک، پھل پور و سب

صفار وھی کلہا جود و لہو

کے سب چھوٹے اور گرم ہیں، ان سے

دستا فی یسعی الخرج و مدنتہا

متعلق ایک پرگنہ ہے، جس کو خر و ج

مرا سک و رستاق یسعی جہان

کہا جاتا ہے اور اس کا خاص شہر ایک

و بہا فانین کثیر و نخیل و قصب

ہے، ایک اور پرگنہ ہے، جسے جدران کہتے

سکو و جماعۃ الفانین الذی

ہیں، یہاں بانیہ (مصری سفید شکر) کا

یحمل الی الافاق منها الاشیاء

لیکن راجدوتی منصورہ میں شامل ہے ؟
 سب بجز اور خشک علاقہ ہے، یہاں پہلیا
 درخت کم ہوتے ہیں لیکن مویشی کی
 کثرت ہے،

بانیہ اور قاتل کا پورا علاقہ میلن
 ہے، قاتل سے کہیا بیت تک بھی میدان
 ہی میدان ہے، پھر بیان سے چھوڑ تک
 مسلسل گاؤں اور ہندوستانی آبادیاں
 ہیں، بیان ہندون اور مسلمانوں کا
 لباس ایک ہی ہے، سب کے سب
 زلف دراز رکھتے ہیں، ان شہروں میں
 شدت کی گرمی پڑتی ہے، اس لئے
 لنگی اور کرتہ استعمال کرتے ہیں، اہل
 ملتان کا لباس بھی یہی ہے، منصورہ
 ملتان، اہل ان کے مضافات کے باشندے
 کی زبان سندھی اور عربی ہے، مکران
 والوں کی زبان فارسی اور مکرانی ہے
 کرتا پہننے کا ان میں بھی رواج ہے
 لیکن تاج زیب اور چادر (تہد) پہنتے ہیں۔

الراہوتی فی من حد المنصوۃ
 وہی مباخص قلیلة الثمر قشفة
 الا ان لہم مواش کثیرة،

وہیں بانیہ و قاتل مفاوز
 و من قاتل الی کنبا یۃ ایضاً
 مفاوز شریکون حینئ من کنبا
 الی صہمور قری متصلۃ و عملا
 للہند، و زری المسلمین الکفا
 بہا واحد فی اللباس و ارسال
 الشعر و لباسہم الا نرہر و المیا
 لشدة الحر یلبس انہم و کذاک
 نری اہل الملتان لباسہم الا
 و المیا نرہر و لسان اہل المنصو
 و الملتان و لواحیہا العربیۃ
 و السندیۃ و لسان اہل مکران
 الفارسیۃ و المکریتی و لباس
 القوا طق فیہم ظاہر الا التاج
 فان لباسہم القمص و الا نرہر

یكون بها النجاة انما عجل منهم
 ودينه بدلة التوبة ودين
 اليها قذابيل وهو مثل الباذ
 لهوا خصاص و آجاء والميد
 فهم على مشروط مهران من
 حد الملتان الى البحر و لهو في
 البرية التي بين مهران و بين
 قاهل مراع و مواطن كثيرة
 و لهو عدو كثير
 و بقا مهل و سندان و صيكا
 و كناية مسجد جامع و فيها
 احكام المسلمين ظاهرة و هي
 مدن خصبة واسعة و بها
 النارجيل و الموز و البنج و القاب
 على نر و عصا لاسر و بها
 غسل كثير و ليس بها غنيل و
 الراهوق و كلوان و مستاقان
 متجاوران و هما بين كيز و راعلي
 فاما كلوان فهي من مكران و اما

اس قسم کے اونٹ ہیں جوتے ہیں بدو
 کا خاص تجارتی شہر (اھ بابا تخت)
 قندیل ہے، یہاں کے لوگ بدوؤں
 کی طرح جوتے ہیں، اُن کے پاس جنگل
 اور چھاڑیاں ہیں، دوسری قوم مید
 لمان کی سرحد سے کر سند تک آیا
 سندھ اور کابل کے درمیان جو میلان
 ہے، اس میں اُن کی چراگاہیں اور
 کثیر آبادی ہے، اُن کی تعداد بہت
 قافلہ اسنادان چمپور اور کھابیت
 میں جامع مسجدیں اور مسلمانوں کے
 احکام و قوانین رائج ہیں، یہ بڑے زر خیز
 اور وسیع شہر ہیں، یہاں ناریل، کیلا
 اہام کے درخت جوتے ہیں، ذراعت
 زیادہ تر دھان کی ہوتی ہے، شہر بھی
 بہت ہوتا ہے، مگر کچھ کے درخت نہیں
 ہیں، دو گاؤں راجھوق اور کلوان ایک
 دوسرے کے قریب اور کیز و راعلی
 کے درمیان ہیں، کلوان مکران کا خطہ

وخارج الملتان علی مقدار
 نصف فرسخ ابنیۃ کثیرۃ تسمی
 جندرا اور وہی مصکور لائیر
 لایدخل الامیر منها الی الملتان
 الا فی الجمعة فیرکب الفیل ویدخل
 الی صلاة الجمعة وایمیر هو قوشی
 من ولد سامۃ بن لوسی قد تغلب
 علیہا ولا یطیع صاحب المنصورۃ
 الا انہ یخطب للخلیفۃ واما بسند
 فہی مدینۃ صغیرۃ وہی والملتان
 وجندرا اور عن شرقی نہر مہرا
 وبن کل واحدۃ منها وبن نہر
 مخوف سیر و ماؤھد من الابرار
 و بسند خصبة -

مدینۃ الروم تقاس بالملتان
 فی الکبر علیہا سوران وہی علی
 شط نہر مہراں وہی من حد
 المنصورۃ والدیل ہی غربی
 مہراں علی البحر وہی متبہ کیرد

ملتان کے باہر ڈیڑھ میل پر بہت سی
 عمارتیں ہیں جن کو جندرا دیکھا جاتا ہے
 امیر کی چھاؤنی ہے، یہاں سے وہ مشرق
 جمعہ کے دن ہاتھی پر سوار ہو کر نماز جمعہ
 ادا کرنے کے لئے ملتان جاتا ہے، یہ تقریبی
 اور سامۃ بن لوسی کی نسل سے ہے جو اس
 پر قابض ہو گیا ہے، وہ امیر منصوبہ کا
 تابع نہیں ہے، مگر خلیفہ بغداد کے نام
 کا خطبہ پڑھتا ہے، بسند ایک چھوٹا شہر
 یہ ملتان اور جندرا درختوں دریاے سندھ
 کے مشرق میں ہیں، ہر ایک سے دریا کا
 فاصلہ تقریباً ۳ میل ہے، لوگ کنوؤں
 کا پانی پیتے ہیں، بسند بھی ایک بارونق اور
 شہر نر و شاواب شہر ہے

شہر در تقریباً ملتان کے برابر بڑا ہے
 اس میں دو سرعی فصیلیں ہیں اور وہ دیہات
 سندھ کے کنارے حدود منصورہ میں واقع
 ہے، دیہات دریاے سندھ کے مغرب میں سندھ
 کے کنارے ایک بہت بڑا تجارتی مرکز ہے

الملتان وينفق على السدنة
منه فاذا قصد همد الهند
للحرب وانتزاع هذا الصند
منهم اخرجوا الصند فاطهروا
كسرة واحرقوه فيرجعون ولو
لا ذلك لخر بوا الملطان،

کے لئے لایا جاتا ہے اس کو ملتان کا امیر
لے لیتا ہے اور اس میں سے پیاریوں پر
بھی صرف کرتا ہے جب کوئی ہندو راجہ
امیر ملتان سے جنگ کرنے اور بت چینی
کا ارادہ کرتا ہے تو وہ بت نکال کر
توڑنے اور جلا دینے کی دھکی دیتا تو حملہ
واپس چلا جاتا ہے اور اگر ایسا نہ ہوتا
تو ہندو راجہ ملتان کو کب کا ویران
ویرباد کر ڈالے ہوتے،

وعلى الملطان حصون منيعة
وهي خصبه الا ان المنصورة
اخصب واعمر منها والملتان
انما سمى فرج بيت الذهب لانها
لما قمت في اول الاسلام كان
في المسلمين ضيق وخط فوجئا
فيها ذهاب كثيرا فاستعوا به۔

ملتان محفوظ اور مستحکم شہر بنیاد سے
گھرا ہوا ہے یہ ایک سرسبز و شاداب علاقہ
ہے لیکن منصوریہ اس سے بھی زیادہ
سرسبز و شاداب اور آباد ہے ملتان کا نام
فرج بیت الذهب اس لئے پڑا کہ جب
شروع میں اسے فتح کیا گیا تھا تو
اس وقت مسلمانوں میں بڑی تنگی اور
عسرت تھی جب یہاں سونے کا ڈھیر
مل گیا تو وہ خود شمال اور فارغ البال
ہو گئے۔

الصنم فیہا وحوالی القبة بیوت
یسکنوا خذو هذا الصنم ومن
یکلف علیہ.....

و هذا الصنم صورة علی
خلقة الانسان متربع علی کوسی
من حیص واجر والصنم قد لبس
جميع جسدہ جلد ایشہ السفلیا
احمر حتی لا یبین من جتہ شئی
الاعیناہ فمنہم من یرعہ ان
ید نہ خشب ومنہم من یرعہ
انہ من غیر الخشب الا انہ لا یتک
بد نہ ینکشف و عیناہ جوہر

تان وعلی راسہ اکیل ذہب
متربع علی ذلک الکوسی قدم
ذرا عیدہ علی سکتیہ و قد
قبض کل ید لہ کما تحب الرقیۃ
وعامة ما یحمل الی هذا الصنم
من الملک فانما یاخذہ امیر

کے درمیان تعمیر کیا گیا ہے، محل کے وسط میں
ایک گنبد ہے جس میں بت نصب ہے اس کے
گرد و پاروں کے مکانات ہیں.....

یہ مورتی انسانی شکل کی ہے، اور اینٹ
اور گچ کی بنی ہوئی ایک کرسی پر پالتھی یا
بیٹھی ہے، اس کا سارا جسم سنبال کے چمڑے
کی طرح ایک سرخ چمڑے سے منڈھا
ہوا ہے، اور صرف اس کی آنکھیں نظر
آتی ہیں، بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مورتی
لکڑی کی ہے، اور بعض سمجھتے ہیں کہ لکڑی
کی نہیں ہے اس کا جسم کبھی کبھار نہیں
جاتا، اس کی دونوں آنکھیں جو اسرات کی

ہیں، سر پر سونے کا ایک تاج ہے،

مورتی کرسی پر پالتھی یا رے دونوں ہاتھ

گھٹنوں کی طرف بڑھائے اور اپنے ایک

ہاتھ سے دوسرے کو اس طرح پکڑے

ہوئے ہے کہ چار ہاتھ معلوم ہوتے ہیں

جو مال و دولت اس مورتی پر چڑھانے

اس کے بعد اصل کے اندر عبارت تھی وہ غلط چھپی ہوئی معلوم ہو رہی تھی اس لئے قلم انداز کر دی گئی (رض)

یقارب نری ملوک الهند من الشوا

والقراطق۔

درہم رائج ہے، جسے طاہری کہا جاتا ہے، اس کا

وزن اچھ درہم کے برابر جو لین دین میں دینا

کا بھی رواج ہے، منصورہ کے عام پانوں

کا لباس اہل عواق کی طرح ہے مگر پائوں

کی وضع قطع ہندوستانی راجاؤں سے

ملتی جلتی ہے، یعنی ان کے گیسو دراز ہوتے

ہیں، اور وہ کرتے استعمال کرتے ہیں،

تھان تقریباً منصورہ کا نصف ہے،

اسے فرج بیت الذہب (سنہری سیر)

بھی کہتے ہیں، یہاں ایک مورتی ہے جسے

ہندو بہت مقدس سمجھتے ہیں، اور وہ

دراز شہروں سے اس کی یا ترا کے لئے آتے

ہیں، اور بت خانہ اور اس کے پجاریوں

کے مصارف کے لئے ہر سال اس پر بڑی

بڑی رقمیں صرف کرتے ہیں، تھان کا نام

تھان اسی بُت کی وجہ سے پڑا ہے، یہ تبت

ایک شاندار محل ہے، جو تھان کے بازار

میں ایک بُت آباد اور بارہوی مقام

پٹھانوں اور ہاتھی دانت والے بازار

واما الملتان فہی مدینۃ عظمیٰ

المنصورۃ وتسمی فرج بیت

الذہب ولہا صنم تعظمہ الهند

وتجہ الیہ من اقاصی بلد انہا و تقریب

الیٰ ہذا الصنم فی کل سنۃ ہال

عظیم لیتفق علی بیت الصنم و

الکافین علیہ منہر و سمیت

الملتان بہذا الصنم و بت

ہذا الصنم قصر مبنی فی اعمر

موضع بسوق الملتان بین سوق

العاجیین وصف الصغارین

وفی وسط ہذا القصیر قبة و

واهلها مسلمون و ملکهم من
 قریش یقال انه من ولد هبار
 بن الاسود تغلب علیها هو و
 اجدادہ الا ان الخطبة لہما
 للخیفۃ وھی مدینۃ حارۃ بہا
 نخل و لیس لہم غنبل و لا تلخ
 و لا کمثری و لا جوثر و لہم قصب
 سکوباد ضیہہ شریۃ علی قد
 التفاح تسمی الیمونۃ حامض
 شدید الجوضۃ و لہم فاکہۃ
 تشبہ الخوخ لیسو لہا الانجر
 تقارب طعمو الخوخ واسعاد
 سرخیضۃ و فیہا خصب نقود
 القاہریات کل درہم نحو خمسۃ
 درہم و لہم درہم لقال
 لہ الطاطری فی الدہر ہر و
 درہم و ثلثین و یتعاملون
 بالمانین و یضارو زیہو نہری
 اهل العراق الا ان نہری ملکهم

باشندے مسلمان اور ان کا میرا بہت قریبی
 ہے کہا جاتا ہے کہ وہ ہبار بن اسود کی
 نسل سے ہے اس سے پہلے اس کے آبا
 واجد و منصوبہ پر قابض ہو گئے تھے لیکن
 خطبہ خلیفہ (بغداد) ہی کے نام کا پڑھا
 جاتا ہے یہ ایک گرم علاقہ ہے یہاں
 کھجور اور گنا تو ہوتا ہے مگر انگوڑیا
 امرود اور آخوند کی پیداوار نہیں
 یہاں سیب کے برابر ایک نہایت
 کھٹا اور ترش پھل ہوتا ہے جسے لیمون
 کہا جاتا ہے، ان کے یہاں شفا لہ کی
 طرح ایک اور میوہ ہوتا ہے جس کو
 آم کہتے ہیں، اس کا مزہ قریب قریب
 شفا لہ جیسا ہوتا ہے یہاں خیریں
 بہت دستی ہیں، اس پر سے علاقہ میں
 شادابی اور خوشحالی ہے، سکون میں
 قاہریات رائج ہیں ہر قاہری درہم
 تقریباً ۵ (عراقی درہموں کے برابر
 ہوتا ہے، ان کے یہاں ایک اور رقم کا

سد و سان والروس و امان
الهند فہی قامہل و کنیایہ و
سوارۃ و سندان و صیمور
و الملتان و چند اور و سید
فیضان کا من مدن ہذا البلا
القی عرفناھا -

ومن کنبایۃ الی صیمور من
بلد بلہر بعض ملک الہند و
ہی بلا دکنرا لا ان ہذا اللد
فیہا المسلمون ولا یلی علیہم
من قبل بلہر الا مسلمہ و بہا
مساجد جمع فیہا الجمعات و بنیۃ
بلہر الی یقیم فیما مانکیر ولہ مملکۃ
عریضۃ -

والمنصورۃ مدینۃ مقدارھا
فی الطول والعرض نحو من میل
فی میل و یحیط بہا خلیج من نہر
مہران وھی فی شبیہ بالجزیرۃ

اور درہیں ہندوستان کے شہر قافل
کھبایت، سوپارہ، سندان، چیمور،
ملتان، چند اور اور سید ہیں، ان
علاقوں کے ان شہروں کے نام ہم کو
معلوم ہیں،

کھبایت سے راجہ بلہر کے شہر چیمور
سب ہندوؤں کے شہر ہیں، مگر ان میں
کچھ مسلمان کی بھی آبادی ہے، اور راجہ
بلہر کی طرف سے کوئی مسلمان ہی ان کے
معاملات کا نگران ہوتا ہے، ان شہروں
میں مسجدیں اور جامع مسجدیں ہیں جن
میں نماز جمعہ ادا کی جاتی ہے، بلہر کی
راجہ حافی کا نام مانگ کر ہے جہاں وہ
رہتا ہے، اس کی سلطنت بہت وسیع ہے
شہر منصورۃ ایک مربع میل لمبا چوڑا
ہے، دریائے سندھ کی ایک خلیج اسے
دہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے اسلئے
وہ جزیرہ کی طرح ہو گیا ہے، یہاں کے

اس ملک کے مشرق میں بحر فارس،
مغرب میں کرمان، صحرائے سجستان
اور صوبہ سجستان، شمال میں ہندوستان
کے علاقے اور جنوب میں مکران اور
قفص کا درمیانی صحرا ہے، اس صحرا
کے پیچھے بحر فارس ہے جو ان شہروں
کے مشرق اور مذکورہ صحرا کے پیچھے
جنوبی حصوں کو اس لئے گھیرے ہوئے
ہے کہ وہ چیمور سے مشرق کی
طرف تیز مکران تک پھیلا ہوا ہے پھر
اس صحرا کی طرف مڑ کر کرمان اور فارس
کو قس و قرح یا کمان کی طرح اپنے
گھیرے میں لے لیتا ہے،

سندھ کے مشہور شہروں میں منصورہ
(اور سندھی زبان میں اس کا برہمنا با
نام ہے) دیبل، بیرون قاری
انری، بلری، مسوری، بہرچ ہائی،
منجا بری (منجا پوری) سندھ سان

مکران و طوران و البدھہ
و شرقی ذلک کلہ بحر فارس
و غربہ کرمان و مفاخرۃ سجستان
و اعمال سجستان و شمالیہ بلاد
ہند و جنوبیہ مفاخرۃ بین
مکران و القفص و من ودا
بحر فارس و انما صا رہر فارس
محیط بشرقی ہذا البلاد دو
والجنوبی من ورا و ہذا
المفاخرۃ من اجل ان البحر
یمتد من صیمور علی الشرقی الی
نحو تیز مکران ثم یتعطف علی
ہذا المفاخرۃ الی ان یتقوس
علی بلاد کرمان و فارس،

واما مدن السند فانہا
المنصورۃ و اسمہا بالسندیۃ
برہمنا باذوالدیبل و البیرون
و قاری و انری و بارہی و المسو
و البہرچ و بانہ و منجا تری و

مسالک الممالک

واما ارض الهند فان طولها	ہندوستان کا رقبہ لمبائی میں کرا
من عمل مکران فی ارض المنصورۃ	کی عملداری نے لیکر منصورہ، بدھ
والبدھۃ و ساثر بلاد السند الی	بشمل ملا قد سندھ قنوج اور پھر تبت
ان تنتهی الی قنوج ثم تجوزہ	تک پھیلا ہوا ہے جو تقریباً نہ مینے
الی ارض التبت نحو من اربعۃ	کی مسافت ہے اور چوڑائی میں اس
اشهر و عرضا من بحر فارس	کا رقبہ بحر فارس سے قنوج تک چلا
علی ارض قنوج نحو من ثلاثۃ	گیا ہے جو تقریباً تین مینے کی
اشهر۔۔۔ (ص ۱۱)۔۔۔	مسافت ہے۔۔۔
واما بلاد السند و ما یصا قحھا	سندھ اور اس کے مضافات کے
ما قد جمعنا فی صورتہ واحدۃ	شہر جنہیں ہم نے ایک ہی نقشہ میں اکٹھا
فھی بلاد السند و شئی من بلاد	کیا ہے، وہ سندھ اور کچھ ہندوستان،
الهند.....	نیز مکران، طوران اور بدھ کے شہر

لے اصطفیٰ بحیرہ ہند کو بحر فارس کے نام کو ذکر کرتا ہے اس کا بیان ہے کہ وہ ہندوستان کے

مشرق میں ہے اس اعتبار سے یہاں قنوج سندھ مراد ہے، جو مغرب میں تھا،

(ض)

اصطخری

اس کا نام ابراہیم بن محمد کینت ابواسنحی اور ایران کے شہر اصطخر کی نسبت سے اصطخری مشہور تھا، یہ بھی ایک جغرافیہ نویس اور سیاح تھا، اور ایشیا کے اکثر ملکوں کی اس نے سیر و سیاحت کی تھی، اور ہندوستان بھی ۳۲۰ (مطابق ۹۰۰ء) میں آیا تھا، اور یہیں اس کی ملاقات اسکے معصر سیاح ابن حوقل سے ہوئی تھی، جغرافیہ میں اس کی دو کتابیں ہیں، کتاب التاقایم اور مالک الممالک۔ پہلی کتاب ۸۳۹ء میں لکھی گئی تھی، جرمین عالم ڈاکٹر مولر (Muller) کے اہتمام میں شائع ہوئی ہے، اس میں دوسرے ملکوں اور شہروں کی طرح سندھ کا بھی نقشہ ہے، اور دوسری کتاب ۸۴۰ء میں لیڈن سے شائع ہوئی ہے، اور یہی ہمارے پیش نظر ہے، اس میں نقشے تو نہیں ہیں لیکن ملکوں کے مفصل حالات اور عرب و ایران کے بعد ماوراء النہر کا بلتان، سندھ اور ہندستان کا بھی ذکر ہے، اسکی پیدائش اور وفات کا سنہ تو نہیں معلوم ہو سکا، لیکن وہ چوتھی صدی ہجری کے وسط میں موجود تھا۔

يَجْتَمِعُ فِيهَا مَاءُ الْمَطَرِ سَمُونَهَا تِلَاجٌ
وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ مِنَ الْفُؤَادِ كَهْمٌ مَا
لَا هَلْ تَشْمِيرٌ وَالْغَالِبُ عَلَيْهِمُ الْمِيتَةُ
وَالصَّفْرَةُ وَدَيْنُهُمُ الْبَرَهْمِيَّةُ وَ
السَّنِيَّةُ وَمَلِكُهُمُ الْأَعْظَمُ يُقَالُ لَهُ
بَلَهْمُ تَفْسِيرُهُ مَلِكُ الْمُلُوكِ وَان
فِي الْجَزَائِرِ مَلُوكٌ لَا يُطِيعُ بَعْضُهُمْ
بَعْضًا . . .

(ص ۶۳)

وَفِي كِتَابِ الْمَسَالِكِ أَنَّ فِي جَزِيرَةٍ
مِنْ جَزَائِرِ الْهِنْدِ قَوْمًا عِظَامًا لَا جَسَدَ
قَدْ مَرَّاحَهُمْ ذُرَاعٌ يَأْكُلُونَ
النَّاسَ . (ص ۹۴)

وہ تالاب کہتے ہیں ان میں بارش کا پانی اکٹھا
ہوتا ہے لیکن کشمیر سے زیادہ اچھے پانی کین
اور نہیں ہوتے، وہاں کے باشندوں کا رنگ
گندمی اور زرد ہوتا ہے، ان کا مذہب بھی
یا سنی ہے، ہندوستان کے سب سے بڑے
راجہ کو بلہرا کہتے ہیں جس کے معنی شہنشاہ
دھارا راجہ ہیں، اور جزیروں کے راجہ ایک
دوسرے کی اطاعت نہیں کرتے، اس وجہ سے
مختار ہیں اور کسی کے ماتحت نہیں ہیں۔
کتاب المسالک میں ہے کہ ہندوستان کے
کسی جزیرہ میں نہایت قد اور قوم رہتی ہے اس
قوم کے ایک ایک آدمی کا قدم (پیر) ایک
ہاتھ ہوتا ہے یہ لوگ مرد و عورت دونوں

غریب کے قائل اور بے لے بال رکھتے
ہیں آب و ہوا کی ٹھنڈک کی وجہ سے ان کا
رنگ گورا ہوتا ہے، نجوم، طلب اور جادو
وغیرہ کا ان میں رواج ہے،

دریا، چشمے، نہریں اور کنوئیں بھی ان
کے یہاں ہیں، اور قسم قسم کے خوشی چراپاں
رنگ بزرگ کی غذائیں اور پھل وغیرہ
بہت جوتے ہیں ہندوستان کے گرم
خٹوں میں جزیرے اور ساحل ہیں، جو
چین سے ملے ہوئے ہیں،

بڑے اور مشہور شہروں میں قنوج،
قندھار، سرندیپ اور سندان ہیں ایک
ہزار تین سو ستر آباد جب پرے ہیں جن
میں ساحلوں کے علاوہ شہر اور گاؤں
وغیرہ بھی ہیں،

ہندوستان میں بارش گرمیوں
میں ہوتی ہے، اور جاڑوں میں نہیں
ہوتی، عموماً لوگ چاول اور کئی کھاتے
ہیں، پانی ان گڑھوں کا پیتے ہیں جنہیں

لبردھوا، نیر و فیہر علیہ الجنود
والطب و شہیدۃ و اسیر،

ولہد الارضاء والعبون و
الشی والابار، وعندہ من
اصناف الدواب والطیر و
الالوان من الاطعمۃ والثمار
واما جہرہ والہند فخر اثر و
سواحل حتی تتصل بارض الصين
فمن مدانہا الکبار قنوج
وقندھار و سرندیپ وسندان
الف وثلاث مائے وسبعون خیر
عاجرة فیہا الہند والقری
غیر السواحل۔

والہند یطرون فی
الصیف ولا یطرون فی
الشتاء وعامة طعامہم الارض
والذرة و مشاد بہہ من

و فرقة يزعم ان ابلد هو الباس
تراء للناس في تلك الصورة -

.... (ص ۱۹)

فرقے ہیں، ایک فرقہ کا عقیدہ ہے کہ بد
خدا کا فرستادہ تھا، دوسرا کہتا ہے کہ بد

ہی خدا تھا، اور اس لباس میں دنیا میں

ظاہر ہوا تھا،

واما الہند فصرود وجروہ

والہما قشمر وھی خمسة واربعون

مصر امصرۃ کل مصر قشقل علی

حدود مدن وکل مدینۃ لہا

سواد وقری ومنہا جبال وشفاب

ومفان وکل ذلک للملک خاست

والناس حرانۃ واکوتہ قالوا

فی الملک الخمارین ستون الف

جاریۃ حانیۃ وموظف علیہم

ان یکسوا المیدان ویرشۃ

اذا اراد الملک الضرب بالصو

ودینہا البرہمیۃ ویریشہم تطو

الشعر الغالب علیہم البیاض

ہندوستان میں سردی اور گرمی دونوں

پڑتی ہیں، اس کی سرحد کشمیر سے شروع

ہوتی ہے، اور وہ ۵۵ بڑے مشہور شہروں

پر مشتمل ہے جن کو متعلق تہات اور چھٹے شہر اور

ان کے ماتحت بہت سے گاؤں اور بستیاں

ہیں، ان میں پہاڑ اور گھاٹیاں، اور صحرا وغیرہ

ہیں، جو راجہ کے لئے مخصوص ہیں، اور عوام

مرتب لگان پر کچھنی باڑی کرتے ہیں، لوگوں

کا بیان ہے کہ اس ملک میں شراب نوشی

کے یہاں ساٹھ ہزار ساقی لڑکیاں رہتی

ہیں، جن کا کام یہ ہے کہ جب راجہ چنگ

کھینچا ہے تو وہ میدان میں جھاڑو دی

اور پانی چھڑکیں، یہاں کے لوگ برہمنی

ملہ صنف نے اس سے پہلے بحر ہند، گنگا، سندھ اور بعض دوسرے دریاؤں کا ذکر کیا تھا، لیکن اس میں کوئی

جدت اور اضافہ نظر نہیں آیا، اس لئے اسے قلم انداز کر دیا گیا، (من)

کہتے جاتے ہیں، بشارت اور کامیابی
 ہو اس جان کے لئے جو دعویٰ کے ساتھ
 جنت کا رخ کر رہی ہے اور وہ (آگ
 میں جلنے والا) اپنے دل میں کہتا ہے: یہ
 قربانی مقبول ہونی چاہئے، پھر مشرق
 مغرب، شمال اور جنوب ہر طرف سجدہ
 کرنے کے بعد اپنے گواہ میں جھونک کر
 جلا ڈالتا ہے،

بعض لوگوں کا طریقہ یہ ہے کہ گائے
 کا گوشت جمع کرتے ہیں، اور اس کے بیچ
 میں نصف پنڈلی داخل کر کے آگ جلا
 دیتے ہیں، اور برابر اس میں کھڑے رہتے
 ہیں، یہاں تک کہ آگ میں جل جاتے
 ہیں، بعض لوگ اپنے سر پر گولہ لٹکے گوند
 کا تاج رکھ کر آگ بھڑکاتے ہیں، ایسا
 کہ دماغ اور آنکھیں گھل کر بہ جاتی ہیں
 بعض لوگ بڑے بڑے پتھر گرم کر کے یکے
 بعد دیگرے پیٹ پر ایک ایک پتھر رکھتے
 جاتے ہیں، یہاں تک کہ آنکھیں باہر

وہو یقول فی نفسه لیکن ہذا
 القربان مقبولہ ثم یسجد نحو
 المشرق والمغرب والشمال
 والجنوب ویرمی بنفسه فی
 النار فیحترق۔

(ص ۱۶)

ومنہم من یجمع لہ اختاء
 ان یقر فیقف فی وسطہ الی ان تصا
 ساقیہ وتشتعل فیہ النار وبع
 یزل واقفا حتی تاتی النار الیہ
 ویحترق فیہا ومنہم من یوضع
 علی سرأسہ اکیل من المقل
 ویوقد حتی یسبل دماغہ و
 خذ قاعہ ومنہم من یجلی لہ البصر
 فلا یزال البضع علی جوفہ صخرۃ
 بعد صخرۃ حتی یتخرج امعاءہ
 ومنہم من اخذ مدیۃ ویقطع

اسے مثل گولہ لٹکے اور اس کے گوند دونوں کو کہتے ہیں، ہندو خوشیو۔۔۔ کے لئے اسے جلاتے ہیں، (رض)

وعمارۃ و طہارۃ و منہجہ
 الا کتھو طریۃ یعبدون الناس
 وھی اعظم الفاضلہ ولا یخترقون
 موتاھم لئلا ینفس الناس و
 منہم قور یعبدون الشمس
 وقور یعبدون الفہد وقور
 یعبدون لکھہ وکل واحد
 منہم مذہب ورائی و دعوی
 ولا فائدۃ فی ذکرھا۔

(ص ۱۵: ۱۶)

یزعمون ان فی ذلک نجاتا لہا
 و خلاصا لئلا حیوۃ الابد فی الجنۃ
 و منہم من یخفون لہ اخذ و د
 یتبع فیہ الالوان و الالوان
 والطیب و یدق علیہ شریعی
 و حولہ المعازف بانصبوج و اللیل
 و یقول طوبی لہذا الشیب
 التی تعارانی الجنۃ مع الدخان

ہر چیز کی پیدائش، نشوونما زندگی اور ہر ایک
 کا عمل دنیا ہے، ایک اور فرقہ کہتے ہیں
 آگ کی چوہا کرتے ہیں، جو بہت بڑا مشرک
 یہ لوگ اپنے اردوں کو اس لئے نہیں جانتے
 کہ اس سے ناپاک ہو جائے گی، کچھ لوگ
 سورج، کچھ تیندوے اور کچھ اپنی باتیں
 کی چوہا کرتے ہیں، ان تمام فرقوں میں
 سے ہر ایک کا جدا جدا مذہب، الگ الگ
 دعویٰ اور رائیں ہیں، ان سب کو برا
 کرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔

وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ بدن کو ملاؤٹے
 اور آگ میں جھونک بڑے اُسے نجات
 رہائی مل جائے گی، اور اسی و آخری
 زندگی میں وہ جنت میں داخل ہو گا،
 چنانچہ بعض لوگ خندق اور گڑھے کھود
 کر اس میں رنگ، تیل اور خوشبو ملا کر
 آگ بھرا کرتے ہیں، پھر اس کے قریب
 آتے ہیں، اور ارد گرد جنگ و طبل بجا رہا

کرانے کے لئے اس کے پاس آئے اور سمجھتے
ہیں کہ وہ ضرورتیں پوری کر دیتا ہے ان کا
ایک اور فرقہ تکلیف ہے جن کا دیوتا عورت
کی شکل کا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس کے
ایک ہزار ہاتھ ہیں اور ہر ہاتھ میں کئی قسم
کا ایک ہتھیار ہے اور اس کے استھان
پر ان کا ایک میلہ اس وقت ہوتا ہے جب
سورج میزان میں داخل ہوتا ہے، اس
موقع پر وہ لوگ بھینسیں اور ٹٹوں بھڑکے
بکریوں، یہاں تک کہ غلاموں، لونڈیوں
اور عام لوگوں کی بھی قربانیاں کر دیتے
ہیں، اسی لئے اس زمانہ میں کمزور ذاتوں
قسم کے لوگ اس اندیشہ سے چھپ چھپاتے
ہیں کہ مبادا دیوتا ان کے قتل کا پروانہ
نہ صادر کر دے،

ان کا ایک فرقہ جلیکیت بھی ہے جو
پانی کی پوجا کرتا ہے، اور سمجھتا ہے کہ
اس کے ساتھ فرشتہ ہوتا ہے، اور وہی

قوله لهم صنع على صورة امرأة
يقال ان لها اليد في كل يد ضرب
من الملاح ولهم عندة حديد
اذا دخلت الشمس الميزان
فيقربون قربان من الجواميس
والابل والغنم ويقولون عبد
واما هو ويقابلون الناس قربانا
له حتى ان الضعفى يتوارون في
ملك الايام مخافة ان يكون لصنم
يا حرويا ذن بقتلهم

(ص ۱۵)

ومنهم الجليكية يعبدون
الماء ويؤمنون ان معه ملكا
وانه اصل كل نشووناء وحياة

ہوگا (یعنی روحانیت سے قریب تر ہوں گے)
 یہ لوگ دودھ گوشت اور آگ سے بچی ہوئی
 چیزیں نہیں کھاتے، اور مرث سبزی
 (نباتات) اور پھل کھاتے ہیں اور ہمیشہ
 گیان و حیان میں اپنی آنکھیں بند رکھتے
 اور سمجھتے ہیں کہ اس سے وہ بارش اُبارا
 قتل، ڈنکا وغیرہ سے متعلق جو کچھ چاہتے
 ہیں، وہ پورا ہو جاتا ہے،

مصفیٰ وہ ہے جو فرد ہے جو لوہے میں
 اپنی کرا اور پشت کو اس لئے جکڑ دیتا ہے
 کہ ظلم و فکرمندی کی زیادتی کی وجہ سے اس کا
 پیٹ نہ پھٹ جائے، اُن کے ایک فقرہ
 کا نام ماکلیہ ہے، اور اس کے دوتا
 کا نام ماکالی ہے، اس کی پشت پر
 ہاتھی کی کھال بڑی ہے جس سے خون
 ٹپکتا رہتا ہے، اس کے دونوں کان
 چھدے اور سر پر کھوپڑی کی ٹپڑوں
 کا تاج ہے، لوگ اس کی زیارت کرتے آؤ
 یا نہ کرتے ہیں، اور اپنی ضرورتیں پوری

والنفس مغمضة عیونہو عامۃ
 دھرہم لمحۃ افکارہم عیونہم
 انہویدر کون بہا ما یریدون
 من مطر و دریا و قتل و نزل
 طیر و اجابۃ دعوتہ

(ص ۱۱۴، ۱۱۵)

ومنہو المصفیۃ قوہ یصفی
 او سا طہم الی ظہرہم بالحدیث
 قالوا اللہ یشق بطنہ من
 غلبۃ الفکر و کثرۃ العلو و منہا
 المناکیہ لہو صنف یرقال لہ
 مہا کال علی ظہرہ جلد فیل یقطر
 منہ الدود و اذنا لا متقویان و
 علی راسہ اکلیل من عظام النحش
 یحجون الیہ ویقصدونہ لطلب
 حوائجہ و یرعونہ استاذ
 یقضی الہد و منہم الہمکنیتہ

صورت میں آئے تھے، اُن کے سر پر ان
 کی ٹوپی تھی جس میں انسانی کھوپڑی
 کی چار ہڈیاں لگی ہوئی تھیں، انہوں
 نے اس فرقہ کو انسان کے آرتھراس کی
 شکل کا ایک بُت بنا کر اس کی تعظیم و عبادت
 کا حکم دیا، کیونکہ دنیا میں نسل کا اصل
 ذریعہ یہی ہے،

دائمیہ اور دائمیہ بھی ایک فرقہ کا
 نام ہے یہ لوگ توحید کی طرح رسالت
 کو بھی مانتے ہیں، بانی جو لوگ خدا کو آنتے
 اور رسولوں کا انکار کرتے ہیں، اُن میں
 سے بعض قسم کے لوگ رشتہ کھاتے ہیں
 اور یہی وہ لوگ ہیں، جو طویل مراقبہ
 و صیاق کر کے اپنے ظاہری حواس کو
 بے کار کر دیتے اور سمجھتے ہیں کہ وہ جس
 قدر اپنے کو (دنیوی) لوگوں اور آد
 (سے) الگ رکھیں گے، اسی قدر ان کو
 کے انوار و لطائف اور تجلیات کا فیضان

صفائے حق و انوار و نور و نور
 فاعز و عوام و یقین و اہل و اہل
 ذکر و انسان و یحفظ و یحفظ
 فان الذکر سبب النسل فی العالم
 (ص ۱۳-۱۴)

و منہر الدائمیہ والدائمیہ
 ہٹو لاء الذین یقرءون مع التوحید
 بالرسالة فاما الذین یشتبہون الحق
 و یفتنون الرسل فاحضات منہم
 الرشتیہ و ہذا صحاب الفکر
 الذین یعطلون حواسہم بطول
 فکرہم و یزعمون انہوا اذا اخذوا
 انفسہم بشئ البتہ و انہی تجلت
 لہو الملائکہ و یلطفو نہو استفا
 منہم و ہٹو لاء لاء کلوا الا البیان و
 والحقان و ما مستہ الناس غیر النبی

شامل کرنا جائز نہیں، اس فرقہ کا نام
ناشد یہ ہے۔

ان کے ایک فرقہ کا نام بہا بھو ذیہ
اس کا عقیدہ ہے کہ اس کے پیغمبر بھا بھو
نامی فرشتہ تھے، اور انسان کے لباس
میں مبعوث ہوئے تھے، وہ ایک ہیل پر
سوار رہتے تھے، اور ان کے سر پر مردوں
کی ڈیوں کا تاج، گلے میں کھوپڑیوں
کی مالا، ایک ہاتھ میں ایک کھوپڑی
دوسرے میں ایک چھوٹا نیزہ تھا،.....

اس پیغمبر نے ان کو اللہ تعالیٰ کی پرستش
اور اس کا بت بنا کر اس کی پوجا کرنے کی
نیلیم دی ہے، تاکہ یہ بت دربار الہی میں
ان کے لئے ذریعہ اور وسیلہ بن سکیں، اسی
پیغمبر نے یہ بھی بتایا جو کساری چیزیں خدا
کی بنائی ہوئی ہیں، اسی لئے کسی چیز سے
نفرت نہیں کرنی چاہئے، ان کا ایک
فرقہ کا بایہ ہے جو سمجھتا ہے کہ اس کے
پیغمبر شیب بھی فرشتہ اور انسانی شکل

و منهم البہا بھو ذیہ نرعمیان
سر سولہد ملک یقال لہ بہا بھو
اماہم فی صورۃ بشر و ہور اکب
علی ثور و علی رامبہ اکلیل
من عظام الموتی متقلد تقلاد
من اطفال الرؤس ذی اخدی
ید یتہ بخت و فی الاخریٰ مزدق
.....

فامرہم بعبادۃ اللہ عزوجل
وان یخضعوا علی مثالہ صلیبہ
فیکون وسیلتہم الیہ وان لا
یعافوا شیئا من الامشیاء فان
الامشیاء کلہا من صنع اللہ
عزوجل و منهم الکابالمہ یزعمون
ان سر سولہد ملک یقال لہ شیب
اماہم فی صورۃ بشر علی رأسہ
قلنسوۃ من بدن مخیط علیہا

وَاكْبَ عَلَى الْعِصَاءِ وَلَهُ اثْنَا عَشَرَ
 رَأْسًا رَأْسُ الْإِنْسَانِ وَرَأْسُ
 الْفَرَسِ وَرَأْسُ الْأَسَدِ وَرَأْسُ
 الثَّوْرِ وَرَأْسُ النَّسْرِ وَرَأْسُ فِيلٍ
 وَرَأْسُ خَنْزِيرٍ حَتَّى عَدَّ وَهَامَا
 قَالُوا أَحَرُّنَا بَعْدَ ظِلْمِ النَّاسِ الَّتِي
 عَظَّمَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالسَّعَادَةِ
 الْوَفْقَةِ وَالْبَهَائِ الْخِيَاءِ وَالْبَهَائِ
 النُّوْرِ وَجَعَلَهَا سَبَبًا لِمَنْ فِي الدُّنْيَا
 وَنَهَا نَاعِنَ الْقَتْلِ وَشَرِبَ الْخَمْرِ
 أَبَاحَ لَنَا الزَّانَا وَاحِرُّ بَعَادَةِ الْبَقَرِ
 وَأَنْ يَتَخَنَّ ضَمًّا عَلَى مِثَالِهِ نَعْبُدُ
 وَاحِرُّنَا أَنْ لَا يَجُوزَ نَهْرُ كَنْكَ فَائَتْهُ
 لَا دِينَ لِمَنْ جَاوَزَهُ مِنَ الْبَرَاهِمَةِ
 وَأَنْ الدِّينَ حَسْبُ لِمَنْ قَبْلَهُ
 لَنْ سَرِيَّةٍ مِنْ بَعْدِهِ وَلَا يَجُوزُ
 لِمَنْ لَوْ يَكُنْ مِنْهُمْ الدَّخُولُ فِي
 دِينِهِ وَاسْمُهُ هَذَا الْفَرْقَةُ
 النَّاشِدِيَّةُ (ص ۱۲-۱۳)

کی گھڑی پر سوار تھا، اس کے ۱۲ سر تھے۔
 ایک سر انسان کا، دوسرا گھڑے کا،
 تیسرا شیر کا، چوتھا بلی، پانچواں گدھے چھٹا
 ہاتھی، اور ساتواں سور کا تھا، اسی طرح
 تمام مرن کو لوگوں نے شمار کیا ہے، وہ کہتے
 ہیں کہ اس پیغمبر نے اُن کو آگ کی پوجا
 تعظیم کرنے کا حکم دیا ہے، اس لئے کہ اللہ
 تعالیٰ نے آگ کو بلند ہی، روشنی، زیبائی
 اور تابانی عطا کر کے معزز بنا دیا ہے، اور
 اس میں دنیا کے فائدہ کے اسباب ہیا کئے
 ہیں اور اس پیغمبر نے ہیں قتل اور شراب سے
 روکا ہے اور زنا ہمارے لئے جائز قرار دیا
 اور گایوں کے بت بنا کر پوجا کرنے کی
 تعلیم دی ہے، اور تاکید کی ہے کہ دریا
 گنگا کو پار نہ کریں، کیونکہ گنگا پار جانے والے
 برہمن کا کوئی دھرم نہیں رہ جاتا، جو لوگ
 پہلے سے اس مذہب کو مانتے ہیں، ان
 میں اور اس کی ادلاویں یہ مذہب مجدد
 ہو گا، دوسرے لوگوں کو اس دھرم میں

بثّة وعقوبة اللواط عندہم
القتل وشرب الخمر عند البراہمة
خوار وکذلک ذبیحة اہل ملتہم
ولکل قوم منہم ملّة وشرعیۃ
یتعاملون علیہا ویتعایشون بها
شادی بیاہ نہیں کرتے، لواطت کی سزا
ان کے یہاں قتل ہے، برہمنوں کے نزدیک
شراب نوشی اور ذبیحہ حرام ہے، ان کے
یہاں ہر فرقے کو معاشرتی طریقے جدا جدا
مختلف ہیں،

(ص ۱۱ و ۱۲)

نعمت الموحدة من البراہمة
ان اللہ عز وجل بعث الیہم ملکاً
من الملائکة بالرسالة فی
صورة بشرا اسمہ ناسئد لہ اربع
آید فی احدی یدیه سیف و فی
الاخری شکة الدرع و فی الثالثة
سلاح یقال لہ شکوته علی حیاة
خلقته و فی الرابعة و هو

موجود برہمنوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ
تعالیٰ نے کسی فرشتہ کو بشر کی صورت میں
ان کے یہاں مبعوث کیا تھا جس کا نام
ناسئد تھا، اس کے چار ہاتھ تھے، ایک
ہاتھ میں تلوار، دوسرے میں زورہ کا تختیا
تیسرے میں ایک ہتھیار جسے شکرہ
کہا جاتا ہے، چوتھے ہی کی طرح جو تاج
اور چوڑھے میں باگ تھی، اور وہ ایسی گرد

گو توحید اور رسالت کا قائل نہیں یہ ان
کے مذہب کا بطل حال ہے،

علم و فن اور ادب و اخلاق کے اعتبار
سے ان میں ریاضی، جبر، طبابت، ستی
رقص، سرود، بہادری، شہیدہ بازی
کرتب اور نظر بندی کے اعمال اور خلگی
علوم کا چرچا ہے، وہ خیالات کی پاکیزگی
وہم کے موثر ہونے، نظر لگنے، جادو، ستر، جہا
پیونک، بارش اور سردی اور بڑا کے روک
دینے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل
کر دینے کے مدعی ہیں نیز تندرستی کی حفاظت
بڑھانے کے انداد، قوت و ذہانت بڑھانے
دینے، مردوں کے دوبارہ اپنے پاس لو
(اداگون) کا بھی دعویٰ کرتے ہیں،

ان کے شرائع و قوانین مختلف ہیں
اس لئے کہ ان کی ملکیت وسیع اور ملک
بڑا ہے اور دین کے اختلاف میں قوانین
اور شریعت کا اختلاف ضروری ہے (اس

على التامة ويبدلون التوحيد
الرسالة هذه جملة دينهم وقت
فاما آدابهم و اخلاقهم
ففيهم الحساب والنجوم والطب
والنصوص والمعارف والرقص و
المخفة والشجاعة والشحناء و
عمل النيران و علوم الحروب
ويدعون صفاء الفكر ونفاذ
الوهو والاخذ بالعيون اظهرا
التفصيلات والرقا والاثبات
بالمطر والبرد وحسبه وتحويله
من مكان الى مكان ويدعون
حفظ الصحة ومنع الشيب و
الزيادة في القوة والذهن و
مخرج الموت اليهم (ص ۱۰۰)
اما شرائعهم فمختلفة لا تتسع
بلادهم وتفاوت اقطارهم
واختلاف الدين يوجب اختلاف
الشرائع فالذي بلغنا ان ايمانهم

البکد والتلیج

جلد رابع

ذکر ادیان البراہمۃ :- بہرہ منوں کے دین کا بیان :-
 وقد ذکر قورمان فی الہند تسع مائے کچھ لوگوں کا بیان ہے کہ ہندوستان میں
 ملة مختلفة وانت الذی عرف منہا تیسویں فرستے ہیں، ان میں سے صرف ۹۹
 تسعة وتسعون ضرباً یجمع ذلک کا حال معلوم ہے، ۲۲ مذاہب مشہور
 اثنتان واربعون مذہباً من ارہا ہیں جن کی چار شکلیں ہیں، ان کی بھی اصل
 منی اسرائیلۃ او سبہ ثعرب رجح الی اندھوئی تفسیریں دو ہیں، برہمتی اور سنی
 اسین البراہمۃ، والسمنیۃ السمنیۃ سنی ہی تفسیل کے قائل ہیں،
 ہی التی معطلۃ،

والبراہمۃ ثلاثۃ اصناف صنف برہمنی مذہب والوں کی تین قسمیں ہیں
 منهم یقولون بالتوحید والثواب ایک فرقہ توحید اور جزا و سزا کا قائل ہے
 والعقاب ویطلبون الرمالۃ مگر رسالت کا منکر ہے، دوسرا فرقہ تناسخ
 صنف یقولون بالثواب والعقاب (اڈوگون) کے اصول پر جزا و سزا کا قائل

من سمنیہ عربوں میں بودھ مت والوں کا نام تھا سے تفسیل یعنی یا تو خدا کے قائل نہیں، یا بے اختیار خدا
 کے قائل ہیں، (ض)

مطہر بن طاہر مقدسی

مطہر بن طاہر مقدسی بیت المقدس کے ایک فاضل عرب فلسفی گذرے ہیں اہم کلام اور تاریخ میں بھی کمال رکھتے تھے ان کی تصنیفات میں ایک یادگار تصنیف کتاب البداء والآخر ہے جو ۸۹۹ھ میں پیرس سے ۶ جلدوں میں شائع ہوئی ہے اس کی چوتھی جلد میں ہندوستان کے مذاہب کا بیان سمندروں اور دریاؤں کے حالات اور بعض ملکی اور جغرافیائی خصوصیات بھی تحریر کی گئی ہیں افسوس کہ مطہر مقدسی کے مزید حالات نہ معلوم ہو سکے تاہم انکا زمانہ چوتھی صدی ہجری کا وسط ہے

العین من الذی حبب الیہ حشی
 دن بہرہ بخون منظرہ و سادنی
 الہامہ ذکرہ و قد کبت الیک
 ایہا الملک لصونک لمصر فک
 بالامور السابقۃ العلیا والاد^{نیۃ}
 السفلی ان یجوبک شیئ صنعتہ
 الایدی المینۃ بالحکمۃ فیہا
 تقدیرہ و مدۃ الزمان الیسیرۃ
 و کئی ارضو ایک ایہا الملک ان
 ترفع نظریک الی ما فوقک تمیزک
 و عن یمینک و عن شمالک من
 السماء و الصخور و الجبال و
 البحر و ما فی ذلک من العجائب
 الغامضۃ و المصانع الظاہرۃ
 و البیان الشامخ الذی لا ینحۃ
 الحدید و لا یشاہہ المجاہیق و لا
 یعملہ الا جساد المخلخلۃ الضعیفۃ
 فی المدۃ المنقطعة،

کی طرف سے، انا بدو۔ آپ نے اپنے خطا
 میں لکھا ہے کہ ہندوستان کے بیت اللہ
 کی عمارت آپ کو بہت پسند آئی، اور
 آپ نے وہاں عجیب و غریب چیزیں
 بند و بالا اور مختلف قسم کے عمارت
 سے مرتب و مزین جو ہمارے دیکھیں ان کا
 ذکر کیا ہے اور اس سرخ سونے کا بھی
 ذکر کیا ہے جو نگاہوں کو خیرہ کر دیتا
 ہے، اور ساری دنیا میں جس کا چرچا
 ہے لیکن میں عرض کروں گا بادشاہ
 سلامت آپ نے جن مذکورہ بالا علیہ
 اور ارضی چیزوں سے واقفیت حاصل
 کی ہے، اور جو آپ کو بڑی تعجب انگیز
 اور دلفریب معلوم ہوتی ہیں، یہ سب
 انسانی دستکاری نے اپنی دانائی سے
 بہت تھوڑی مدت میں بنالی ہیں ان
 کے بجائے میں آپ کے لئے یہ پسند کرنا
 کہ آپ اپنی نگاہ اوپر نیچے، دائیں
 بائیں اٹھا کر (قدرت کی کرشمہ سازوں)

ہونے کی قائل ہیں، وہ طوفانِ نوح کو
عام نہیں مانتیں، ان کے نزدیک طوفان
پوری دنیا میں نہیں آیا تھا، بلکہ صرف
کچھ ایک قوم کے لئے خاص تھا۔۔۔۔۔

ہندوستان کے مشرقی اور پہاڑی
علاقوں میں بیت الذہب (سونے کا مکان)

نام کا ایک گھر ہے ہندوستانیوں کی تاریخ
کی ابتداء بعد اول کی بشت سے موقی ہو

جس کو ۱۲ ہزار سال x ۳۳ ہزار سال
(دو بار ۶۹ ہزار سال) کا زمانہ گزرا،

اسی مکان میں سکندر راجہ فور کو قتل کرنے
کے لئے داخل ہوا تھا، اور اس کے حالات

اور عجائبات کی اطلاع ارسطو کو لکھی
تھی، ارسطو نے اس کا جواب اپنے ایک

خط میں جو رسائل بیت الذہب دسوتے
کے مکان کے خطوط کے نام سے مشہور

ہے، لکھا ہے، اس کے شروع میں تحریر
تھا کہ قوموں کے بادشاہوں کے بادشاہ

سکندر کے نام اس کے معنوی علام ارسطو

بقدر العالم و اذلیتہ فیادون
کون الطوفان عم جمیع الارض
.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

و اما شاهد من العجايب و البنيان الشاھ
فیه من العجايب و البنيان الشاھ
المنخرت با نواع الجوهر و ما یوقی

کتاب التنبہ الاشرف

فقد الاقليم الاول البحر حایلی
المشرق والثانی البحر حایلی المجازی
الثالث الدیلم من ساحل المنصوریة
من ارض السند والرباع حد
الایلم السابع حایلی الضین
اطول ساعات نهاره ثلث
عشرة ساعة

(ص ۳۲)

قالا اقليم الاول لزحل و هو
کیوان بالفارسیة له من البرج
الجیدی والدلو -

(ص ۳۳)

واما الهند والضمین و من
و المقصود من الامم من قال

ہندوستان کے حدود میں ایک طرف شرق
سے ملا ہوا سمندر، دوسری طرف جاز
مقی سمندر، تیسری جانب ایک سندھ میں
علاقہ منصورہ کا ساحل شہر دہلی اور چنگی
سمت میں چین سے لی ہوئی ساتویں آئیم
کے حدود ہیں اس ملک میں سب سے بڑا
دن ۱۲ گھنٹوں کا ہوتا ہے

۱) مفت اقلیم انک کے سات
کے ماتحت ہیں چنانچہ ہندوستان اقلیم
انیم اولی زحل کے ماتحت ہے، جب
فارس میں کیوان کہتے ہیں اور اس
کے بدوچ جہت اور دلو ہیں

ہندوستان چین اور ان کی برص
دوسری قومیں جو عالم کے قدیم دور میں

بِإِلَافَةِ الْوَيْفَرَةِ مِنْ أَوْجَاتِ

لَا يَبْعَثُ إِلَّا خِيَارَ عَمَلِهِمْ إِذَا

أَنْ يَحْثِيَ ذِكْرُهَا فَلْيَحْثِ فَإِنَّ

بَيْتٌ مَشْهُورٌ بِإِلَافَةِ الْوَيْفَرَةِ

بِإِلَافَةِ الْوَيْفَرَةِ (ص ۴۴)

ذِكْرُ بَعْضِ أَهْلِ الدَّرَايَةِ وَالتَّقْوَى

أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى بَابِ الْوَيْفَرَةِ بِلُغَةٍ

بِالْفَارِسِيَّةِ تَرْجُمَةً لِقَوْلِهِمْ

أَبُو بَنِي الْمَلُوكِ تَحْتَاجُ إِلَى مَلَايِكَةٍ

فِي خِصَالِ عَمَلٍ وَصَبْرٍ وَمَالٍ وَإِذْ تَحْتَ

بِالْعَرَبِيَّةِ مَكْتُوبٌ كُنْ بِبُؤْزِ اسْمِ

الْوَجَابِ عَلَى الْحَرِّ إِذَا كَانَتْ فِتْنَةٌ

وَإِذَا تَحْتَ مِنْ هَذِهِ الْبَلَاةِ لِلنَّاسِ

الْإِيلَافُ بِبَابِ الْوَيْفَرَةِ

اس کے سامنے قربانیاں پیش کرتے ہیں

اس میں اشیاء کو کھینچے اور ورنہ کرنے والے

مقتضیٰ پھر نصب ہیں جن کے اوصاف

کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں ہے جو

شیخوں اس کی تحقیقات کرنا چاہے تو یہ

گھر مندوستان میں معروف و مشہور ہے

اس کی تحقیق آسانی سے کر سکتا ہے

یہ بعض اہل دانش و تحقیق کا بیان ہے کہ

انھوں نے غلطی میں تو بہار کے دروازے

پر فارسی میں ایک کتبہ پڑھا ہے جس میں

لکھا ہے کہ بوز اسف کا مقولہ ہے کہ بوز

کے دروازے تین اوصاف کے محتاج ہیں

عقل، صبر اور مال اور کسی نے اس کے پیچھے

عربی میں لکھا ہے کہ بوز اسف کا یہ قول غلط ہے

کہ جو جس میں ان تین باتوں میں سے ایک بات

بھی ہوگی وہ بادشاہ کے دروازے پر

سلف من هذا الكتاب .

(۴۵)

کہ بادشاہِ جہم کے عہد میں آئے تھے، یہ پہلے
شخص ہیں جنہوں نے صافی مذہب کا اظہار
کیا، جیسا کہ ہم اس سے پہلے اس کتاب
میں اس کا ذکر کر چکے ہیں،

بڑا آصف اس دنیا سے علیحدہ گی،
عالمِ عجمی کی جانب متوجہ ہونے کی تعلیم
دیتے تھے کیونکہ اندس کی آفرینش وہیں
سے ہوئی ہے، اور اس عالم سے نکل کر پھر
وہیں جائیں گے، انہوں نے مختلف شبہات
پیدا کر کے لوگوں کو از سر نو بتوں کی عبادت
اور ان کے سامنے سجدہ و ریزہ ہونے کی دعوت
دی، اور مختلف تدبیروں اور حیلوں سے اس
کی عبادت کو ان کے ذہن نشین کرنے کی
کوشش کی،

ان لوگوں کے عقیدہ کے مطابق دنیا
کے سات مغز و محترم گھروں میں تیار گھر
مندوستان نام کا ہندوستان میں ہے،
اسے ہندو بہت متبرک سمجھتے ہیں، اور

وقد كان بوذا سلف امرائنا
بالزهد في هذا العالم والاستغناء
بما عدا من العوالم اذ كان من
هناك بدن النفوس واليه يقع
الصدر من هذا العالم وجد
بوذا سلف عند الناس عبادته
الا صناده والسجود لها شبه ذكرها
وتقرب الي عقولهم عبادتها بصره
من الخيل والحدع،

(ص ۴۵)

والبيت الثالث يدعى مندوسا
ببلاد الهند وهذا البيت تحظمه
الهند وله قرايين تقرب اليه و
فيه من الحجاز المغناطيس لجاذبة

اسے معلوم نہیں اس سے کوئی بات خانہ مرا ہے،

مکروہ اور ناپسندیدہ ہونے کی وجہ سے۔

ہم نے ان کو قلم انداز کر دیا ہے۔

جب اس عقیدہ پر بھی ایک زمانہ گزر

گیا، تو انھوں نے اس نئے بتوں کی

پرستش شروع کر دی کہ وہ اللہ کی بارگاہ

میں تقرب کا ذریعہ ہیں اور ستاروں کی

پرستش کو نافراردید یا اس حالت پر وہ ہر

قائم رہے یہاں تک کہ ہندوستان میں

بودھ (بدھ) پیدا ہوئے اور ہندوستان

ہی تھے، انھوں نے ہندوستان سے چھوٹ

پھر حجتان اور چتر پستان (کابل) کا سفر

کیا، زبستان، خروہن، کبک کی ولایت

میں ہے، پھر وہاں سے سندھ واپس آئے

اور کرمان جا کر نبوت کا دعوئی کیا، اور پتا

کہ وہ خدا کے رسول اور اس کے اور اس کی

خلوق کے درمیان واسطہ ہیں، اس کے

بعد شاہ ایران حکومت کے

ابتدائی زمانہ میں فارس آئے ایک قول

ولما طال علیہم العهد عبدوا

الاصنام علی انہا تقربہم الی اللہ

والبغوا عبادۃ الکواکب فلہذا علی

ذالک حتی ظہر بوداسف باہض

الہند وکان ہند یا و قد کان

بوداسف خرج عن ارض الہند

الی السند ثمہ سادالی بلاد حجتان

وبلا در بلستان وھی بلاد خروہن

بن کبک ثمہ دخل السند ثمہ الی

کرمان متنبیاً وزعمانہ رسول

اللہ وانہ واسطۃ بین اللہ و بین

خلقہ واتی ارض فارس و ذالک

فی اول ملک طہمورث ملک

فارس بن وقیل فی ملک جہور

اول من اظہر مذاہب الصفاۃ

علی حسب ما قد منا آئنا فیہما

الدولۃ من السبعة مائة و
و بنوا لکن صغر بیت و شیکلا عمر
و سہولتک البیاضی بکسما تلک
الکعبہ

(ص ۲۲۲-۲۲۳)

قروں کی قربانی سے تلف ہوتی ہے ۱۱
و یہ نتیجہ میں کہ جب وہ اپنے پیالے ہوئے
ان قرون کی منت کریں گے، تو ساتویں
آسمانوں کے ساری اجسام ان کی مراد کے
مصدق ہو کر گرنے کے پناہ پناہ میں
ہر بت کے لئے ایک تہاڑ اور جہاں تک
کی اور ان کے آدم ان ستاروں کے
نام پر رکھ لیا ہے

ایک ہمت کا یہ خیال ہے کہ فنا
کعبہ دراصل آسمان کا گھر ہے اور ان کے
نزدیک امتداد و زمانہ کے وجود اس گھر
کے باقی رہے، اور ہر زمانہ میں اس گھر کی
اور محترم ہونے کا یہی سبب ہے کہ وہ
زحل کا گھر ہے اور وہی اس کا نگراں
ہے کیونکہ زحل کی شان بقا و دوام ہے
اس لئے جو چیز اس سے مشابہ ہوگی اسکو
ذوال و فائزین ہے، اور اس کی تعظیم
میں کبھی فرق نہ آئے گا، ان لوگوں نے
بہت سی ایسی باتیں بیان کی ہیں جن کے

و قد ذهب قوم منہم الى
ان بیت الخلاء هو بیت نرحل
وانما طالع عندہ بقاؤن
البيت علی عمر دہ الدھر بدو
فی سائر الاغصان لانه بیت
نرحل قولہ لان نرحل من شاة
البقاء والثبوت فہا کان لہ فذیر
نرائل ولاد اثر ولا عن اعظم
حائل و ذکر دہ الامور اکثر
اعرضہ عن ذکرہا لثنا عتہ
وصفہا، (ص ۲۲۲)

بعض حکماء ٹھہر علیٰ ان الافلاک
والکواکب اقرب الاجسام للمرتبة
الی الله وانها حیاتنا طقة وان
العلاء لکة تختلف بنی الله وبنیها
وان کل ما یحدث فی هذا العالم
فانما هو علی قدر ما تجرئ یتبه
الکواکب عن امر الله نعظموها
قربوا الیها القربا ین لتفعه
مکثوا علی ذلک دھرا فلما واد
الکواکب تخفی بالنهار فی بعض
اوقات الذیل لما یعرض فی الجویں
السوا ترا جوهه بعض من کانت
فیهم من حکماء ٹھہر ان یجعلوا
لها اضیاء بعد ذلکواکب الکبار
المشهوره المخبیة فکان
کل صنف منهم یعظم کوکبا منها
ویقرب له نوعا من القربان خلا
مالا خر علی انفرادا اعظموا ما
من الاضیاء عرکت لهم الاجسام

ذی حیات ہیں، بولتے ہیں، ان کے اور
اللہ تعالیٰ کے درمیان فرشتے آتے جاتے
ہیں اور دنیا میں جو حادثات رونما ہوتے
ہیں، وہ سب خدا کے حکم سے تاروں کی
حرکت کے مطابق واقع ہوتے ہیں۔
عقیدہ کی بنا پر وہ ان کی غفلت کرتے
ہیں اور ان کے لئے قربانیاں دیتے
ہیں تاکہ وہ انہیں فائدہ پہنچائیں،
اس عقیدہ پر بھی وہ ایک زمانہ تک
تاقم رہے، مگر جب انہوں نے دیکھا
کہ فضائے آسمانی کے چھپانے والے
اسباب کی بنا پر یہ سارے دن اور
رات کے بعض حصوں میں بھی چھپ
جاتے ہیں، تو بعض حکموں نے یہ تسلیم
کہ وہ بڑے اور غیر العقول تاروں
کی تعداد کے مطابق بت بنالیں، اسی
بنا پر ہر قوم کسی نہ کسی ستارہ کی عبادت
و تعظیم کرتی ہے، اور اس کے لئے کوئی
نکوئی قربانی پیش کرتی ہے، جو دوسری

جلد سابع

سوان كثير من البصير والحين

وغيرهم من الاولوا انفسا بمتقن

ان الله جسد وان الله ذكرا ابعث

نہا تباروات الله تعالى وذكرا

الجبب بالاسماء ذن عا حذو ذلک

الى ان اتخذن واتما شين واضلا

على صورہ الباری جمانہ و

على صورہ الملائکة مختلفة

القن ودوالا شکال منها على

صورہ الانسان وعلى خلافتها

من الصور یعبونہا وقرّبوا

لوا القرا بین وندسوا الہا

الذ و سبشہا عند حوالبہا

سبحانہ وقرّبہا منہ فاقاموا

على ذلک برہتہ من الزمان و

وجملہ من الاعصار حتی نہم

اکثر بندہ ستانی پسینی اور دوسری تو

کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں

کے بھی جسم ہوتا ہے، اور وہ آسمانوں میں

پرشید ہیں، اسی لئے انہوں نے اللہ تعالیٰ

اور فرشتوں کے مختلف تہ و تقاست

شکل و صورت کے انسانی اور غیر انسانی

شکل کے بت اور تصویریں بنائی ہیں

جنکی عبادت کرتے ہیں، ان کے نام

پر قربانیاں کرتے اور بندہیں چڑھاتے

ہیں، اکیہ کہ بعض اللہ تعالیٰ کے مشابہ

اس سے تقرب کا ذریعہ سمجھتے ہیں، یہ

لوگ اس عقیدہ پر ایک عرصہ دراز تک قائم

رہے یہاں تک کہ بعض فلاسفہ

حکموں نے انہیں بتایا کہ محسوس اور درئی

چیزوں میں افلاک و کواکب اللہ تعالیٰ

سے کچھ زیادہ قریب ہیں، اور وہ

والبقد والساج والعود و
 والشجائر الكافور والجوزبوا
 والقرنفل والصندل و انواع
 الافرادیه والطیب والعبر و
 و طيور و البياغی البیض و الخضر
 واحد ها بعة ثوالطوا وین
 و انواعها فی صورها و اختلافها
 فی الصغر و الکبر و منها ما یکون
 کالنعامة کبرا و حشرات ارض
 الیمنند الزباد کالسنایدر بارض
 الا سله و کثیرتہ منہا کالذکا
 و اکثر ما ینخرج من ضرعها الطیب
 المعروف بلبن الزباد و هذا النوع
 من الطیب عجیب . .

(ص ۵۶ و ۵۷)

خوشبو و ادویه چرمین، عطر و ادویه غیرہ پزید
 میں سفید اور سرے طوطے رنگ بڑھکے
 چھوٹے بڑے مور ہوتے ہیں جن میں سے
 بعض شتر مرغ کے برابر ہوتے ہیں، اور
 ہندوستان کے حشرات الارض میں مشک
 بلاؤں ہوتا ہے یہ اسلامی ملکوں کے
 بلوں کی طرح وہاں بہت ہوتا ہے اور
 انہی کی طرح پالا جاتا ہے اور زیادہ
 اُس کے تھنوں سے یہ مشہور خوشبو ہے
 بلاؤ کا دودھ (مشک بلاؤ) کہتے ہیں
 اور یہ بڑے عجیب طرح کا ہوتا ہے .

سلا زباد ایک قسم کی خوشبو کا نام ہے، جو جنگلی بلوں کے پیٹ سے نکلتا ہے، اور اسے مشک بلاؤ کہتے ہیں
 سلا دوسرے نگوں میں شخڑہ ہے اور اسی کے مطابق ترجمہ کیا گیا ہے،

کتاب نوع من الزهر و ملحق بهما
 وصفاء من التبريد و الخفض
 و الشماخ الا انه بحر صلب
 علماء صفنا و انقى مما ذكرنا و لا يفرق
 بين هذا النوع و الحمول من الرض
 الهند و بين الانواع الا سراجة
 المعق و ذكرها الا ذود و رائحة
 او ما هو فيه و هذا النوع الهندی
 يعرفه اصحاب الجواهر بالمکي
 لانه يحل من امرض الهند الى
 بلاد عدن و غيرهما من سواحل
 اليمن و يوقى به مکه فاشتهر
 بهذا الاسم و بان بهذا الغش
 لان بحر الهند و الصين في
 قعر اللؤلؤ و في جباله الجواهر و
 معادن الذهب و الفضة و
 الرصاص و القلعی و في افواه
 دوابه العاج و من منابته
 الا بنوس و الخيزران و القنار

اپنی چمک و مک اور تراش کے اعتبار سے
 ان زردوں کے مشابہ ہے جن کا ہم نے پہلے
 بیان کیا ہے البتہ وہ ان سے زیادہ سخت
 اور بیماری ہوتا ہے اس زردیٹھنڈا
 سے آجاتا ہے اور گزشتہ چاروں قسم کے
 زردوں میں بڑے ہوشیار اور اس کے
 اہرین ہی فرق کر سکتے ہیں اسندی اس
 قسم کو جوہری کہتے ہیں اس لئے کہ وہ
 ہندوستان سے مدین اور یمن کے ساحل
 و اقرون سے ہوتا ہوا آتا ہے اس لئے
 اسی نام اور وصف سے مشہور ہے

بحر منہ اور بحر چین کی گہرائیوں میں
 موتی ان کے پہاڑوں میں جواہرات
 سونے چاندی سیسہ اور تانبہ کی کانیں
 اچھی دانت نباتات میں آنہوں انہیں
 بید و نیزے کم و بسا گوان و عود کا فور
 جائل و رنگ، صندل قسم قسم کے چھوٹے

هذه الصورة لا يميز بالانسان

ولا يحس بوطنه ولا يشعر به

حتى ينشأ الحسن خطوة استقامته

مشيه

(ص ۲۱)

پیش

والنوع الثاني يدعى بالبحري و

مناهم في هذه التسمية هو

ان ملوك البحر من الهند والسند

الذين والصين ترغب في هذا

النوع من زمره وتباهي في

استعماله ولباسه في تيجانه و

واكتمها وخواتيمها واسورتها

فسمى البحري لما ذكرنا و هو ثانی

المر في الجوده و ص ۲۱

وقد يحل من ارض الهند من

بلاد سندان ونحو كنيانیه من

مملكة البلهري صاحب المالک

المقدم ذكره فيما سلف من هذا

بارہواں کی پرواہ نہیں کرتا، بحاری

بھرم خیم کے باوجود جب وہ کسی آدمی

کے پاس سے گزرتا ہے تو قدم رکھنے کی

خوبی اور چال کی استقامت کی وجہ سے

جب تک وہ بالکل پاس نہ پہنچ جائے

آدمی کو اسکے قدم کی چاپچوس نہیں ہوتی

زمرہ کی دوسری قسم کو سمندری کہتے

ہیں اسکی وجہ تسمیہ ہے کہ چین، جسن آمد

اور ہندوستان کے ساحلی اور بحری علاقوں

کے راجہ اس قسم کے زمرہ کے بڑے شائق ہوتے

ہیں اور بڑے غر سے اس کو اپنے پاس

تاج، انگوٹھی اور کینوں میں استمان

کرتے ہیں اسی لئے اسے بحری (سمندری)

کہتے ہیں اور پہلی قسم "مر" کے بعد دوسری

سب سے حقہ قسم نہیں ہوتی ہے

ہندوستان میں مہاراجہ کے راجہ تہرا

کی سلطنت سے جس کا پہلے ذکر ہو چکا

کھبایت اور سندان وغیرہ کے علاقوں

سے ایک قسم کا زمرہ باہر بھیجا جاتا ہے جو

وخرطومہ اذنه وبنہ یوصل

الطعام والشراب الی جوفہ وهو

شی بین الغضون واللحم العصب

وبنہ یقاتل ویضرب وبنہ یصم و

ولیس صوت الفیل علی مقدار

جسمہ وکبر خلقہ

(ص ۱۰)

والہند تزعمان الفیل لولان

لسانہ مغلوب ثم لقن الکلام

لتکلم والہند تشرن الفیل و

تفضله علی سائر الحیوان لما

اجتمع فیہ من الخصال المجددة

من علو سمکہ وعظم صورقہ و

وبدیع منظرہ وتضائل صوتہ

وطول خرطومہ وسعة اذنه

وکبر غمولہ مع خفة وطئه

وطول عمرہ وثقل جسمہ و

قلة اکثراته لما وضع علی ظہرہ

وانہ مع کبر هذا الجسم عظیم

ہاتھیوں کی سونڈ کی انگلی ہاگ ہے اس

کے ذریعہ وہ کھانا پانی پیٹ میں لیجاتا

ہے اور سونڈ گوشت نرم ہڈی اور چمچے

کے درمیان تسم کی ایک چیز ہے اس سے

ہاتھی جنگ کرتا ہے اور لڑتا بھڑاتا

چلتا چلاتا ہے لیکن اس کی آواز اس

کے دیوہیل جسم کے مقابلہ میں بہت کم ہے

اہل ہند کا خیال ہے کہ اگر ہاتھی

کی زبان اٹھی نہ ہوتی اور اس کو بول

چال سکھائی جاتی تو وہ ضرور بولنے لگتا

وہ اسے بڑی قدر عظمت کی نگاہ

سے دیکھتے ہیں اور دوسرے جانوروں

سے اس کو برتر خیال کرتے ہیں کیونکہ

اس میں بہت سی عمدہ چیزیں جمع ہوئی

ہیں مثلاً تکی لبانی صورت بہت

کی بڑائی منظر کی ندرت آواز کی پستی

سونڈ کی لبانی کانوں کی چوڑائی

آلات ناسل کی بڑائی پیروں کی چاب

کی آہستگی عمر کی دمازی اس پر کتنا ہی

عندہ بیل ایک چھوٹی چڑیا کا نام ہے
جو ہندوستان اور سندھ میں ہوتی ہے
اور شعراء اپنے کلام میں چھوٹائی کی
مثال میں اس کو پیش کرتے ہیں، اور
زندہ بیل بڑے اور جنگ میں آگے رہنے
والے ہاتھی کو کہتے ہیں، یہ بھی کہا جاتا
ہے کہ زندہ بیل ہتھیوں کو کہتے ہیں کیونکہ
وہ جنگ میں صبر و برداشت کا زیادہ

ثبوت دیتی ہیں،

عیش اور ہندوستان کے ملاوڑ اور
کیس کے ہاتھی بچ نہیں دیتے، عیش کی
طرح ہندوستان اور سندھ میں ان کے
دانت بڑے بڑے ہتھی ہوتے ہیں
اور ہندوستانی ہاتھیوں کی کھال
کی ڈھالیں بناتے ہیں، اگر مضبوطی
اور حفاظت کے اعتبار سے عیش بہت
اور جاوا کی ڈھالوں سے ان کا کوئی

الغند بیل هو طائر صغير يكثر
بأرض الهند والسند تذكروا
الشعراء في أشعارهم تمشلا بصغرة
والزند بيل هو العظيم من الغيلة
والعقد مرفيها وقد قيل
ان الزند بيل هو اسعر ما اشتد
في الحرب من اناث الغيلة ..

(ص ۱۱)

والغيلة: تنقيب ولا متوالد الا
بأرض الزنج والهند ولا تعظم
انبا بها بأرض الهند السند على
حسب ما تعظم بأرض الزنج و
الزنج تمنح من جلود الغيلة
الدراق وكذا لك الهند ولا يلحق
ذلك في المنفعة شيء من الدراق
الصيني والبتی والجاوی

۱۱۔ اس سے مراد مطلق ہاتھی نہیں، بلکہ ہاتھی ہتھی ہیں، یعنی صرف ان دو مقاموں کے ہاتھی سدھائے
اور آبادی میں رہنے کے بعد جفت ہوتے ہیں،

بلوں ہی کو چھوڑ کر اپنی بدافعت کرتے ہیں
اور سندھی اور سندھی راجاؤں کا بھی
یہی طریقہ ہے،

کہا جاتا ہے کہ سوروں سے بھی
بدکتے ہیں، ایک سندھ کے علاقہ ملتان

میں ہارون بن موسیٰ نامی قبیلہ ازو کا

آزاد کردہ ایک غلام تھا، جو بہادر

شاعر اور ذی حیثیت آدمی تھا، اور اپنے

ایک محفوظ قلعہ میں رہتا تھا، اتفاقاً

کسی ہند دراجہ سے اس کی جنگ ہوئی،

ہندوستانی فوجوں کے آگے ہاتھی تھے،

اس نے ہارون جب اس صف کے سامنے

آیا، وہ اپنے کپڑوں میں ایک بی بچھا

ہوئے تھا جب حملہ کے وقت ہاتھی کے

قریب گیا تو بی اس کے قریب چھوڑ

دی اسے دیکھ کر ہاتھی بھاگ کھڑا

ہوا جس کی وجہ سے پوری فوج شکست

کھا گئی، دشمن قتل کر دیا گیا، اور مسلمانوں

کو فتح حاصل ہوئی،

السنا نیز علیہا وکن لک افعال

ملوک السند والهند الی ہذا

(ص ۱۳ و ۱۴)

وون ذکران الخنازیر نفعت

منہا الفیلة وقد کان سرجل

بالمولتان من ارض السندی

ھرون بن موسی مولی للآزد

وکان شاعرا شجاعا ذریا

فی قومہ ومنعہ بارض السندما

بلی بلاد المولتان وکان فی

حصن لہ فالتقی مع بعض ملوک

الھند وقد مت الھند ما

الفیلة فہزھم وون بن موسی

امام الصف وقصد

لعظیم من الفیلة وقد خاتمت

ثوبہ سنورا فلما دانی فی حملتہ من

الفیل خلی القط علیہ فولی الفیل

منھز ما لما ابصر ذلک لھم فکان ذالک

اسباب ھزم جمیعہ الحبش وقل الملک

وغلطت المسلمین علیہم

والا بیض والا بلی والا غبرو
 فی ارض الهند منیا ما یعر الما
 سنة والمائتین ویضع حملہ
 فی کل سبع سنیں ...
 (ص - ۱۱)

کی عمر تقریباً ۲۰۰ برس ہوتی ہے، یہ خود
 حبشہ والوں کا بیان ہے، کیونکہ وہاں
 ان بڑے بڑے ہاتھیوں کو جو قتل نہیں
 ہو سکے ہیں، عام طور سے لوگ جانتے ہیں،
 بعض ہاتھی سیاہ بعض سفید بعض سیاہ
 و سفید دونوں رنگ کے، یعنی چکرے
 اور بعض خاکی رنگ کے ہوتے ہیں،
 ہندوستان میں بعض ہاتھیوں کی عمر
 ۱۰۰ سال اور بعض کی دو سو سال ہوتی
 ہے، اور سات سال کے بعد اس کے
 بچہ ہوتا ہے،

والفیل یهرب من السانیر
 وحی القطا ط دلا تفت لہا البہ
 اذا اصبر تھا وقد ذکر عن ملوک
 الفرس انہا کانت توفی الفیلۃ
 المعاملة بالرجالۃ حولہا و مراعات
 جیل الاعداء عند الحرب بنجلیۃ

اور ہاتھی بلیوں سے بھی بھاگتا ہے
 اس کو جہاں دیکھ لیتا ہے وہاں نہیں
 ٹھہر سکتا، شہنشاہان فارس کے متعلق
 بیان کیا جاتا ہے کہ وہ جنگ میں ان
 ہاتھیوں سے جن کے گرد میدان جنگ
 میں پیادہ اور سوار کھڑے ہوتے ہیں

(بقیہ ماثیہ ص ۳۲۳) اگرچہ اس کے متعلق معلومات پہلے تحریر ہو چکے ہیں، لیکن مصنف نے یہاں بڑی تفصیل اور
 جاہلیت سے اسے بیان کیا ہے، اس لئے اسے ذکر کیا جا رہا ہے، (ض)

جلد سوم

اہل ہند ہاتھی پالتے ہیں اور یہ ہاتھی
ہاتھی بچے بھی دیتے ہیں لیکن ہندوستان
میں جنگلی ہاتھیوں کے بجائے سدھا
ہاتھی ہوتے ہیں جو لڑائی میں اونٹ
اور گائے بلیوں کی طرح دکھتی ہیں
اور بار بار درسی وغیرہ کے کام میں استعمال
کئے جاتے ہیں اور اسلامی ملکوں میں
جس طرح چھینیں چرا لگاہوں اور
جنگلوں میں چرنے کے لئے جاتی ہیں
ہندوستان میں اکثر اسی طرح ہاتھی
بھی چرنے کے لئے جاتے ہیں لیکن جہاں
گنڈے ہوتے ہیں وہاں سے بہت
دور رہتے اور ان سے بھاگے ہیں
بلکہ جہاں ان کو گنڈے کی بو بھی نہیں
ہوتی وہ نہیں چر سکتے جس کے ہاتھ

والصند تتخذ القيلة و
ومتناہج فی ارضها و لیس
فیہا وحشیة و انما ہی حرة
و مستعملة کا استعمال البقرہ
والابل و اکثرھا تاوی المروج
والغیاض کا بخوامیس فی
ارض الا سلاہ و القيلة تتخذ
من الموضع الذی یكون فیہ
الکوکن علی حسب ما قد منا
فلا تدعی فی موضع تشد فیہ
سراعتہ و یجمر الفیل بادضا
الزنج بخوا من اسر بعاية سنة
کن لک تذکر الذبح لا یضاق
فی دیا سہا الفیل العظیم
لا یتاقی لہم قتله و منہا الا شؤ

سلاہ ہاتھی ہندوستان کا خاص جانور ہے گذشتہ زمانہ میں وہ یہاں بڑے اہتمام سے پالا جاتا تھا

منه الدواء الخمرية الطيبة
واللون الحسن الذي يوجد
فيه باهرض الممحل لدن
ذلك الهواء والترية دائما
وخا صية البلد

(ر ص ۲۳۹)

اور حسین رنگ نہیں پایا جاتا ۔
ہندوستان کی تاریکی میں جوتا ہے
کیونکہ یہاں کی ہوا اٹنی، پانی ا
بغیر کئی خاصیتیں ہندوستان سے
مختلف ہیں،

اولہا۔ (ص ۲۵۶)

میں ہنر ہے۔

وتبقى ذلک من العلم خلقها
للطوا وین بارض الہند
شان عجیب والذی یجمل منہا
الی ارض الاسلام وخرج
عن ارض الہند قبض وفتح
تکون صغيرة الاجسام کدرة
الاول ان لا تقطى انوار الارض
بأدراکها وانما تشبه بالقدية
بالشبه الیسیر... (ص ۲۵۶)
وکذا ذلک شجر الناس فی
الہند ورجلب من ارض الہند
بعد الثمانية فخرج یعمان ثم
نقل الی البصرة والعراق و
الشام حتی کثر فی دور الناس
بطرسوس وغیرها من الثغر
الشامی والنطاکیة وساحل
الشام وفلسطين ومصر و
ماکان یجهد ولا یعرف قضا

وکی/جسٹس/سید/بہار/الان

مورون کی خلقت عظیم جسم بڑا
پرون میں وصوت ہے اور ہندوستان
میں عجیب عجیب قسم کے مور ہوتے ہیں
وہاں سے جو مور اسلامی سلطنت میں لائے
جاتے ہیں تو وہ اگرچہ ہندوستان سے اب بھی
اندھے اور بچے دیتے ہیں، مگر چھوٹے اور
گندے رنگوں کے ہوتے ہیں ان سے نمایاں
پرنور نہیں ہوتیں اور ہندوستان کے مور
سے ان کی بہت معمولی اور تھوڑی سی مشابہت
اسی طرح نازکی (سنگترے) اور
بڑے گول لیوں بھی تیسری صدی کے بعد
ہندوستان سے لائے گئے اور پہلے عمان
پھر بصرہ عراق اور شام وغیرہ میں اس کی
کاشت کی گئی، یہاں تک کہ سرحد
شام میں طرطوس انطاکیہ ساحل شام
فلسطين اور بعض دوسرے مقامات میں
وہ گھر گھر پھیل گئے، اگر ان میں وہ
لطیف شرابی خوشبوئیں اور دلکش

کی نقش کے ارد گرد جمع ہو گئے، نقش جہاں
 سے مرصع سونے کے ایک تابوت میں جیم
 کو محفوظ رکھنے والے سارا لگا کر رکھی گئی
 سب سے بڑے دانشمند حکیم نے کہا ہر شخص
 کو اس موقع پر ایسی بات کہنی چاہیے جو
 خواص کے لئے تعزیت و تسلی اور عوام کے
 لئے پند و موصلت کا باعث ہو، یہ کہہ کر
 وہ کھڑا ہو گیا، اور تابوت پر ہاتھ رکھ کر
 کہا کہ قیدیوں کو قید کرنے والا آقا خود
 قید ہی ہے،

اٹھا۔ جویں حکیم نے جو ہندوستان کے
 مشہور حکماء میں تھا، کہا کہ اسے وہ شخص
 جس کے غیظ و غضب کا نام موت تھا،
 آقا اپنی موت پر تجھے کیوں نہ غصہ آیا

.....

چو بیسویں حکیم نے جو ہندوستان کے
 زاہد و دانشور تفسیروں میں تھا، کہا
 کہ دنیا بے دلی کا آخری نتیجہ یہ ہے
 اس لئے دنیا سے علمدگی ابتداء ہی

مات فی تابوت من الذهب
 مرصع بالجواهر بعد ان طلى حبه
 بالاطمية الماسكة لاجزائه
 فقال عظماء الحكماء والمقدّم
 فيهم ليشكل كل واحد منكم بجل
 يكون الخاصة معزياً وللعامة
 واعظاً وقادراً وضع يد على التابوت
 فقال اصبراً املا سرا السبعا

(ص ۲۵۱-۲۵۲)

قال الثامن عشر وكان من
 حكماء الهند يا من كان غلبه
 الموت هلا غضبت على الموت
 ... (ص ۲۵۵)

قال الرابع والعشرون وكان
 من نساك الهند وحكماؤها
 ان الدنيا يكون هذا اخرها
 فالله اولى ان يكون في

لوگوں کے اقوال اور دوسرے تمام جانوروں
پر اس کو نصیحت دینے کا حال بیان کریں گے
بادشاہ فارس کی موت کے بعد سکند

نے اس کی سلطنت پر قبضہ کر لیا اور اس
کی لڑائی سے شادی کر کے سندھ اور
ہندوستان کی طرف بڑھا، اور وہاں
کے راجاؤں کو پامال کر کے ان سے ہرایا
اور خراج وصول کیا، ہندوستان کے سب
سے بڑے راجہ فور نے اس سے جنگ کی
اور دونوں میں کئی معرکے ہوئے، آخر
میں سکندر نے اسے دعوت مبارزت
دے کر قتل کر دیا،

جب سکندر کا انتقال ہوا تو یونان
فارس، ہندوستان اور دوسری قوموں
اور ملکوں کے جو فلاسفہ اور حکما اس کے
ساتھ رہتے تھے، اور جن کی ہم نشینی اور
باتوں سے وہ لطف اندوز ہوتا تھا
اور جن کی رائے اور مشورہ کے بغیر کوئی
حکم صادر نہیں کرتا تھا، وہ سب سکند

دسارالا سکندر بعد انا
هلك ملك فارس واحتوى على
ملكها وتزوج بابنة ملكها نحو
السند والهند فوطى ملوكها
وحملت اليه الهدايا والخرائج
وحاد به غورا وكان اعظم
ملوك الهند فكان له مع
الاسكندر حروب وقتله
الاسكندر صبا سرمتة،

(ص ۲۴۹، ۲۵۰)

فلما مات الاسكندر طافت
به الحكماء ممن كان معه من
حكماء اليونانيين والفرس
الهند وغيرهم من علماء الامم
وكان يجمعهم ويستشيرهم الى
كل ما يمشرون ولا يصدر الامور
الا عن رأيهم وجعل بعد ان

بزرگ ابرو ویزتا سفت علی ماضی
 بہ اهل الہند من فضیلة الفیلة
 وقال لیت ان الفیل لم یکن
 ہند یا وکان فارسیا انظر ا۔
 الیہا والی سائر الدواب فضلوا
 بقدر ماترون من معرفتها و
 ادبها وقد انخرزت الہند
 بالفیلة وعظما حبا مہا و
 معرفتها وحسن طاعتها و
 قبول الریاضات فہما اللذات
 وفرزها بین الملوک وغیرہم
 وان غیرہا من الدواب لا
 تفہم شیا ولا تفضل بین
 شیئین ومنور د فیما یرد من
 ہذا الکتاب جہلا من الفضول
 فی اخبار الفیلة وقال لیت الہند
 وغیرہم فی ذلک تفضیلہم
 علی سائر الدواب
 انکس نہ مارا اور ہندوستانی زبان میں
 سراٹھانے کے لئے کہ نہ دیا نہ نظر دیکھ کر
 پر وزیر کو افسوس ہوا اور ہندوستان
 والوں کی اس بہتری پر رشک آیا اور
 اس نے کہا کاش یہ ہاتھی ہندوستان
 کے بجائے ایران میں ہوتے اور لوگوں
 کو حکم دیا کہ ہاتھی اور دوسری جانوروں
 کا خیال رکھو اور ان کی سمجھ اور تیز
 کے مطابق ان کی قدر کر دہندوستانی
 ہاتھی اس کی جسامت سمجھ بوجھ اٹاتے
 شامی محنت و مشقت مقصد و منشا
 کو سمجھ لیتے بادشاہ اور غیر بادشاہ
 میں فرق و امتیاز کر لینے کی صلاحیتوں
 پر فخر کرتے ہیں ہاتھی کے علاوہ دوسرے
 جانور نہ کوئی بات سمجھ سکتے ہیں اور
 دو چیزوں میں ایک کو ترجیح دیکھتے
 ہیں آگے چل کر ہم اس کتاب کی بعض
 فصلوں میں ہاتھیوں کے واقعات
 ان کے بارہ میں ہندوستانی وغیرہ ہندوستانی

اعظم من الفيلة واسر تفتح من
 الارض وقد يكون من الوحش
 في ارض الزنج من الفيلة ما هو
 اعلا سمكالما وصفنا باذرع كثيرة
 على حسب ما يحل من قودنها السما
 بالا نياب ما وزن الناب منها
 خمسون ومائة من الى المائتين
 والمن سرطان بالبغد ادى
 وعلى قدر عظم الناب عظم
 جسم الفيل وقد كان ابرويز
 خرج في بعض الاعياد قد صفت
 له الجيش والعدو والسلاح
 وفيما صفت له الف فيل وقد
 احدثت به خمسون الف فارس
 دون الرجال فلما بصرت به
 الفيلة سجدت له فمارفت
 رؤسها وبسطها خراطينها
 حتى جذبت بالمحاجز وراطنها
 الغيالون بالمهندية فلما بصرت

کے ہاتھیوں کو زیادہ سے زیادہ قیمت
 دے کر خریدتے تھے اور وحشی (بے سدھ)
 ہاتھی جہتہ میں اس سے بھی کئی گز اونچے
 ہوتے ہیں، جیسا کہ ان کی سینگوں سے
 جنہیں دانت کہا جاتا ہے معلوم ہوتا
 ہے، ان دانتوں کا وزن ٹوڑھ سو
 سے دوسو من تک ہوتا ہے، ایک من
 سے دو ہندو سی رطل مراد ہیں، ہاتھی
 کے دانت جتنے بڑے ہوتے ہیں، اسی
 حساب سے ان کا جسم بھی بڑا ہوتا ہے
 ایک مرتبہ جب بادشاہ پرویز کسی تقریب
 کے لئے نکلا تو اس کے لئے نو چیں صف آہ
 اور اسلحہ و ساز و سامان سے آراستہ کی گئیں
 ان میں ایک ہزار ہاتھیوں کی صف
 بھی تھی، اور پیدل فوج کے علاوہ
 پچاس ہزار سوار اس کے گرد تھے،
 جب ہاتھیوں نے اسے دیکھا تو ہنچو
 ہو گئے، اور اس وقت تک نہ ہٹے
 اور نہ سوت پھینکے یا جب تک کہ ہاتھ

الشجر يكون بارض الهند والصين
وهو نوع من النبات عجيب ولون
حسن وسريع طيبة لحاوة ارق
من الورق الصيني يتكاتب فيه
ملوك الصين والهند .
۔ ۔ ۔ (ص ۲۰۱ و ۲۰۲)

نرم اند نقش و نگار سے زیادہ خوبصورت
تھا، یہ خط کا ذی نام ایک درخت کی چھال
پر سرخ سونے سے لکھا ہوا تھا، اور یہ درخت
چین اور ہندوستان میں ہوتا ہے، اس
نہایت عجیب قسم کی نبات ہے، اس کا
رنگ نہایت عمدہ، خوشبو پاکیزہ، اور
چھال پتیوں سے بھی زیادہ نرم ہوتی ہے،
اسی پر ہندوستان اور چین کے بادشاہ
آپس میں خط و کتابت کرتے تھے۔

وكان ينقل اليه من الهند
كتاب كليله ودمنه والشرط
والخضاب الاسود المعروف
بالهندي وهو الخضاب الذي
يلمع سواده فيها ينظم من اصول
الشعر بصبغه سوادا ولا يتصل
منه شيء ويحكى ان هشام بن
عبد الملك كان يخضب بهذا
الخضاب (ص ۲۰۳)
ولو ان الهند تبالغ في اثمان

نوشتر دان کے دھار میں ہندوستان
کی مشہور کتاب کلیدہ و دمنہ کا ترجمہ کیا
گیا، شرطخ اور سیاہ خضاب لہجہ
گیا، جو ہندی کہلاتا تھا، اس خضاب
کے استعمال سے بالوں کی جڑیں پختہ
ہو جاتی تھیں، اور سیاہی کی چمک اٹل
نہیں ہوتی تھی، بیان کیا جاتا ہے کہ
ہشام بن عبد الملک بھی یہ خضاب لگا
کرتا تھا، ۔ ۔ ۔
ہندوستان کے راجہ اور بچہ قدر

الی اخیه ملک فارس صاحب تلج
 والراية کسری انوشروان و
 اهدی الیه الف من عودا
 هند یا ندوب فی النار کا شمع
 و یختلعل علیہ کما یختلعل علی الشمع
 فتبین به الکتابۃ وجاما من
 الیاقوت الاحمر فتحہ شہر ممالک
 من الدس و عشرۃ امعاء کاغذ
 کا لفتیق و اکبر من ذاک و جلالۃ
 طولها سبعة اذراع تضرب
 اشفار عینها خدھا و کان بین
 اجفانها لمعان البرق من بیاض
 مقلتها مع صفاء لونھا و دقة
 تخطیطھا و اتقان تشکیلھا مقرونة
 الحاجین لھا صفا و زخما و دشا
 من جلود الحیات الین من الحریر
 و احسن من الوشی و کان کتابہ
 فی لحاء الشجر المعروف بالکنادی
 مکتوب بالذهب الاحمر و هذا

ہندوستانی راجہ کی طرف سے اس کے بھائی
 تاج و علم والے شہنشاہ فارس، کسری
 نوشیرواں کے نام۔ اور اس نے نوشیرواں
 کے پاس ایک ہزار من عود ہندی بھیجی، جو
 موم کی طرح آگ سے گھل جاتی تھی، اور
 موم ہی کی طرح اس پر بھی مہر کرنے سے
 تحریر نمایاں ہو جاتی تھی، اور سرخ یا قو
 کا ایک پیالہ جس کا وہانہ ایک بالشت کا
 تھا، اور وہ موتیوں سے بھرا ہوا تھا، اور
 پتہ کے دانوں کے برابر یا اس سے بڑی
 کا فردس من اور سات ہاتھ کشیدہ
 قامت ایک حین و جمیل نو بڑی جس کی
 ہلکوں کے بال گلوں پر لٹکتے تھے، اور
 دیدہ کی سپیدی میں بجلی کی چمک تھی، جس
 رنگ نہایت صاف تھا، جسم کی ساخت
 اور بناوٹ موزوں و متناسب اور پوسیدہ
 اور چوٹی اتنی لمبی تھی کہ زمین پر گھسٹی تھی
 اس نو بڑی کے علاوہ سانپوں کی کھال
 کا ایک فرش بھیجا، جو محل سے بھی زیادہ

بشبر مد ملک من ملوک الهند بنجا
 بینید یہ فی حرب من حروبه
 وامنہ من عدو کا فوجہ بقتہ
 علی اللہ بعض اساورۃ قاسرہ
 (ص ۱۹۱)

واقفیت حاصل کرے چنانچہ وہ راجپوت
 سے ملا اور اس کے ساتھ کسی لڑائی میں
 کا زمانے دکھائے، اور اس کے دشمن پر
 قابو حاصل کر لیا، راجہ نے (خوش ہو کر)
 اپنی لڑکی اس سے بیاہ دی، حالانکہ وہ
 ایک ایرانی نژاد قاتل تھا،

وحادثہ ملوک الهند والند
 والشمال والمجنوب وساثر الہما
 وحملت الیہ الہدایا ودفنت
 علیہ الودود خوفا من صولتہ و
 وکثرة جنودہ وعظم مملکتہ و
 لما ظہر من فعلہ بالمہالک و
 قتلہ الملوک وانقیادہ الی
 العدل، (ص ۲۰۰)
 (نوشیروان عادل) سے ہندوستان
 سندھ، شمال اور جنوب کیسے بہت سے ملکوں
 کے بادشاہوں نے صلح کر لی، اور اس
 کے دہ پر اس کی فوج کی کثرت اس
 کی سلطنت کی دست و عظمت اور
 دوسرے ملکوں پر اس کے غلبہ ان کے
 حکمرانوں کے قتل اور عدل پروری
 وغیرہ کے خوف سے اس کے پاس ہوا
 و تمانت اور وغو بھیجے تھے،

وکتب الیہ ملک ابھند من
 مارک الهند وعظیو واکتہ
 المشرق وصاحب قصہ الذهب
 وابواب الیاقوت والمدرا الی
 اس (نوشیرواں) کے یہاں ہندوستان
 کے راجہ نے اس طرح خط لکھا کہ مشرقی
 سلطنت کے بڑے تاجدار، سونے کے
 محل، موتیوں اور یاقوت کے دروازوں

فقتل ملک السریانیین (حتوی
 البھندی علی السقع و ملکہ و جمیع
 ما فیہ فساہ الیہ بعض ملوک
 عرب فاتا علیہ و ملک العراق
 و نہر د ملک السریانیین فمملکوا
 علی انفسہم ہر جلا ہنصر
 یقال لہ تستر و کان ولد
 المقتول و کان ملکہ الی ان
 ہلک ثانی بنین، (ص ۱۳۲ و ۱۳۱)
 وقد قیل ان کیکاؤس بنا
 مدینۃ قشیر یا رض البھند
 و ان سیا و خن بنی فی حیاۃ
 ابیہ کیکاؤس مدینۃ المہرجان
 من ارض السند المقدم ذکرہا
 فیما سلف من ہذا الکتاب،
 (ص ۱۳۱ و ۱۳۲)

و قد کان بھراہ قبل ذلک
 دخل الی ارض البھند متکورا
 ولا خباہ ہر متعہ فا و اتقل

ہند و راجہ اس کی سلطنت اس کے ملک
 اور اس ملک کی ساری چیزوں پر قابض
 ہو گیا، مگر اس کے بعد ہی کسی عرب بادشاہ
 نے اس پر اور عراق پر حملہ کر کے سریانیوں
 کی سلطنت اس سے چھین کر ان کو واپس
 دلا دی، اس کے بعد سریانیوں نے
 اپنی قوم کے ایک شخص تتر نامی کو بادشاہ
 بنایا، جو مقتول راجہ کا لڑکا تھا، اور
 اس کی حکومت آٹھ برس تک رہی،
 بیان کیا جاتا ہے کہ کیکاؤس نے
 ہندوستان کے شہر کشمیر کی بنیاد ڈالی
 تھی، اور اس کے بیٹے سیا و خن نے اس
 کی زندگی ہی میں سندھ کے شہر مہرجان
 کو آباد کیا تھا،

اور بہرام اس سے (عراق آنے سے)
 پہلے ہندوستان میں آئے ہوئے ہیں کہ آیا تھا
 تاکہ یہاں کے حالات اور واقعات سے

اور اس کی زندگی کی وجہ سے جیتے ہیں،

غرض ہندوؤں کے ایسے عجیب آقا

ہیں جن کو سن کر دل لرز جاتا ہے، وہ

اپنے کو ایسی ایسی اذیتیں دیتے ہیں

کہ ان کے ذکر سے جسم کو تحلیل محسوس

ہوتی ہے، اور روگئے ماکھڑے ہو جاتے

ہیں، اس قسم کے بہت سے واقعات ہم

اپنی کتاب اخبار الزمان میں نقل کر چکے

ہیں، اس لئے یہاں ان کو قلم انداز کر کے

ہندوستان کے راجہ کا واقعہ اس کے عجیب

جانے اور سرانیوں کی سلطنت کا قصہ

کرنے کا ذکر کرتے ہیں، اس ہندوستانی

راجہ کا نام زنبیل تھا، اور جو راجہ بھی

اس علاقہ میں راجہ کرتا ہے، اسے تنہا

یعنی شہنشاہ میں بھی اسی نام سے

موسوم کیا جاتا ہے، اس راجہ اور

سرانیوں کے درمیان بڑی سخت

جنگیں تقریباً ایک سال تک بہا رہیں

بالآخر سریانی بادشاہ مارا گیا،

والہند اخبار عجیبۃ تجزئع

من سماعھا النفوس واذاع من

الاکلام والمقاتل تالو عند

ذکرھا الاکلبان وتقشعر منها

الابشاس وقد ابتاع علی کثیر

من جمیع اخبارھو فی کتابنا اجا

النرمان فلنرجع الان الی خبر

الہند ومصیرہ الی بلاد مجت

وقصدہ مملکۃ السریانین و

تعدل عما احتدینا من اخبار

الہند وکان هذا المملک من

ملوک الہند یقال لہ زنبیل و

کل ملک یمک هذا البلد من

ارض الہند یمیی بہذا الاسم

الی وقتنا هذا وھو سنۃ

انکتین وثلاثین وثلثمایۃ وکانت

بین ملک الہند والسریانین

حروب عظام غزو من سنۃ

سفید ہوتے ہیں، اور وہ پان نہیں کھاتا
جب آگ سے اپنے کو تکلیف پہنچانے والا
شخص بازاروں میں گشت کرتے ہوئے
آگ کے پاس پہنچتا تو اُسے اُس کی
ذرا بھی پروا نہیں ہوتی، نہ اس کی چال
میں کسی قسم کا فرق آتا ہے، اور نہ
قدم اٹھانے میں کسی خوف کا اظہار
ہوتا ہے، ان میں سے بعض ایسے ہوتے

ہیں، کہ جب وہ آگ کے کنارے پر
پہنچتے ہیں جو ایک بڑے ٹیلے کی شکل
اختیار کر چکی ہوتی ہے تو وہ ہاتھ
میں خنجر لے کر اپنے سینہ میں بھونک
لیتا ہے، اور ایسے لوگ بڑے جری اور
بہادر کہلاتے ہیں،

میں ۸۴ھ میں ہندوستان کے
شہر سیویر میں جو راجہ ولجہ رائے کی مملکت
لار کا علاقہ ہے، موجود تھا، اور اس
زمانہ میں جو راجہ تھا اس کا نام جانچ
تھا، اور اس وقت تقریباً دس ہزار

فاذا طاف المعذب لنفسه
بالنّار فی الاسواق وانتھى
الى تلك النار وهو غیر مكثر
لا یتغیر فی مشیتہ ولا یحسب
فی خطوئہ غنیمۃ من اذا الشرف
على النار وقد صارت كالثلج
الغظیم تناول بیدہ خنجرًا
ویدعی الجری عندہم فیضعہ
فی لبنہ،

(رض ۸۴-۸۵)

ولقد حضرت فی بلاد صیمو
من بلاد الهند من ارض الالام
مملکۃ البامہری وذلک فی سنۃ
اربع وثلثمائة والملك یومئذ
على صیمو لاجلہم وف بجانچو

من الجائر واليمن في هذا الوقت
مضغه.....

(ص ۸۳-۸۴)

چبا رہتا ہے، پان اس ملک کی پیداوار
ہے، اس کی پتیاں نازبوکی پتیوں سے
چھوٹی جوتی ہیں، اس کو بھٹانے پر
چرنے اور سپاری کے ساتھ کھاتے ہیں
اور کھانے کا بھارا دھین و فیروں
بھی اس کے کھانے کا بڑا دروازہ ہے

جس طریقہ سے ہم نے بیان کیا
ہے، اس طریقہ سے پان اور چنا کھانے
سے سب سے نعت اور دانوں کی بڑا
مضبوط جوتی ہیں، اسے خوشبو دار چنا
ہے، خواب قسم کی ایذا پہنچانے والی
رطوبتیں داخل ہوتی ہیں، بھوک کھلتی
ہے، قوت باہ میں اضافہ ہوتا ہے
دانوں میں انار کے دانوں کے سرور
سرخ آجاتی ہے، طبیعت میں سرور و
نشاط پیدا ہوتا ہے، بدن میں توانائی
آتی ہے، منہ سے خوشبو پھوٹتی ہے
ہندوستان کے عوام اور خاص اس
شخص کو اپنہ کرتے ہیں جس کے دان

وهذا اذا مضغ على ما
ذكرنا الوهمق والنور لا شد
اللثة وقوى عموم الانسان
وطيب النكهة واذال الرطوبة
الهوائية وشهى الطعام و
بعث على البالة وجر الانسان
كاسر ما يكون من حبال الزان
واحداث في النفس طربا و
وامر بحية وقوى البدن و
ثارت من النكهة نتائج طيبة
شمرة والهند تسقيم خاصها
وعوامها من اسنانة بيضا
وتجندت من لا يمضغ ما وصفنا

اور ان کا فیل قابلِ تحسین سمجھا جاتا ہے

عنہم مما یفعلون علیٰ هذا النهر

(ص ۸۰ و ۸۱)

وہناک شجر من احدی عجائب

العالم و نوادرہ والعرائب من

نباتہ یتھیر فی الارض اغصان

مشبکہ من احسن ما یكون من

الشجر والورق فیعلو فی الجو

کا بعد ما یكون من طول النخل

تحدیحو جمیع ذلک منعکسا فی

فی الارض منہ شیئا شیئا و

یہومی فی قعرھا سفلا علی

المقدار الذی اسر تفع فی

الهواء صعدا حتی ینغیب

عن الابصار تحدیظھرا غصنا

بادیۃ علی حسب ما وصفنا

عنہ فی الاول فیدھب

صعدا ثم ینفطر منعکسا و

لا فوق بن المقدار الذی

یدھب فی الهواء و یشع فی

یہاں ایک عجیب و غریب اور دنیا

کا نام درخت تھا ہے جس کی شاخ او

پتیاں ایک کمل برگ و بار و الے درخت

کی طرح زمین کے اندر بھی ہوتی ہیں

اور فضا میں وہ کھجور کے ایسے درخت کی طرح

لبا ہوتا ہے، وہاں سے پھر نیچے کی طرف

اے مڑ جاتا ہے، اور ٹھٹھا اچھوڑا زمین کے

اندروں میں داخل ہونے لگتا ہے، اور جتنا فضا

میں اونچا ہوتا ہے، اتنی ہی گہرائی میں

نیچے بھی پھلا جاتا ہے، یہاں تک کہ

نظروں سے چھپ جاتا ہے، پھر جس طرح

ہم نے بیان کیا ہے اس کی شاخیں نمودار

ہوتی ہیں، اور شاخیں بھی

تنے کی طرح اوپر جا کر نیچے کی طرف

مڑ جاتی ہیں، اس درخت کا جس قدر حصہ

زمین کے اوپر فضا میں ہوتا ہے، او

جتنا زمین کے نیچے چھپا ہوتا ہے، تو

۱۔ تَزْهِيْدٌ اِنِّیْ هٰذَا اِلَی الْعَالِیَةِ وَرَغْبَةٌ
 ۲۔ فِی التَّنْقِیْلِ عِیْنُهُ وَذَلِكُ الْتَهْمُ
 ۳۔ یَقْصِدُ وَنَ مَوْضِعًا فِی اَعَالِی
 ۴۔ هٰذَا الْاَنْهَرُ الْمَعْرُوفُ بِالْكُنْكَ
 ۵۔ وَهٰذَا لِكُتُبِ الْجِبَالِ عَالِبَةٌ وَاشْجَارُ
 ۶۔ اَعْدَادِیَّةٌ وَسِرْجَالُ جِلْسُ حُدَاثُ
 ۷۔ وَسِیَوَاتُ مِنْصُوبَةٌ عَلٰی تِلْكَ
 ۸۔ الْاَشْجَارِ وَقَطْعُ مِنَ الْحَشَبِ
 ۹۔ فَمَا یَتَهَمُ الْهِنْدُ مِنَ الْمَمَالِكِ
 ۱۰۔ النَّائِیَةِ وَالْبِلْدَانِ الْقَاصِیَةِ
 ۱۱۔ فِیْسَمِعُونَ كَلَامًا وَاُولَئِكَ الرِّجَالُ
 ۱۲۔ الْمُرْتَبِنُ عَلٰی هٰذَا الْاَنْهَرُ یَقُولُوْ
 ۱۳۔ مِنْ تَزْهِيْدٍ هُمْ فِی هٰذَا الْعَالِیِ
 ۱۴۔ وَالتَّرَغِیْبِ فِی سِوَاہِ فِیْطَرَحُونَ
 ۱۵۔ اَنْفُسَهُمْ مِنْ اَعَالِی تِلْكَ الْجِبَالِ
 ۱۶۔ الْعَالِیَةِ عَلٰی تِلْكَ الْاَشْجَارِ الْعَادِیَةِ
 ۱۷۔ وَالْحَدِثِ اِنَّ الْاِنْصِیْبَةَ فِیْطَرَحُوْ
 ۱۸۔ قَطْعًا وِیْجِیوْنَ اِلٰی هٰذَا لَیْھِمْ
 ۱۹۔ اَجْزَاءٌ وَاَمَّا ذٰلِكَ نَاہِ فَوْضِلُوْ

۱۔ کو تکلیفیں پہنچاتے ہیں اور اس دنیا سے
 ۲۔ علیحدگی اور اس سے نکل جانے کے شوق
 ۳۔ و رغبت کی بناء پر اس دریا میں اپنے
 ۴۔ آپ کو غرق کر دیتے ہیں اس مقصد
 ۵۔ کے حصول کے لئے وہ اس دریا کے بالائی
 ۶۔ حصہ میں جاتے ہیں جو گنگا کہلاتا ہے
 ۷۔ یہاں اونچے اونچے پہاڑ اور خار دار
 ۸۔ جھاڑیاں ہیں، اور کچھ لوگ بیٹھے ہوئے
 ۹۔ ہیں، اور لوہا ٹکڑیاں اور لکڑی کے
 ۱۰۔ ٹکڑے درختوں پر نصب رہتے ہیں،
 ۱۱۔ ہندو دودھ و روز مقامات اور علاقوں
 ۱۲۔ سے یہاں آتے ہیں، اور دریا کے کنارے
 ۱۳۔ مامور دشمن لوگوں کی باتیں، ترک دنیا
 ۱۴۔ کا اپیش و دوسری دنیا کی ترغیب کا
 ۱۵۔ سنتے ہیں اور اسکے حصول کے لئے ان
 ۱۶۔ پہاڑوں کے اونچے حصوں پر چڑھ کر ان
 ۱۷۔ خار دار جھاڑیوں، اور گڑے ہوئے
 ۱۸۔ لوہوں پر کود پڑتے ہیں، اور ان کا
 ۱۹۔ جسم پائش پاش ہو کر دریا میں بہ جاتا ہے

اور سیرگاہیں ہیں، اس کو بسا کا دریا
 بھی کہا جاتا ہے، اس میں منہ سحر بھی
 ہوئی کشتیاں یہاں سے خراسان غیر
 کو بھی جاتی ہیں یہ ریگستانی ملک ہے
 اور یہاں تیز ہوائیں چلتی رہتی ہیں اُن
 اُن کے زور سے پن چکیاں چلتی ہیں اُن
 کے زریہ کنوؤں سے پانی نکلتا ہے جس
 سے باغوں کی آبپاشی ہوتی ہے،...

متنزهاتهم في هذا الوقت وهو
 سنة اثنين وثلاثين وثلاثمائة
 يعرف بنهر بسطيجر في السفن
 من هناك الى حجتان فيهما
 الاقوات وغير ذلك وهو بلد
 الرياح والرياح والبلد المسمى
 بان الريج تدري فيه الالهة و
 يخرج الماء من الآبار فتسقى

الجنان، (ص ۸، ۹)

وقد تنوع في مبدأ هذا

النهر المعروف بالهضر مند

فمن الناس من رأى ان

من عيون بحال السند الهند

ومنهم من رأى ان مبدأ

من مبدأ نهر اللنگ وهو

نهر الهند ويهر بکثیر من جبال

السند وهو نهر حاد الانصباب

والجریان عليه تعذب اکثر اهل

الهند انفسها بالحدید تغرقها

دریا ہے ہر مند کے منبع کے بارہ میں
 اختلاف ہے، بعض لوگوں کا خیال
 ہے، کہ وہ ہندوستان اور سندھ کے
 پہاڑی چشموں سے نکلتا ہے، اور بعض
 لوگوں کے نزدیک اس کا اور دریا ہے
 گنگا کا مخرج ایک ہی ہے، اور گنگا
 ہندوستان کا دریا ہے، جو سندھ کے
 اکثر پہاڑی علاقوں سے گزرتا، اور
 نہایت تیزی سے بہتا ہے، اکثر ہند
 اس کے کنارے لوہے سے اپنے جسم

فلما استقامت له الاحوال
وانتظر له الملك بلغ بعض
ملوك الهند ما القوم عليه من
القوة والشدة والعامرة و
انهم عجا ولون الممالك وقد
كان هذا الملك الهندي
غلب على ما حوله من ممالك
الهند وانفاذت الى سلطانه
ودخلت في احكامه وقيل ان
ملكه كان مهمالي بلاد السند
الهند فسام نحو بلاد بسطو
غزنین ولس وبلاد الداد
على النهر المعروف بالهمند
وهو نهر بلاد سبستان ينسحق
جریانہ علی ادراج فراغت منها
وهذا النهر عليه ضياع اهل
سبستان وجا تھو وغلھو

دسریانی بادشاہ اہرمیوں کے ہمالا
اور سلطنت کے انتظامات جب درست
ہو گئے، تو ایک ہندوستانی راجہ کو
اس کی قوت، شوکت، عظمت، آبادی
اور دوسرے ملکوں پر اس کے حملہ کی
اطلاع ملی، یہ بھی اپنے آس پاس کے
تھا، اس کے آس پاس کے تمام ہندوستانی
علاقے اس کے زیرِ اقتدار اور تابع قرار
تھے، بیان کیا جاتا ہے کہ اس کا ملک
سندھ اور ہندوستان کے قریب تھا،
اس نے بسطو، غزنین، لیس اور دریا
ہرمند کے ساحلی علاقے دھاراکا رخ
کیا، ہرمند ملک سبستان کا دریا ہے
جو اس سے ہم فرسخ کے فاصلہ پر ختم ہوتا
ہے، اس دریا کے کنارے موجود نہ
یعنی ۳۳۲ میں سبستان کے باشندوں
کی آبادیاں، ان کے باغات، ٹھکان

۱۔ یہ غالباً سبست ہے جس پر پہلے نوٹ تحریر کیا جا چکا ہے،
۲۔ یعنی دریا ہے جس پر نوٹ گزر چکا ہے، (ض)

جلد دوم

یہ قون موتا شعور و دراجہ
والآلة والملیة واذامات حل
احرق معہ امرأته وھی فی
الحیات وان ماتت المرأة لہ
یہرق الرجل وان مات منہ
عرب زوج بعد وفاتہ والنساء
یرغبن فی شریق النفسون الذخون
عند النفسوما الجنة وھذا
فعل من افعال الہند علی حسب
ما ذکرنا انظرا ان الیہند لیس
من شأنہما ان یحرق المراتھ مع
زوجھما الا ان ترمی المرأة ذلک
(ص ۱۰۹)

معتقد الیہ اور ویسی اپنے مردوں کے ساتھ
نوشیدیں آلات اور زیورات کو بھی جلا
دیتے ہیں اور جب کوئی آدمی مرتا ہے تو
اس کے ساتھ اس کی زندہ بیوی بھی
جلا ڈالی جاتی تھی، لیکن عورت کے مرنے
پر شوہر نہیں جلا یا جاتا تھا، اور اگر کنوارا
مرتا تھا تو مرنے کے بعد اس کی شادی
کر دی جاتی تھی، اور عورتیں خود شوق
ورغبت سے اپنے کو جلا دینے کے لئے
تیار رہتی تھیں، کیونکہ وہ سمجھتی تھیں کہ اپنے
شوہروں کے ساتھ جلنے کے باعث وہ
وہ جنت میں داخل ہو جائیں گی، اور یہاں
ابھی بیان کیا گیا یہی طریقہ ہندوؤں
میں بھی تھا، مگر ان کے یہاں شوہروں
کے ساتھ سستی ہو جانے کی رسم ضروری
نہیں تھی، لیکن اگر خود عورت چاہتی

الضراطیہ ذواستشہدین ہذا الخیر
 فی صحیحہ ما حکاہ عن البصیر
 باستفاضۃ القول فی ذلک فی
 کثیر من النایس عنہ حتی ذکر
 ذلک عنہ حتی فی السیر
 الاختیار والنوادر والاشیاء
 فمن ذلک ما ذکرہ ابان

زیادہ محبوب بھی جاتی ہے ہذاوی نے
 اس حکایت کی صحت کی دلیل بیان
 کی کہ یہ واقعات اکثر لوگوں میں مشہور
 و معروف ہیں یہاں تک کہ سیر واقعات
 و نامات اور اشعار وغیرہ ایک میں لگا
 ذکر ہے اچانچہ ابان بن عبد الحمید نے اپنے
 ایک قصیدہ میں بھی ان کا ذکر کیا ہے

من ملوکھما تھمد لا یرون حبیب
 الدیم فی اجوافھم لا تھد داء
 یردی ولا یحشون من اظہا
 فی سائر احوالھم وکذا لک فعل
 حکمائھم ورا یھد ان حبسھم داء
 یوذی وادسالیھا شفاء یجی
 وان ذلک العلاج الاکبر
 وان فیدر احة لصاحب
 القول لھ الموصوف وداء للسقیم
 المطحول فیسی یجسون ضرة
 ولا یحصرون فسوة ولا یرون
 ذلک عیبا،

(ص ۳۹۰ - ۳۹۱)

والھند المتقد مون فی
 صنعة الطب ولھم فیہ
 اللطافة والحدق و ذکر
 ہذا المنبر عن الھند ان
 السعال عند ھوا قبل من

بیان کیا جاتا ہے کہ وہ لوگ پیٹ میں
 ریاح روکنے کو مناسب نہیں سمجھتے کیونکہ
 اس سے سخت امراض کے پیدا ہونے کا
 خطرہ رہتا ہے، اس لئے وہ کسی حالت
 میں بھی صدر در ریاح میں شرم و جھجک
 نہیں محسوس کرتے، اور یہی ان کے حکماً
 اور پیٹ توں کا طریقہ ہے اور ان کا
 خیال ہے کہ ریاح کو روکنا مضر ہے
 اس کو خارج کر دینے میں شفاء، اور
 نجات ہے، اور یہی سبب بڑی دوا ہے
 اور قوی تلخ ملی اور پھیپھڑے کے مریضوں
 کو اس سے آرام ملتا ہے، اس لئے وہ
 ریاح کو روکنا پسند نہیں کرتے،
 اس کا خارج کرنا عیب نہیں سمجھتے
 اور ہندوستان کے لوگ فن طب
 میں بہت آگے بڑھے ہوئے ہیں، اور اس
 فن میں ان کو بڑی ہمارت اور کمال
 حاصل ہے، اسی راوی کا بیان ہے کہ کھانسی
 کی آواز ان کے یہاں ریاح کی آواز سے

حکایت کہاں سے معلوم ہو گئی، ان سے
کسی نے اسے بیان کیا ہے، یا کسی کتاب
سے انھوں نے نقل کیا ہے،

عنه ويخبروني ان حمله وفصاله
كالبقرة والجواميس ولست ادري
كيف وقعت هذه الحكاية للجحفة
امن كتاب نقلها او يخبر اخبره

عنہا بہا، (ص ۲۸۸، ۲۸۹)

ولرحمی فی ملکہ بروجر ویلی
ملکہ ملک لا بحر لہ یقال لہ ملک
الکامن واهل مملکتہ بیض خرموا
الاذان لہم فیلۃ وابل وخیول
وحسن وجمال للرجال والنسا
(ص ۳۸۸)

رحمی کی سلطنت میں خشکی و زری دونوں
قسم کے علاقے ہیں، مگر اس سے قریب
ایک ایک جز جس کو کامن کہا جاتا ہے،
اس میں کوئی مند و نہیں، مگر اس کے
باشندے گورے اور اس کے کان چھپے
ہوتے ہیں، اُن کے یہاں اتنی اذنت
اور گھوڑے وغیرہ ہوتے ہیں اور مرد و
عورت دونوں خوبصورت ہوتے ہیں،

ہندوستان، چین وغیرہ جن قوموں
کا ہم نے تذکرہ کیا ہے، اُن کے کھانے
پینے اور شادی بیاہ، لباس، عیاج
اور کھانے یعنی داغ کے ذریعہ دوا کے
خاص طریقے اور اصول ہیں، اُن کے
بادشاہوں کی ایک جماعت کے متعلق

ولمن ذکرنا من الهند و
الصین وغیرہم من الامم
اخلاق وشیعہ فی الماکل و
المشراب والمناکم والملاہب
والعلاج والادویۃ بالکی بالناد
وغیرہ وقد ذکر عن جماعۃ

ان سینگوں میں جو قدرتی تصویر ہوتی ہو
اس کی پسندیدگی میں سیاہ تحریر سی معلوم
ہوتی ہے اور یہ خصوصیت یعنی سینگوں
میں تصویر رسم کی کے علاوہ کسی اور جگہ کے
گینڈوں میں نہیں پائی جاتی

باخفا کا خیال ہے کہ گینڈا اپنی آل
کے پیٹ میں سات سال تک رہتا ہے
اور پیٹ سے نر نکال کر چرتا بھی ہے اور
پھر پیٹ کے اندر چلا جاتا ہے یہ اس نے
کتاب الحیوان میں بطور حکایت اور تعجب
کے بیان کیا ہے یہ ایک عجیب و غریب
بات تھی اس لئے میں نے میراث عثمان
کے لوگوں سے جو ان ملکوں میں جاتے ہیں
اور ہندوستان میں جن تاجروں کو میں
نے دیکھا تھا اس کے متعلق پوچھا تو وہ
لوگ بہت متعجب ہوئے اور بتایا کہ
گینڈا محایوں اور بھینسوں کی طرح
بچہ دیتا ہے معلوم نہیں باخفا کو کیا

دو جہہ تلک الصور ملتقہ بسود
فی بیاض و مر تھا یوجد فی قرونہا
بیاض فی سواد و لیس فی کل بدن
یوجد فی قرن انشان ما ذکرنا
من الصور (ص ۳۰۶ و ۳۰۷)
و قد زعموا لجاخفا ان الکوکب
یصل فی بطن امه سبع سنین و
انہ یخرج مراسه من فوج امه
فیوعی ثدیہن خل مراسه ف
بطنہما و هذا القول اور دہ
فی کتاب الحیوان علی طریقة
الحکایة و التعجب فیعتنی
هذا الوصف علی مسئلة من
تویر تلک الدیامر من اهل
سیراف و عمان و من رایت
بارض الہند من التجار فکل
یتعجب من قولی اذا اخبرتہ
بما عندی من هذا و سألتہ

کہ باخفا کی مشہور اور اہم کتاب کا نام ہے

الهند الا انه في مملكة سرهي اکثر
 وقرونه اصغى واحسن وذلك
 ان قرينه ابيض في وسطه صورت
 سوداء وفي ذلک البياض اما
 صورت انسان او صورت
 طاووس بتخطيطه وشكله
 او صورت سمكة او صورت
 في نفسه او صورت نوع من
 الحيوان مما يوجد في تلك الاديان
 فيستري هذا القرآن ويحذ
 منه المناطق بالسوم على صورت
 الحلية من الذهب والفضة
 فتلبسه ملوك الصين خواصها
 فتنافس في لبسها وتبالغ في
 اثامها فيبلغ ثمن المنطقه الفی
 دینا سالی اسر بعته الا ان فيها
 محاق الذهب وذلك في نعت
 الحما والا تقان ورمای تمح
 با نواع من الجواهر بقضبان الذهب

مگر یہی کی سلطنت میں زیادہ ہوتا ہے
 اور وہاں کے گینڈوں کی سنگیں زیادہ
 چمکی چمکی اور خوبصورت ہوتی ہیں
 سنگ کارنگ سفید ہوتا ہے اس
 کے پنج میں ایک سیاہ تصویر معلوم
 ہوتی ہے جو آدمی یا مور یا بھلی یا
 خود گینڈے یا کسی اور جانور کی شکل
 ہوتی ہے جو ان علاقوں میں پائے
 جاتے ہیں لوگ ان سنگوں کو خرید
 کر سونے پاندی کے زیورات کی طرح
 اس کے پٹے بناتے ہیں جن کو چین کے
 بادشاہ اور عمامہ استعمال کرتے ہیں
 اور ان میں باہم مقابلہ ہوتا ہے اور ایک
 دوسرے سے بڑھ چڑھ کر تمیں لگاتے
 ہیں حتیٰ کہ بعض اوقات ایک پٹے کی
 قیمت دو ہزار سے چار ہزار تک پہنچ
 جاتی ہے یہ بڑا خوبصورت اور مضبوط
 ہوتا ہے اور کبھی کبھی اس کو سونے
 جو اسرات سے مرصع بھی کرتے ہیں

بسمیہ عوام الناس بالکرکن له
فی مقد حبصه قون واحد
وهودون الفیل فی الخلقه و
اکبر من الجاموس الی السواد
وهو محبتر کما تجتر البقر و غیرها
مما یجتر من الحيوان والفیله
تهرب منه وليس فی انواع
الحيوان والله اعلموا شد منه
وذلك ان اکثر عظامه ضم
لا مفصل فی قوائمه لا یدرک و
لا یناه و انما یكون بین الشجر
والاجار لیستند الیه عند نومہ
والهند تاكل من لحمه و کذلک
من فی بلادهم من المسلمین
لانه نوع من البقر والجوامیس
من ارض الهند والسند،

(ص ۳۸۵ و ۳۸۶)

وهذا النوع من الحيوان
وهو الشان یكون فی اکثر غابات

پیشانی پر آگے ایک سینک ہوتا ہے
یہ جانور ہاتھی سے چھوٹا مگر بھینسوں
سے بڑا اور سیاہ ہوتا ہے، بلیوں اور
دوسرے جنگلی کرنے والے جانوروں
کی طرح جنگلی کرتا ہے، ہاتھی اسے
دیکھ کر بھاگتا ہے، اس سے زیادہ
طاقتور کوئی جانور نہیں ہوتا، واللہ
اعلم کیونکہ اس کی اکثر ہڈیاں بڑی
مضبوط اور ملی ہوئی ہوتی ہیں اس کی ٹانگوں
میں کوئی جوڑ نہیں ہوتا، اس لئے وہ نہ
اُن کو موڑ کر بیٹھ سکتا ہے اور نہ سوسکتا،
بلکہ سوستے وقت درختوں اور چھاٹیوں
کی ٹیک لگا لیتا ہے، ہندوستانی
بلکہ اس ملک کے مسلمان بھی اس کا گوشت
کھاتے ہیں، کیونکہ وہ گایوں اور بھینسوں
کی قسم کا ایک جانور ہے، (اس لئے
حلال ہے)

یہ جانور عموماً ہندوستان کی اکثر

چھاٹیوں اور جنگلات میں ہوتا ہے

کرادیس کل کسر دوس
 عَشْرُونَ الفارسية وجوه کل
 وجه من الکرادیس خمسة آلاف
 و مملکت سرھی تعاملہد بالودع و
 هو مال البلاد و فی بلاد العود
 والذهب والفضة والثياب
 ليست لغیرہ دقة ورقلة و
 من بلاد یحمل الشعر الموصوف
 بالصمغ الذی یقطن منه الملبس
 بنصب العاج والفضة الذی
 یقوم به الخدم علی رؤس
 الملوک فی مجالسها،

(ص ۳۸۵)

ذکر کیا ہے، وہ دستوں کی صورت میں
 ہوتی ہیں ہر دستہ میں ۲۰ ہزار فوجیں
 ہوتی ہیں، اور ہر سمت میں ان کے چار
 حصے ہوتے ہیں، اور ہر حصہ کی تعداد
 ۵ ہزار ہوتی ہے، اور یہی کی سلطنت میں
 کوراپون سے لین دین ہوتا ہے یہی اس
 سلطنت کا سکہ ہے، اس شہر میں عود،
 سونا، چاندی، اور نہایت باریک کپڑے
 ہوتے ہیں، اس سے زیادہ علامہ اور
 باریک کپڑے اور کپڑے نہیں ہوتے، اسی
 ملک سے وہ خاص مال باہر جاتا ہے جو
 ضمہ کہلاتا ہے، جس کو ہاتھی کے دانت
 اور چاندی میں لگا کر چوڑی بنائی جاتی
 ہے، جس کو خادم مجلسوں اور درباروں
 میں راجاؤں کے سروں کی جانب سے
 کھڑے دیتے ہیں،

اسی ملک میں وہ مشہور چاندی بھی
 ہوتا ہے، جسے عوام گنیڈا کہتے ہیں اسکی

و فی بلاد الحیدون المعروف
 بالنبشان المعلم و هو الذی

و فی نسخة بالصمغ الذی یقطن

و ملکہ متاخو لملکہ
 و رہی یخادب البلم ایضاً من
 احد جہات ملکتہ و ہوا کثر
 جیوشا منہ و فیلہ و خیلہ من
 البلمری و من ملک الجزیر و
 من ملک لطائف و اذا خرج فی
 حروبہ فرسہ ان یکون فی
 خمسين الف فیل و لا یکون حذر
 الا فی الشتاء لقلۃ صید الفیل
 علی العطش و قلۃ لبشما
 و المکثر من الناس یغلو فی
 القول فی کثرتہ جنودہ فیزعجون
 ان عدد القمارین و الغنائین
 فی عسکرہ من عشرۃ الالف الی
 الخمسة عشر الفاً

(ص ۳۸۴)

و حرب من ذکرنا من الملوک

ناموں سے زیادہ مشہور اور عام ہے اس
 راجہ سے بھی راجہ گجرات جنگ کرتا ہے
 دونوں سلطنتوں کی سرحدیں ملی جلی
 ہیں اور رہتی دلچہ واسے سے بھی اپنی
 ایک سرحد کی سمت سے لڑتا ہے اس
 کی فوجیں ہاتھی اور گھوڑے و بھدرا
 گجرات اور دکن کے راجاؤں سے یا
 ہیں۔ اس کا دستور ہے کہ وہ جنگ میں
 ۵۰ ہزار ہاتھی لے کر نکلتا ہے اور دوسرے
 مہینے موسم سرما ہی میں لڑتا ہے کیونکہ
 ہاتھی پیاس کی شدت کی تاب نہیں
 لاسکتے اور تھوڑی ہی دیر کے بعد بھاگ
 کھڑے ہوتے ہیں اور مبالغہ کرنے
 واسے اس کی فوجوں کی کثرت کو بہت
 زیادہ مبالغہ سے بیان کرتے ہیں اور
 کہتے ہیں کہ اس کی فوج میں کپڑا دھو
 والے دھو بیوں کی تعداد دس ہزار
 ہزار کے درمیان ہے

جن راجاؤں کی لڑائیوں کا ہم نے

چاندی کی کانیں ہیں، اور لیں دیں
اور خرید و فروخت بھی اسی کو ہوتی ہے
اس راجہ کے قریب ہی دکن کا

راجہ ہے جو قرب و جوار کے راجاؤں
سے معاہدہ کر دیا رکھتا ہے اور مسلمانوں
کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آتا
ہے، اس کے پاس عام بادشاہوں کی
طرح فوجیں بھی زیادہ نہیں ہیں،

ہندوستان میں کہیں یہاں سے زیادہ
خوبصورت حسین اور گرمی عورتیں نہیں ہوتیں

وہ لطف خلوت کے لئے مشہور ہیں
اور علم و ادب کی کتابوں میں ان کا تذکرہ

ہے، سمندر کا سفر کرنے والوں میں
ان کی خریداری کے لئے بڑا مقابلہ ہوتا ہے
ان عورتوں کو طائفیات (دکن کی
عورتیں) کہا جاتا ہے،

اس کے بعد رومی واقع ہوا،
کی سلطنت پڑتی ہے، اور اس ملک
کے راجاؤں کا لقب ہے جو ان کے

ثعلبی ہذا الملک ملک

الطائف مواعظ لمن حوله من

الملوک مکروہ للمسلمین ولینیت

جیوشہ کجیوش من ذکرنا من

الملوک و لیس فی نساء العند

احسن من نساء ہمدول اکثر

منہا جماعہ و بیاضادھن مصوفا

الخلوات مذکورات

فی کتب الباہ و اھل البھریات

فی شہر ائیر و عرفہ بالطائفیات

(ص ۲۸۳ - ۲۸۴)

ثعلبی ہذا الملک مملکت تھری

ہذا سیمہ لملوک ہمدول اکثر

من اسمائہم و یقاتلہ الجہانم

سکتے، بدعتا یخ مملکتھم

(ص ۳۸۲ و ۳۸۳)

یہاں ملاحظہ یہ سکون کا رواج ہے،

اس کے ایک درہم کا وزن اڑھ درہم

کے برابر ہوتا ہے، یہ سکے ابتدا سے

سلطنت سے رائج ہیں،

اور خجی ہا تھیون کی تعداد تو بیشمار

ہے، اس کے ملک کا نام گم بھی ہے گجرات

کا راجہ اس سلطنت کی ایک سمت سے

اہل گم سے لڑائی کرتا ہے، اس کے

پاس گھوڑوں، اونٹوں اور فوجوں

کی بڑی تعداد ہے، اس کا خیال ہو

کہ اقلیم چہارم کے ملک بابل کے بادشاہ

کے سوا دنیا کا اور کوئی بادشاہ بھی

اس سے بڑا نہیں ہے، یہ راجہ بڑی نحو

اور شوکت و دہدہ کا ہے، اور مسلمانوں

کا سخت دشمن ہے، اس کے پاس ہتھی

بہت زیادہ ہیں،

.....

..... اس ملک میں سونے

وفیلة الحبشة لا تحصى کثرت و تدعی

بلادہ ایضاً بلاد الکمر و فحار^{سہ} بہم

ملک الجزیر من احدی جہات

مملکتہ و هو ملک کثیر الخیول و

الابل و الجنود و یزعمانہ لیس

فی ملک العالم اجل منه الا

صاحب اقلیم بابل و هو الاقلیم

الرابع و ذلک ان ہذا الملک

ذو شوخت و صلوة علی سائر

الملوک و هو مع ذلک مخض

للمسلمین و لہو کثیر الفضیلة

..... فی ارضہ معادن الذهب

والفضة و مبارکاتہم بہما،

(ص ۳۸۳)

لہ فی النسخة الاخری بلاد السکنکر و لعلہا بلاد الکمر

اخبار الزمان وذكرنا المنخفض
من الارض وما ارتفع ،

(ص ۳۸۱ - ۳۸۲)

وليس في ملوك السند الهند
من يعز المسلمين في ملكه مثل
البلجهي فالاسلام في ملكه
مصون ولهم مساجد مبنية
وجوامع معمورة للصلوات
الجنس ويملك الملك منهم
الامر بعين سنة والخمسين
فصاعدوا اهل مملكة يرمون
انه انما طالت اعمار ملوكهم
لسنة العدل واکرام المسلمين
وهو ملك يرمون الجنود من
بليت باله كفضل المسلمين
بجنودهم ولهم دراهم
طاھریه وزن الدرهم
منها وزن درهم ونصف

سندھ اور ہندوستان کے راجاؤں
میں راجہ بھرا کی طرح مسلمانوں کو اڈ
کسی کی حکومت میں عزت حاصل نہیں
ہے اسلام اس راجہ کی سلطنت میں محفوظ
اور معزز ہے، اس کے ملک میں مسلمانوں
کی نماز پنجگانہ کی مسجدیں اور جامع مسجد
ہیں، جو آباد ہیں، یہاں کے راجہ پچاس
چالیس اور پچاس پچاس سال بلکہ اس
سے بھی زیادہ مدت تک راج کرتے ہیں
اس سلطنت کے باشندوں کا خیال
ہے کہ ان کی عمریں عدل وانصاف
اور مسلمانوں کی عزت و توقیر کرنے کی
وجہ سے لمبی ہوتی ہیں، اس راجہ کے
یہاں فوجوں کو شاہی خزانہ سے مسلمانوں
کے بہت المال کی طرح تنخواہ ملتی ہے،

لے وفي نسخة طاھریه وهو الصواب ، (ض)

یہی اس کے اطراف و جوانب کی زبان
 ہے، مگر ثقیل ہے، ساحل یعنی چمید
 سو پارہ اور قناتہ وغیرہ ساحل شہر
 کی زبان لارمی ہے، ان کا شہر جیسا
 اس کتاب میں پہلے ذکر ہوا ہے، بحر
 لارمی کی جانب جس کے کنارے
 لوگ آباد ہیں، جنوب ہے،

اس ساحل کے بعض بڑے دریا
 دریاؤں کے برعکس جنوب سے بہتے ہیں
 دینائیں مرن دریا، نیل اور سندھ ہی
 جنوب سے شمال کی طرف بہتے ہیں ان
 کے علاوہ تمام دریا شمال سے جنوب
 بہتے ہیں، ہم اپنی کتاب اخبار الزمان
 میں اس کے اسباب اور اس سے متعلق
 لوگوں کے اقوال اور شبہی اور بالائی
 زمینوں کا حال تحریر کر چکے ہیں۔

مثل سیمور و سو بارہ و تانہ
 و غیر ذلک من مدن الساحل
 لاریہ و بلد تھمد مضافہ
 الی البحر الی می ہمد علیہ و هو
 لارمی و قد تقدم ذکرہ
 فیما سلف من هذا الكتاب
 (ص ۳۸۱)

دلیون الساحل انیفا
 عظیمة تجری من الجنوب
 بالصند من انہار العالم
 و لیس فی انہار العالم یا تجری
 من الجنوب الی الشمال لاینل
 مصر و مہران السند و لیس
 من الانہار و ما عدل ذلک
 من انہار العالم تجری من
 الشمال الی الجنوب و قد ذکرنا
 وجہ العلة فی ذلک و اما
 الناس فی هذا المعنی فی کتابنا

وَلِلْفِيلَةِ اَحْبَادٍ عَجِيَّةٍ لِّلْحَرَمِيَّةِ
 مِنْهَا وَالْعَمَالَةُ مِنْهَا مَا لَا تُحَادِبُ
 فَتَحْرُ الْعَجَلُ وَتَحِلُّ عَلَيْهَا الْاَلْفَا
 وَتَسْتَعْمَلُ فِي دَرَا سِ الْاَلْمَرُزُ
 غَيْرُهُ مِنْ الْاَلْقَوَاتِ كَدَرُوسِ
 الْبَقَرِ فِي الْبَيْدِ سِ وَسَنَدُ كَدِ
 فَيَا يَرُدُّ مِنْ هَذَا الْكِتَابِ فِي
 اَخْبَارِ الزُّنُجِ الْفِيلَةِ وَكُونِهَا
 فِي بِلَادِهَا اَذَلِيسِ فِي مَاسِثِ
 الْمَمَالِكِ اَكْثَرُ مِنْهَا فِي بِلَادِ
 الزُّنُجِ وَهِيَ وَحْشِيَّةٌ هُنَا كِ
 كَلِمَاتُ فَيْضِهَا جَمَلُ مِنْ اَخْبَارِ
 مَلُوكِ السَّنَدِ وَالرَّيْمِندِ،

(ص ۳۸۰ و ۳۸۱)

وَلُغَةُ السَّنَدِ خِلَافُ

لُغَةُ الْهِنْدِ وَالسَّنَدُ مَا يَلِي الْاِسْلَامَ
 ثُمَّ الْهِنْدُ وَلُغَةُ الْمَانِيكِيَرُو
 دَارُ مَمْلَكَةِ الْبَاهَرِي كِيَرِيَّةٌ مَنَافَةُ
 اِلَى الصَّنِيعِ وَهِيَ كَرِيحُ وَانْتِجَةُ سَا

ہاتھیوں کی کئی قسمیں ہیں، بعض جنگی
 ہوتے ہیں، اور لڑائی کے کام میں آتے
 ہیں، بعض کھیتی اور بار برداری کے
 کام میں آتے ہیں، اور گاڑی کھینچنے
 ہیں، اور ان پر بوجھ لاداجاتا ہے،
 اور ہلیوں کی طرح دھان اور دوسرے
 غلہ دانے کے کام میں آتے ہیں، آگے
 چل کر جب ہم جشیوں کے حالات
 بیان کریں گے، تو ہاتھیوں کا فریضہ
 ذکر کریں گے، کیونکہ وہاں سے پانچ
 کسی ملک میں ہاتھی نہیں پائے جاتے
 مگر وہ سب جشی اور جنگی ہوتے ہیں
 (سندھائے نہیں ہوتے) یہ سندھ (۱)
 سندھ کے بادشاہوں کا مختصر تذکرہ تھا
 سندھ کی زبان ہندوستان سے
 مختلف ہے، اور سندھ اسلامی عمارتوں
 سے قریب تر ہے، اس کے بعد ہندوستان
 پڑتا ہے، مگر بعضی دیکھ راسے کی
 سلطنت کے پایہ تختیت کی بولی کھڑی

الى بلاد الملتان بعد الثلثة
 والملك بها ابو الدهاب المنبه
 بن اسد القرشي الاساحي و
 كن لك كان دخولي الى بلاد
 المنصورة في هذا الوقت و
 والملك عليها ابو المنذر بن
 بن عبد الله وراثيت بها
 وزيره سباحا وابنيه حمدا و
 عليا وراثيت بها سراجا من
 العرب سيدا من ساداتها
 و ملکا من ملوكها وهو الملقب
 بجمرة وبها خلق من ولد علي
 بن ابي طالب رضي الله عنه
 ثور من ولد عمر بن علي وولد
 محمد بن علي،

(ص ۳۶۶ و ۳۶۷)

وبين ملوك المنصور والابی
 الشوارب لقاضی خواجة وصلة و نسب
 وذلك ان ملوك المنصورة الذين
 منصوره کے حکمرانوں اور قاضی
 ابو الشوارب کے گھرانے میں تعلقات
 رشتہ داری اور قرابت تھی، ہمارے نام

العن قریۃ مہا یقع علیہا الا حصا
 والعدو فید علی ما ذکرنا الصنم
 المعروت بالمولتان یقصدہ
 السند والہند من اقصی بلادہم
 بالند و من اکل اموال والخواہم
 والعود و انواع الطیب و یحج الیہ
 اکلوف من الناس و اکثر اموال
 صاحب اموالتان مہا یجمل الی
 ہذا الصنم من الاعواد الشر
 من العود القماری الخالص الذی
 یبلغ منہ المن مایتی دینار و
 اذا اختد بالخطا صافیہ کہا
 یوثر فی الشیع و غیر ذلک من
 العجائب الذی یجمل الیہ و اذا
 نزلت الملوک من الکفار علی
 الملتان و عجز المسلمون عن
 حربہم ہد دوہو بکسر ہذا
 الصنم و تعویذہ فترحل البیوت
 عنہم عند ذلک و کان دخولی

مشفق ایک لاکھ ۲۰ گاون ہیں جو شہا
 میں آسکے ہیں، اور جیسا کہ ہم نے بیان
 کیا ہے، یہیں وہ مشہور بت خانہ ہے
 جس کی یا ترا کے لئے دور دراز سے سہ
 اور ہندوستانی نذر و نیاز کا مال جواہر
 عود اور قسم قسم کی خوشبو دار چیزیں لیکر
 آتے اور ہزاروں اشخاص اس
 کی یا ترا کرتے تھے، ملتان والوں کی
 آمدنی زیادہ تر اس لکڑی سے ہوتی جو
 اس بتخانہ کے بخر کے لئے جاتی ہے،
 جس کی ایک من کی قیمت دو ہزار وینار
 ہوتی ہے یہ اس قدر نرم ہوتی ہے کہ اگر
 اس پر چمکائی جائے تو حرم کی طرح نقش
 بن جاتا ہے، اس کے علاوہ اور بہت سی
 عجیب عجیب چیزیں اس بت کے چڑھاؤ
 میں آتی ہیں جب کوئی ہندو راجہ ملتان
 پر چڑھائی کرتا اور مسلمان اس کا مقابلہ
 نہ کر پاتے تھے، تو اس بت خانہ کو توڑ
 ڈالنے کی دھمکی دیتے اس دھمکی پر ہندو

تسع مائة الف فيارب بمجيش
 الشمال صاحب الموائن ومن
 معه في ذلك الثغر من المسلمين
 ويجارب بمجيشه الجنوب اللهم
 ملك المانكيرو بالجيوثن لباقيه
 من يلقاه من كل وجه من الملوك
 ويقال ان ملكه يحيط في مقدس
 ما ذكرنا من المسافة من الله
 والقوى والصناعات معايد ركه
 الاحصاء والعدد الف الف و
 ثمانية الف قرية بين اشجار
 والنهار وجبال ومروج وهو
 قليل الفيلة من بين الملوكة
 اسما لخرابه الفيل حربية
 تقاتل وذلك ان الفيل اذا
 كان فارسا مهادسا شجاعا
 وان كان راكبا فارسا وفي
 خطوط الفيل القمل وهو نج
 من السيوف وخطومه مغشى

ساتھیوں سے لڑتا ہے، اور جنونی
 فوجوں سے ہمانگر کے راجہ دلچہ رائے
 سے جنگ کرتا ہے، اور بقیہ لشکروں
 سے دوسری سمت کے حملہ آوروں
 کا مقابلہ کرتا ہے، بیان کیا جاتا ہے
 کہ اس کی حدود سلطنت کے سرور
 قصبوں اور آبادیوں کی تعداد جو
 شمار میں آسکی ہیں، کا رقبہ آٹھ دس
 لاکھ ہے جن میں باغات انہر میں پُرا
 اور چراگا ہیں ہیں، اس راجہ کے پاس
 ہاتھی عام بادشاہوں کے مقابلہ
 میں بہت کم ہیں، اس کے ہاتھیوں کے
 ذریعہ لڑائی کا قاعدہ یہ ہے کہ دوڑ
 جنگی ہاتھی لڑتے ہیں، اگر ہاتھی متا
 تجربہ کار اور بہادر ہوتے اور اس کا
 سوار بھی شہسوار ہوتا اور ہاتھی کی
 سونڈ میں کٹار ہوتی ہے، جو تلواروں
 ہی کی قسم ہے، اور سونڈ زہ اور لوہے
 سے ڈھکی اور جسم پر گستاں سے ڈھکا

پہاڑوں سے جو بھاپل کے نام سے مشہور
ہیں نکلنا ہے اور راجپوتوں کے شہر یعنی
قندھار سے گزرتا ہے،

جو تمامادون دریا کابل اور دہلی
کے پہاڑوں سے جو سندھ کی سرحد ہے
اور بہت عرصہ میں اور غزوں اور حج اور
جنتان کے قریب علاقہ دادو وغیرہ
سے ملا ہوا ہے اور پانچوں دریاؤں
میں سے ایک دریا ملک سندھ کے علاقہ
کثیر اور اس کے پہاڑوں سے نکلنا
ہے اور کثیر ایک وسیع سلطنت ہے جو
تقریباً ساٹھ ستر ہزار بستیوں اور شہروں
پر مشتمل ہے، اس ملک میں جانے کا سفر
ایک ہی راستہ ہے، باقی پورا ملک دریا
سے بندہ اور اونچے اونچے اور محفوظ پہاڑوں
کے اندر ہے، جن کا بندہ می پر پرندوں
کے علاوہ نہ انسان پہنچ سکتے ہیں۔

والنہر الرابع یخرج من بلاد
کابل و جبالها وھی تنحو والسند
عمالی بستان و غزنین و ذہر عن
والخرج و بلاد الداد و عمالی
بلاد بستان و نھر من الخستہ
یخرج من بلاد کشمیر ہذا من
مالک السند و جبالہ ملکہ عظمتہ
یمتوی لماکھا من مدن و خیاب
علی نحو من ستین الف الف مسبین
الف لا مہیل لاحد من الناس
لبلد الا من وجہ واحد یثقل
علی جمیع ما ذکرنا من ملکہ باب
واحد لان ذلک فی جبال شام
ذات منعة لا مہیل للرجال

۱۔ بستان اور غزنین کے درمیان ایک گرم اور باقوت کے خیال میں کابل کا علاقہ ہے، درج بھی کابل کا علاقہ ہے
۲۔ دادو کے اطراف کے لوگ اسے زندہ دیکھتے ہیں، بستان اور رخ کے قریب ایک دیاست ہے جس سے متعلق بے شمار گاؤں اور
شہر ہیں،

الحکمة و ملک البلیة لان عند
الملوک الا کما سرته ان الحکمة
من الهند بدھا، شعیتو ملک
الهند فی المرتبة ملک نصین،
(ص ۳۵۰)

واصول الدطب خمسة امثا
المسک والکافور والعود والذیر
والزعفران کلها تحمل من
امراض الهند وما تبصل بها
الا الزعفران والذیر و یوجد
بامراض التریج والشح والاندس
(ص ۳۶۰)

ملک الهند البلیة، ملک
قنوج من ملک الهند بدو
هذ الاسوکل ملک بنی القنوج

وهنا مدینه یقال لهما بدو
باسم ملوک بدو ضاروت
الیدو فی حین الا مثله وھی

من اعمال الملکان ومن هذ

نمبر ہے اور وہ ملک و دانا کی اور پتھو
والا راجہ ہے کیونکہ شاہان کسری کے
نزدیک ہندوستان سے ملک ذیر
کی ابتدا ہوئی تھی پھر ہندوستان
کے راجہ کے بدھین کے راجہ کا درجہ
خوشبودن کی پانچ تیس، شک
کا فور، عود، غیر اور زعفران میں
اور یہ سب کی سب (اندس میں)
ہندوستان اور اس کے قرب و جوار
کے علاقوں سے آتی ہیں، امرت زعفران
اور غیر حبہ، شکر اور اندس میں
بھی جوتے ہیں

ہندوستان کا راجہ و پورے
ہے، قنوج کا راجہ جو سندھ کے راجہ
میں سے ہے (پودوہ) (بھوج رائے)

کھلاتا ہے، اور یہ لقب قنوج کے ہر
راجہ کا ہوتا تھا اور یہاں راجاؤں
کے نام کا ایک شہر پودوہ بھی آباد تھا

جو اس وقت اسلامی سلطنت کے تحت

السادس وهو بحر الصنف

رہا (۲۲۲ تا ۲۲۳)

اور رامنئی کے جزیرے بھی اس کے تحت

ہیں، اس کے علاوہ بہت سارے جزیرے

ہیں جن کا ذکر نہیں، اور یہ پیچھے سمندر

یعنی صنف والا ہے،

وبلاذ الهند متصل ببلاد

خراسان والهند مما يلي المنصور

والعولمان والقوافل متصلة

من الهند الى خراسان وكذا

الى الهند الى ان متصل هذه

الديار ببلاد ابستان ای

بلاد ذر ابستان وهي بلاد واسعة

تصرف مملكة فيروز بن کبک

تدیرتلوله ملک الهند وهو ملک

ہندوستان خراسان اور منصور

اور عمان کے قریب سندھ سے ملا ہوا ہے،

ان کے درمیان قافلے برابر آتے جاتے

رہتے ہیں اور اسی طرح ہندوستان بڑا

جاتے رہتے ہیں یہاں تک کہ یہ علاقے

ذرا ہستان سے مل جاتے ہیں، جو ایک

وسیع ملک اور فیروز ابن کبک کی

سلطنت کے نام سے مشہور ہے،

بابل کے بعد ہندوستان کے راجہ کا

۱۷ جزائر رامنئی تقریباً ایک ہزار آباد جزیروں کا مجموعہ ہے، ہر ایک جزیرہ کا بادشاہ ہوتا ہے اور ان

میں سونے کی کانیں اور کانور کے درخت ہیں، ۱۸ افغانستان،

۱۹ مصنف نے بابل کی عظمت و شوکت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ قدیم زمانہ میں اس کی اہمیت کے سب

قائل تھے، اور وہ ان کے بادشاہوں کا عام طور سے لوگ احترام کرتے تھے، اور بابل کے بعد عزت و احترام

میں ہندوستان کا درجہ تھا،

التي يسمع منها على دواها لا وقتاً
اصوات الطبول والسرديات و
العبدان سائر انواع الملاهي
المطربة المستلقة ويسمع
ايقاع الرقص والتصفيق ومن
يسمع ذلك يميز بين صوت كل
نوع من الملاهي المطربة وغيره
والبحريون ممن اجتازوا تلك البحار
يزعمون ان الدجال بملك الجزير
وفي مملكة المهراج جزيرة مريفة
يكون مساقمها في البحر نحو من
اربعمائة فرسخ وعماثر متصلة
وله جزائر الزانج والراخي وغيره
ذلك لسلايوني ذكره من
جزائر ملكه وهو صاحب البحر

کہیں اس کے خلاف نہیں ہوتا یہ
ایک بہت بڑا ٹیلہ ہے، اس کے قریب
وہ جزیرہ ہے، جہاں ہر وقت طبل
بانسری، ساز، مضراب، اور دوسرے
طرب انگیز اور حلاوت بخش آلات بجتی
کی صدائیں سنائی دیتی ہیں، اور ناچنے
اور تالیوں کی آوازیں بھی سنائی دیتی
ہیں اور جو لوگ انھیں سنتے ہیں وہ آلاش
طرب اور دوسری قسم کی آوازوں کا فرق
جاننے میں، اس علاقہ سے گزرنے والے
نام خداؤں اور سمندری سیاحوں کا خیال
ہے کہ یہیں دجال رہتا ہے، عراق
کی سلطنت میں ایک جزیرہ سرریہ بھی
ہے، اس کی بحری مسافت تقریباً ۴۰۰
فرسخ ہے اور آبادی مسلسل ہے رزق

۱۔ صاحب نہایت الاربع نے تحریر کیا، اصل میں، اور فوٹ میں لکھا ہے کہ ابو الفداء نے اسے سرریہ بتایا ہے، نہ بحر
منجی (چین) کا جزیرہ ہے، اور اس کا رقبہ ۲ ہزار لیوا اور ایک ہزار چوڑا ہے، اس میں بہت سارے شہر ہیں، ۱۰
سب بڑا شہر سرریہ ہی ہے جس کے نام سے یہ جزیرہ منسوب ہے، یہاں سے کافور کی برآمد ہوتی ہے،
۲۔ جزیرہ زانج (یا زانج) کا رقبہ ۱۰۰ فرسخ ہے، یہیں دراج رہتا ہے،

وجزائره متصل ببحر لا تدرك
 غايته ولا يعرف منتهاه وهو
 مما يلي بحر الصين وفي اطراف
 جزائره جبال كثيره الناس
 بيض الوجوه خرموا الاذان كقطع
 التراس مطرقة... تظهر من
 جبالهم الناس بالليل والنهار
 فنهادهانارا حمر او بالليل تسود
 وتلحق بغنائ السماء بعلوها و
 ذهبا بها في الجوتقدت باشد
 ما يكون من صوت الرعود الصلوة
 ورا بها يظهر منها صوت عجيب
 يندس بموت لما هه ورا بما يكون
 اخفض من ذلك فيندس بموت
 بعض رؤسائهم قد عرف بما يندس
 من ذلك اطول العادات التجارب
 على قد يد الزمان وان ذلك
 غير مختلف وهذا احد اطم
 الامراض الكبار وليسها الجزيرة

یہ جزیرے ایک ایسے سمندر سے متصل
 ہیں جس کی گہرائی اور انتہا کا پتہ نہیں
 جو بحر چین کے قریب ہیں، ان جزیروں
 کے اطراف میں پہاڑ اور انسانوں کی
 کثیر آبادی ہے جن کا رنگ گورا، کان
 چھدے اور ہرے ڈھال کی طرح چھٹے
 ہوتے ہیں، یہاں کے پہاڑوں سے رات
 و دن آگ نکلتی رہتی ہے، وہ دن میں
 سرخ اور رات کو سیاہ نظر آتی ہے
 اور فضا میں اوپر آتی دودھ تک جاتی ہے
 کہ آسمان سے باتیں کرتی ہے، بجلی کی
 کڑاک سے زیادہ اس کے دھماکوں
 کی آواز ہوتی ہے، اور بعض اوقات
 ایسی خوفناک اور عجیب آواز ہوتی ہے جو
 جس کی وجہ سے لوگوں کو اپنے راہ کی موت
 کا خطرہ لاحق ہو جاتا ہے، اور بعض اوقات
 ہلکی آواز ہوتی ہے، تو لوگوں کو کسی
 سردار یا بڑے آدمی کی موت کا ڈر
 پیدا ہو جاتا ہے، جو مدتوں کا تجربہ جو

الناسرجیل ویحمل من هذه الجزائر
خشب البقر والخيزران والذئب
وفيلتها كثيرة وفيها من ياكل
لحم الناس،

(ص ۳۳۸)

وفيه ملكة المهرج ملك
الجزائر وملكه لا يضبط كثرة ولا
تخصي جنود ولا يستطيع احدا من
الناس ان يطوف في اسرع
ما يكون من المراكب بجزائر
في سنتين قد حاز هذا الملك انوار
الافاوية والطيب وليس لاحد
من الملوك ماله وما يتجهز به
من بلاد ولا يحمل من ارضه لنگا
والعود والقزفل والصندل
واللحم والبوا والبسامة والفاقة
والكبابة وغير ذلك مما لا
نذكر به،

ان میں سے اکثر بیشتر جزیروں کے
باشندوں کی غذا مک ناریل ہے، اور یہاں
سے بکم کی لکڑی پیدا اور سونا باہر بھیجا
جاتا ہے، ہاتھی بہت ہوتے ہیں، اور
بعض جزیروں کے لوگ آدمیوں کا
گوشت کھاتے ہیں،

یہیں جزیروں کے راجہ و بھرا
کی سلطنت ہے، اور سلطنت نہایت
وسیع اور راجہ کی فوجیں بے شمار ہیں
اور کوئی شخص دو سال سے کم عمر میں
کشتیوں کے ذریعہ اس کے ملک اور
جزیروں کا گشت نہیں کر سکتا، اس کا
ملک قسم قسم کے عطریات اور خوشبودار
بھرا ہوا ہے، کسی راجہ کے اس کے جیسا
ساز و سامان نہیں ہے، یہاں سے کاؤ
عود، لنگ، صندل، جاسے پھل، جاو
قاند، بڑی لاپچی اور کباب چینی وغیرہ
جن کا ذکر ہم نے میں کیا تھا، باہر بھی
جاتی ہیں،

العدد لكثرتهم ولا تقيس حيوتهم
 بنوع المملكة عليهم وبين الجزيرة
 والجزيرة نحو النيل والفرس و
 الفرسين والثلاثة ونحوه من
 الناصر جيل لا يفقد من النخل الا
 القمرو قد نزعوا من عنى
 بتوليدات الحيوان وتطعيمها
 ان الناصر جيل هو المقل وانما
 اثرت فيه ثرية الهند حين
 غرس فيها فصار ناصر جيل و
 انما هو المقل،

(ص ۳۲۶)

چٹائیں، پتھر اور عثر کے ٹکڑے کنارے
 کی طرف پھینک دیتا ہے، ان جزیروں
 کے باشندوں آپس میں متحد و متفق ہیں، ان
 کی تعداد عدد شمار سے باہر ہے، اور اس
 حکومت کی فوجیں بھی بے شمار ہیں ایک
 جزیرہ سے دوسرے جزیرہ کا فاصلہ ایک
 میل یا ایک یا دو یا تین فرسخ ہوتا ہے،
 یہاں کے خاص درخت ناریل ہیں صر
 کھجور کے درخت نہیں ہوتے، تولید
 حیوانات اور تلیق نباتات کے فن
 کا ذوق رکھنے والے بیان کہتے ہیں کہ
 ناریل دراصل نقل ہے، لیکن اُسے
 جب ہندوستان میں بویا گیا، تو وہاں
 کی خاک کے اثر سے ناریل ہو گیا، ورنہ
 دراصل وہ نقل ہی ہے،

جن جزیروں کا ہم نے ذکر کیا

والکثر ما ذکرنا من الجزائر وغدا

لہ ہر جگہ کی آب و ہوا کے اثرات وہاں کے باشندوں، جانوروں اور نباتات وغیرہ پر پڑتے ہیں
 اس کے متعلق مسعودی نے ایک مستقل کتاب کتاب القضايا والتجارب، لکھی ہے،

(ض)

من النبی جزیرۃ وفی قول المحدث
 الف وتسعمایۃ جزیرۃ کلھا عامۃ
 بالناس وملکۃ هذه الجزائر کلھا
 امرأۃ وبذلک جرت عادتهم
 من قد یوثران لا یملکهم
 سرجل والعبر یوجد فی هذه الجزائر
 یقتد فی البحر ویوجد فی بحرھا
 کاکبر ما یكون من قطع العنبر و
 اخبر فی غیر واحد من نواخذة
 السیرافین والعانیین بعمان
 وسیرات وغیرھا من التجار
 ممن کان یختلف الی هذه الجزائر
 ان العنبر ینیب فی قعر هذه البحر
 یتكون کتکون انواع القطر
 الابیض والاسود والکمامۃ ونحوھا
 فاذا خبث البحر واشتد قذف
 من قعره الصخر والاحجار
 وقطع العنبر واهل هذه الجزائر
 جمیعھا متفقوا الکلمۃ لا یصح

جو دونوں سمندروں کے درمیان
 دراصل اور نشان اختیار میں
 اور کہا جاتا ہے کہ ان جزیروں کی تعداد
 دو ہزار اور صحیح قول یہ ہے کہ ایک ہزار
 نو سو ہیں جو سب کے سب آباد ہیں،
 ان سب میں ایک عدت حکمران ہے،
 یہ رسم اس ملک میں قدیم زمانہ سے چلی
 آ رہی ہے کہ ان کا کوئی مرد حاکم نہیں
 ہوتا، ادا ان جزیروں میں عنبر کی فراوانی
 ہے جس کو سمندر کنارے پھینک دیتا ہے
 اس سمندر میں پتھر کی بڑی بڑی چٹانوں
 کی طرح پایا جاتا ہے، مجھ سے عمان اور سیراف
 میں وہاں کے خداؤں اور وہاں
 جانے والے تاجروں نے بتایا کہ اس
 سمندر کی گہرائی میں عنبر آگتا ہے،
 سپید یا وکیت تانبے کی مختلف قسموں
 کی طرح اس کی پیدائش بھی ہوتی ہے،
 اور جب سمندر میں سخت طغیانی اور
 تلاطم آتا ہے، تو وہ اپنی گہرائیوں سے

ہیجا تھا وراکودھا مختلف لاختلا
 مہاب ریا جھا و ابان ڈور تھا
 وغیر ذلک فہم فارس تکثر امواجہ
 ویصعب رکوبہ عند لین بھر
 الہند واستقامۃ الرکوب فیہ
 وقلۃ امواجہ ولین بھر فارس
 وبقیل امواجہ ولسہل رکوبہ
 عند اسر نجاح بھر الہند واضطر
 امواجہ وظلمتہ وصعوبۃ عند
 رکوبہ و بھر الہند لا
 یزال کن لک الی ان تعود الشمس
 الی السبلۃ فیوبک حیثن و اھذا
 ما یكون عند کون الشمس فی
 القوس (ص ۳۲)

ولیس یکاد یقطع من عمان

بھر الہند فی تیر ماہ الامراکب

میں جب تلاطم ہوتا ہے، اور اس میں
 سفر کرنا دشوار ہوتا ہے، تو بحر ہند میں
 سکون اور سفر کرنا آسان ہوتا ہے
 اسی کے برعکس بحر فارس میں سکون،
 عدم تلاطم اور جہازوں پر سوار ہونا
 وقت آسان ہوتا ہے جب بحر ہند میں
 طغیانی، تلاطم اور جہازوں پر سوار ہونا
 مشکل ہوتا ہے بحر ہند کے بیجان و تلاطم کی
 یہ کیفیت برابر رہتی ہے، یہاں تک کہ
 سورج برج سنبلہ میں چلا جاتا ہے،
 اس وقت اس میں سفر کرنا آسان ہوتا
 ہے، جب سورج برج قوس میں داخل
 ہو جاتا ہے، تو اس میں بہت زیادہ
 سکون پیدا ہو جاتا ہے،

اور تیر ماہ کے مہینہ میں عمان سے

بحر ہند صرف دو ہی جہاز اور کشتیاں

رہتیہ حاشیہ ص ۲۶۶) اس کی خبر نہیں، چینی بادشاہ نے کہا ہمارے نزدیک دنیا میں سب سے بڑے عربوں کا
 بادشاہ ہے، پھر ہم خود ہیں ہمارے بعد ترک اور چوتھے نمبر پر ہندوستان کا راجہ اور پانچویں نمبر پر دم کا بادشاہ
 ہے، اسے یعنی جون،

(چین کے لوگوں کا پہلے زمانہ)

نکر و نہیب اور بت پرستی کے لحاظ سے

وہی حال تھا، جو ہندوستان کے عوام

اور خواص کا ہے، اگر پھران کا حال

بدل گیا،

نرگوں کے بعد ہاتھیوں کے بادشاہ

یعنی ہندوستان کے راجہ کانہرے

ہمارے نزدیک حکمت و دانش والا

راجہ ہے، کیونکہ حکمت کا سرخسہ اور

خزانہ انہی کے پاس تھا،

بحرین، بحر ہند، بحر فارس اور بحر

ہند کا پانی باہم ملا ہوا ہے، لیکن ایک

دوسرے سے الگ نہیں، البتہ ہواؤں

کے چلنے اور ان کے سکون کے اعتبار

سے ان کے ظاہر اور سکون کی حالتیں

البتہ مختلف ہوتی ہیں، مثلاً بحر فارس

و قد کان قبیل ذلک فی الآلاء

والنخل وعبادة التماثيل علیٰ جہا

علیہ عواما ہند و خواصہم

فتقیرت احوالہم

(ص ۲۶۶)

ولجدة ملک الفيلة و هو

ملک الهند و نجدہ عندنا ملک

الحکمة لان اصلها منهم،

(ص ۳۱۵)

ان بحر الصين والهند وفارس

والبحر متصلہ میا ہما غیر

منفصلہ علیٰ ما ذکرنا الا ان

یہ ایک عرب سے چینی بادشاہ نے کہا تھا جب وہ ان ممالک کی جیسے لے آیا تھا، اور چینی بادشاہ اس

سے بنی اکرم اور عربوں کے دوسری قوموں پر غلبہ پانے کے وجہ دیانت کر رہا تھا، اسی سلسلہ میں اس نے

ایک سوال یہ کیا تھا کہ تمہارے نزدیک دنیا کے بادشاہوں کا کیا درجہ و مقام ہے، تو اس نے کہا مجھے

من المسلمین و غیرہم من
 اهل الملل و هذه المدينة علی
 غور من اخوار البحر و هذه الخلیج
 اعرض من النيل اوكد جلد و
 الفرات علیہ المدن و الضیاع و
 العداثر و الجنان و نخل الناحیل
 و الطواو یس و البیضا و غیر ذلک
 من انواع طیور الهند بین تلک
 الجنان و المیاء و بین مدینة
 کنبایة و بین البحر الذی یخرج
 منه هذه الخلیج یومان و اقل
 من ذلک و لحن غرق من ولد
 عامور بنحو الهند فاثرت
 فیهم تلک البقاع فصارت
 الواضع مجلات الوان التروک
 و لحقوا بالوان الهند و لهم
 حض و لبادی،

(ص ۲۸۹)

کے لوگ اس کے ملک میں آتے، وہ
 ان سے بحث و مناظرہ کرتا تھا، کہہ بابت
 خلیج سمندر کے کنارے آباد ہے یہ خلیج نیل
 سے زیادہ چوڑی اور وجہ و ذرات کے
 مانند ہے، اس کے کنارے شہر قصبات،
 آبادیاں، باغات، ناریل کے درخت
 پرندوں میں مور، طوطے اور دوسری
 قسم قسم کی ہندوستانی چڑیاں ہیں، وہ
 انھیں باغوں اور چشموں میں رہتی ہیں،
 کہہ بابت اور سمندر میں جہاں خلیج کا نچر
 ہے اور یہانی فاصلہ ۲ دن یا اس سے
 کم ہی ہے، عامور کی اولاد میں سے ایک
 جماعت ہندوستان کے حدود میں آکر
 آباد ہو گئی تھی، اس لئے اس مقام کی
 آب و ہوا کا اس پر اثر پڑا، جس کی وجہ
 سے اس کا رنگ ترکوں کے رنگ سے
 بدل کر ہندوستانی کے رنگ میں مل گیا
 اور اب ان لوگوں کے شہر اور بستیاں

سلطہ عامور ایک ترک نام ہے،

ولہذا فیہا دلائل وعلامات
یعلون بہا فی ابان ہیمانہ و
احوال سرکودہ و ثورانہ و
ہذا فیما سمینا من الجہر بحقیقۃ

(ص ۲۴۴)

درایت بیلاد کنباۃ من
ارض الہند وھی المدینۃ النقی
بضائف الیہا النعال الکناۃ
الصراۃ و فیہا تعل و ما یلیہا
من المدن مثل مدینۃ سند
و سوفاۃ و کان دخولی لہا
سنتہ ثلث و ثلثمائۃ و الملک یو
بانی و کان برہمانیا من قبل البلیہ
صاحب المانکیر

و کان لبانیہا ہذا عنائۃ
بالمناظرۃ و مع من یرد الی ملک

لہ بنیا۔ یاراجہ کا نام

و علما اس سے واقف ہو گئے، اس کے
محقق اُن کے پاس دلیلیں اور علاماتیں
ہیں، جن کے مطابق سمندر کے پیمان اُن
اس کے سکون کے وقت عمل کرتے ہیں
یہ اس سمندر کا حال ہے، جسے ہم بحر عرب
کہتے ہیں،

میں نے ہندوستان کے شہر کھمبہ
میں دیکھا اور یہی وہ شہر ہے جس کی طرف
کھمبہ ترقی جوتے منسوب ہیں، جو سینا
اور اس کے قریب سندان اور سو بارہ
وغیرہ شہروں میں بنتے ہیں، یہیں کھمبہ
سنہ ۳۰۳ میں گیا تھا، اس زمانہ میں ہا
کا راجہ بانیا تھا، جو برہمنی مذہب کا پانڈ
تھا، اور ہما نگر کے راجہ و لہجہ رائے کا
تحت تھا،

اس بانیا کو مناظرہ سے بڑی ہچی
تھی، اور جو مسلمان یا دوسرے مذہب

فہذا بحر الصين والهند ودار
 عمان والبصرة والبحرین العربی
 یہ سمندر چین، ہندوستان، فارس
 عمان، البصرہ، بحرین، عرب، حبشہ، حجاز
 والحبشۃ والحجاز والقلمرو
 قلمرو حبش، سندھ جتنے جزیروں اور
 والزنجم والسند ومن فی جزائہ
 جن بے شمار قوموں کو گھیرے ہوئے ہے
 ومن قد احاط بہ من الامم
 ان کی تعداد خدا ہی کو معلوم ہے، یہ
 الکثیرۃ التي لا یعدو وصفہم
 سمندر ایک ہی ہے لیکن مختلف خطوں
 وعدد دھوا لا من خلقہم و
 لکل قطعة منہما سہ فیصدہ
 کے لحاظ سے اس کے جدا جدا نام ہیں
 والما واحد متصل غیر منفصل
 سے ملا ہوا ہے۔

وفی هذا البحر معاصات الدار
 والاولیٰ منہ العقیق والمادیج
 سمندر کی گہرائی میں چھوٹے بڑے
 چکدار موتی، عقیق، مادینج (جو برائی
 کی قسم ہے ؟) طرح طرح کے یاقوت،
 والاس، سنبا ذہب وغیرہ کو غوطہ لگا کر
 نکالنے کی جگہیں پائی جاتی ہیں اسونے
 چاندی کی کانیں کھدائی اور لٹکا کے علاقوں
 وفیہ من المعادن ذہب
 وفضۃ غریبہ وبلبلہ وسریرکادو

رہتیہ حاشیہ ص ۲۶۱

کثرت اور اس کے سمندر میں غوطہ لگا کر موتی نکالنے کی جگہیں ہیں، اس کا ترجمہ یہ ہے،

(دیکھو سنایۃ الادب فی فنون الادب للتویری ص ۲۳۵)

وفی لیسۃ والبادیج ۱۲ وفی لیسۃ من البجاد ۱۳

اقصى الهند والصين ثمانين
الاف ميل وعرضه القان و
سبع مائة وعرضه

في موضع اخر الف وتسعمائة
ميل وقد تباينت في قلة العرض
في موضع دون موضع وبكثرة وقد
قل في طوله وعرضه
ذكرنا من الكثرة اعرضنا عن
عن ذكره لعدم قيام الدلائل
على صحته عند اهل هذه الصانع
وليس في المعمور اعظم من
هذا البحر

ثد تیز مکران ٹوساحل
السند وفيه مصب مهران
وهو نهر السند على حسب ما
ذكرنا وهنالك مدينة الديبل

سے اقصاء ہندو چین تک آٹھ ہزار
میل لیا اور ہزار سات سو میل چوڑا
ہے لیکن بعض مقامات پر اس کی چوڑائی
ایک ہزار نو سو میل سے مختلف مقامات
پر اس کے عرض میں فرق ہے یعنی اس کا
عرض کیس کم اور کبھی زیادہ ہے
اس کے طول و عرض کے متعلق اس کے
علاوہ اور بہت سی باتیں بھی کہی گئی
ہیں اگر اس فن کے ماہرین کے نزدیک
ان کی صحت کی کوئی دلیل نہیں ہے
اس لئے ہم نے ان کا کوئی ذکر نہیں
کیا اور دنیا میں اس سے بڑا کوئی
سمندر نہیں

مکران کے بعد سمندر کے کنارے تیز
مکران اور پھر ساحل سندھ پڑتا ہے
اور جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے ایسی
دریاے سندھ اگر گرتا ہے اور یہیں

لے یہ بیان اس زمانہ کے علم کے اعتبار سے ہے اسودی نے اس کے بعد اس سمندر کے متعلق بعض عجیب
باتیں اور اس کی بڑی بڑی چٹیلوں کا ذکر کیا ہے لیکن اسے قلم انداز کر دینا ہی مناسب معلوم ہوا (رض)

من مملكة المهرج وكنك في
 خجانات الاغياث هي اغياث الی جزیرۃ
 سرندیب والاغلب من التماثل
 كونها في الماء العذب وما ذكر
 من خجانات الهند فالاغلب من
 امورها انها تكون عند بته
 نصب مياه الا مطاسر اليها
 وكنك في نهر جنس نهر الهند
 مبدأه من جبال في آماصی
 ارض الهند احتالی بلاد
 الصين من نحو بلاد الطغر غز من
 الترك ومقدار جریانه الی
 ان یصب فی البحر الحبشی متالی
 ساخل الهند اربع مائۃ فرسخ
 (ع ۲۱۴)

اغياث سيلون جزیرۃ لنگا کے قریب
 واقع ہے، اگر ٹال زیادہ تر ٹھے
 شیریں پانی میں رہتا ہے، اس نے
 قرن قیاس یہ ہے کہ جن ہندوستانی
 فنجوں کا ذکر کیا گیا ہے، ان سب کا
 پانی شیریں ہوتا ہے، کیونکہ بارش
 کا پانی ان میں گرتا اور شامل ہوتا ہے
 اسی طرح دریائے گنگا ہندوستان
 کے آخری سرے کے پہاڑوں سے جو
 چین کے قریب ترکی قبیلہ تغر غز کی
 سمت میں نکلتا ہے، اس کے تھرج
 سے لے کر اس کے مدخل تک جہاں
 وہ بحر ہند میں گرتا ہے، اس سفر
 کی مسافت ہے،

وقد راجح الهند وحبشی
 وانه یبد طولہ من البحر بانی
 المشرق من اقصى الحبش الی

بحر ہند (جو بحر حبشی کہلاتا ہے) کے
 متعلق لوگوں نے اندازہ لگایا ہے کہ
 مغرب سے مشرق تک اقصا حبش

ومن هنا كنعيمي عمران

والموثان فرج الذهب وحن

مملكة بلاد الموثان رجل من

قریش من ولد اسامة بن لوی

بن غالب والقوا غل الى خراسان

تصل من عنده وكان صاحب

مملكة منصور بن رجل من قریش

من ولد عباس بن الامام الملك

في هولا وملك صاحب الموثان

متوارث قديما من صدر

الاسلام ثم يتيهي نهر المهر

الى بلاد المنصور ثم ويصب في

نحو بلاد الديبل في بحر الهند و

المتساح كثيرة في اجوان هذا

البحر وهي الخلدجانات كخليج

صندابور من مملكة باغوت من

ارض الهند وخليجان التراج

سونه کی سرحد کہلاتا ہے، مثنان کی

سلطنت کا حکمران قبیلہ قریش کی ایک

شاخ اسامہ بن لوی بن غالب کے غلام

سے تعلق رکھتا ہے، اور خراسان جانے

والے قافلے اس کے یہاں سے گزرتے

ہیں، منصورہ کا حاکم بھی قبیلہ قریش

کی ایک شاخ عباس بن اسود کی نسل سے

ہے، منصورہ اور مثنان دونوں علاقوں

کے حاکم قدیم زمانہ سے جب اسلام آیا

شروع شروع آیا تھا، موردی طور

پر ان کے حاکم ہوتے چلے آئے ہیں مثنان

کے بندہ دیانے سندھ منصورہ سے گذر

ہوا دیبل کے قریب سندھ میں گرتا ہے

اور گھڑیاں تو اس سندھ کی تمام غلیوں

مثلاً باغوتہ کی سلطنت میں صندابور

مراج کی سلطنت میں جاوہ اور انجی

وغیرہ سب غلیوں میں پائے جاتے ہیں

اس کا سبب اکثر مؤرخین اور سیاحوں نے بیان کیا ہے، بلاندری کی فتوح البلدان میں بھی وہ

گنہ چکا ہے، (دع)

هو غفر عظیم و بارض الهند

(ص ۲۰۴)

وقد ذكر الجاحظ ان فهد

مهران السند من نيل مصر

واستدل على ذلك بوجود

التمساح فيه فليست ادري

كيف وقع له هذا الدليل و

ذكر ذلك في كتابه المستجمع

بكتاب الامصار و عجائب

البلدان و هو كتاب في نهاية

الحسن وان كان الرجل لم

يسلك البحار ولا الكثر الاسفا

ولا تضر الممالك والامصار

ولم يعلم ان مهران السند

يخرج من اعين مشهوره من

اعالي بلاد السند من ارض

قنوج من مملكة بؤ و سرة وارض

قشيد و القندھار و الطاف

حتى يذهب الى بلاد المولتان

دریا ہیں، اور گنگا سندوستان کا بہت

دریا ہے

جاخٹا کا بیان ہے کہ دریا سے

منع کے دریا سے نیل کی شاخ ہے اور

اس کی دلیل یہ دی ہے کہ اس میں بھی

مگر کچھ ہوتے ہیں، مگر میری سمجھ میں نہیں

آتا کہ یہ دلیل کس طرح اس کی گنا

ہیں، چنچ، جاخٹا کا یہ بیان اس کی گنا

الامصار و عجائب البلدان میں موجود

ہے، یہ بڑی عمدہ کتاب ہے، حالانکہ

جاخٹا نے کبھی سمندروں کا سفر نہیں

کیا نہ زیادہ سیر و سیاحت کی، اور نہ

مکوں اور شہروں میں قیام کیا، اس لئے

وہ یہ نہیں جانتا کہ دریا سے سندھ، سندھ

کے بالائی علاقوں یعنی بھوج راج کی

سلطنت قنوج، کشمیر، قندھار و کھن

وغیرہ کے مشہور خطوں سے نکلتا ہے

ملتان تک چلا گیا ہے یہاں اس کا

نام لہران پڑ گیا ہے، اور ملتان

الکتاب عند ذکرنا الجمار وما
 فيها وما حولها من العجائب و
 الامم و مراتب الملوك غير
 ذلك وان كنا قد اسلفنا ذلك
 فيما مر من كتبنا والله التوفيق
 ولا حول ولا قوة الا بالله
 (ص ۸۷)

رتبی تھیں کیونکہ ان تمام سہتیوں میں اس
 سے جنگ کرنے والے راجہ رہتے ہیں آگے
 چل کر جہاں ہم اس کتاب میں سمندر
 ان کے اندرونی اور گرد و پیش کے عجائبات
 اور قوموں اور بادشاہوں کے درجات
 و مراتب کا ذکر کریں گے، وہاں نہ
 اور روس زمین کے دوسرے بادشاہوں
 کا بھی ذکر کریں گے، اگرچہ اس سے
 پہلے بھی ہم اپنی بعض کتابوں میں ان
 کا ذکر کر چکے ہیں، خداے تعالیٰ کے
 ہاتھ میں توفیق ہے،

الاقليم الثاني السند والهند
 والسودان يهد من البروج الجدي
 ومن السبعة مراحل (ص ۱۸۱)
 ومهران السند و جنس و
 ہفت اقلیم میں اقلیم دوم سندھ،
 ہندوستان اور سودان پر مشتمل ہے ان
 ملکوں کا برج جدی اور سیارہ زحل ہے
 دریاے سندھ اور گنگا (بھی بڑے

یہ برج کی تشریح پہلے گزر چکی ہے، سیارہ اس جرم فلکی کو کہتے ہیں جو سورج کے گرد گردش کرے، زمانہ
 گزشتہ میں سات سیارے خیال کئے جاتے تھے، شمس، قمر، عطارد، زحل، مریخ، زہرہ اور ہفت
 جدی جیسا کہ اصل ترجمہ ہی سے ظاہر ہے، ایک برج کا نام ہے، اور زحل بھی جیسا کہ ترجمہ ظاہر ہے
 ایک سیارہ کا نام جو سورج کے گرد پھرتا ہے،

از طائف و غیر ذلک من ملوک
 الرضی و فیہ من المملکۃ بر و عین
 دارا البلیغی بنین داسر ملکہ
 و بن البحر مسیرۃ ثمانین فرسخا
 سندیتہ و الفہرستہ ثمانیۃ میل
 ولہ جیوش و قیلۃ کلا متہرک
 کثر لہا و اکثر جیوشہ و رجالہ
 لان داسر ملکہ بن الجبال و
 مینا و یہ من ملوک البھند من
 کلا بحرہ بودہ صاحب زمینۃ قنوج
 و ہذا لام ستمۃ لکل ملک علی حدہ
 المملکۃ ولہ جیوش و قیلۃ علی
 الشمال و الجنوب و البعاد و لدہ
 لانہ من کل وجہ من ہذا الوجہ
 یلقا ملک مجاہد لہ و سند کہ
 جہلا من اخبار ملوک السند
 وغیرہ من
 ملوک الامراض فیما یرد من ہذا

نہیں مثلاً کثیر کا حکم اور اسی کو
 کاراجہ اور ان کے علاوہ دوسرے
 ہندوستانی راجہ ان میں بعض ایسے
 راجہ بھی ہیں جن کے ملک میں خشکی و
 تری دونوں قسم کے علاقے ہیں، لہذا
 کی راجہ صافی اور سندھ کے درمیان
 سندھ ہی فرسخ سے ۸۰ فرسخ کا فاصلہ
 ہے اور فرسخ ۵ میل کا ہوتا ہے راجہ
 بھر کے پاس بے شمار فوجیں اور ہتھی
 ہیں اگر زیادہ تر فوجیں پیادہ ہیں
 اس لئے کہ یہ سلطنت پہاڑوں سے
 گھری ہوئی ہے اس سے فاصلہ پر
 ان راجہوں میں جن کے ملک میں
 سندھ نہیں ہے، قنوج کے راجہ دور
 کی حکومت ہے، بودہ اس علاقہ کے
 ہر راجہ کا لقب ہوتا ہے، راجہ جھوج
 راجہ کی فوجیں ہر وقت شمال و جنوب
 پورب اور پچیم ہر طرف، مرتب اور تیار

پوری ہوتی ہے، اور نہ ہیں اس کامیابی
 پر کسی طرح کا خیر ہے، اس واقعہ کی
 خیر جیب ہندوستان اور چین کے راجاؤں
 کو ہوئی، تو ان کی نظروں میں مزاج
 کی غفلت بہت بڑھ گئی، اس واقعہ کے
 بعد سے تھار کے راجہ روزانہ جمع اٹھ کر
 اپنا رخ جاوہ کی طرف سجدہ کرنے اور
 مزاج کی تنظیم بجالانے لگے،

ہمارے زمانہ میں ہندوستان کا
 سے بڑا راجہ بہرا ہے، جو سلطنت انیکر
 (مانگر)، کاماک ہے، اور اکثر ہندوستان
 راجہ اپنی عبادت میں اس کی جانب
 رخ کرتے ہیں، اس کے اطہر جیب
 ان کے درباروں میں پہنچتے ہیں تو
 وہ کوہ نش بجاتے ہیں، بہرا کی سلطنت
 سے ملی ہوئی ہندوستان کی بہت سی
 حکومتیں ہیں،

واعظم بلوک الہند فی وقتنا
 ہند البہری صاحبینہ المانیکو
 واکثر ملوک الہند متوجہ فی
 صلا لہما بخروج و تصلی لوسبلہ
 اذا ورا دوا علیہم ویلی ملک
 البہری مالک کثیرۃ الہند
 (ص ۱۱۱)

ومنہم ملوک فی الجبال لا یخرجون
 ان میں بعض ایسے پہاڑی علاقوں
 کے راجہ ہیں، جن کے ملک میں کوئی سبند
 مثل الراسی صاحب القشیہ ملک

والصين فمظلة العرش ارج في
اعينهم وصاروا منوكة القما
من جود ذلت كمرنا صفت
قامت وحوالت وجو صفتا نحو
بلا الذوا بجزئيت و كبرت
للهم ج قد ظلاله
(ص ۱۴۵)

اپنی ملک کے سر بآوردہ لوگوں کو طلب
کر کے راجہ کا واقعہ اور اپنے اس اقدام
کے اسباب بیان کئے یہ واقعات سن کر
لوگوں نے اس کے لئے خراسے خیر کہا دیا
کی پہرہ راجہ نے راجہ تار کا سر دیکھ کر
اس میں خوشبو لگوائی اور اس کو ایک
برتن میں رکھ کر اس کے جانشین راجہ قاسم
کے پاس بھیج دیا اور اس کو لکھی کہ تمھارے
راجہ کی مخالفت و بغاوت نے ہم کو اس
اقدام کو مجبور کیا تاکہ اس قسم کے دور
لوگوں کو اس سے تنبیہ ہو جائے اس
سے ہمارا جو مقصد تھا وہ حاصل ہو گیا۔
اس لئے اس کا سر تمھارے پاس واپس
کر دینا مناسب معلوم ہوا کیونکہ اس کو
اپنے پاس رکھنے سے نہ ہماری کوئی ضرورت

(بقیہ حاشیہ ص ۲۵۲) کے بعد قائم مقام راجہ نے تمام بیٹیں بھلا کر شاہ رکیں اور پھر اسے شاہی خاندان
والوں و خادموں اور دربانوں میں تقسیم کر دیا، اور جو کچھ باقی بچا اسے فقیروں اور محتاجوں میں
تقسیم کر دیا،

بخبرۃ والسبب الذی حملہ علی
 ما قد مر علیہ من عال ۱۸ اہل
 مملکتہ وجزوۃ خیرا ثوامر بالاس
 ففسل و طیب وجعلہ فی ظرف
 و سر دہ الی الملک القائم بملک
 القمار فکتب الیہ ان الذی
 حملنا علی فعلنا بساجک بنیہ
 علینا و تاد بنا لا مثالہ و قد
 بلغنا فیہ ما اردنا و ہرأینا
 سراد مر اسلک اذلا درک
 لنا فی حبسہ ولا خیر لما ظفرنا
 بلہ متنہ واتصل الخبر بملوک الہند

شخص حکومت کے لئے نوزوں نفل آئے
 اس کو اس کی جگہ ضرور کر دو یہ ہدایت
 دے کر وہ فوراً اپنے ملک واپس چلا
 آیا، اور اس نے اور اس کے کسی ساتھی
 نے قار کی سلطنت کی کسی چیز میں کوئی
 دست اندازی کی اور جب اپنے ملک
 واپس آکر تختِ حکومت پر بیٹھا، اور اپنے
 تالاب کی طرف جو ندیر بن الذہب
 (سوئے کی اینٹوں کا تالاب) کے کام
 سے مشغور تھا، رخ کیا اور اس کے ساتھ
 وہ طشت بھی موجود تھا جس میں قار
 کے ماحہ کا سر تھا، اس وقت اس نے۔

ملہ مسعودی نے مذیر بن الذہب کی تشریح یہ کی ہے کہ مہراج کا فعل ایک چھوٹے سے تالاب کے کنارے تھا،
 تالاب ایک بڑے چیل سے ملا ہوا تھا، چیل میں در و جزو کی وجہ سے تالاب میں بھی در و جزو آتا رہتا تھا، روزانہ
 صبح کو بادشاہ کا وکیل اور خزانچی اس کے سامنے اسی تالاب میں سوئے کی ایک اینٹ پھینکا کرتا، اینٹ
 کا صحیح وزن نہیں معلوم مگر وہ چند منوں کی ہوتی تھی، سیلاب کے زمانہ میں وہ غائب ہو جاتی تھی
 مگر جب کے وقت نظر آنے لگتی تھی، اور سورج کی روشنی میں جب چمکنے لگتی تھی تو بڑا دلفریب منظر ہوتا
 تھا، راجہ اپنی تفریح کے اوقات میں اسی کی طرف رخ کر کے بیٹھ جاتا تھا، اس بادشاہ کی زندگی بھر
 روزانہ ایسے ہی ہوتا رہا، اور کسی کو ایک اینٹ بھی اس میں سے نکالنے کی اجازت نہ تھی، اس کے انتقام

من غیر ان املین الی شیء من
 بلادک عداق و جل لکون عظة
 لمن بعدک ولا یتجاوز کل قدر
 ما قسم له وان یستغفر العافیة
 من وجد هاشم ضرب عنقه
 و اقبل علی و نریہ فقال جزیت
 خیرا من و نریہ فقد صلح عندی
 انک اشرت علی صاحبک بالوای
 لو قبل منك فانظر من یصلح لل ملک
 بعد هذا الجاهل فاقیم مقامه
 و انصرف من ساعتہ راجعا الی
 بلادہ من غیر ان یمد هو ا واحد
 من اصحابہ ید الی شیء من
 بلاد القمار فلما رجع الی مملکتہ
 فقد علی سریر ملکہ و اشر ف
 علی غدیرہ المعروف بعد یر
 لمن الذهب و الطشت بین
 ین ید و فیدہ را من ملک القمار
 و احضر وجہ اهل مملکتہ حد و ثمر

اس کا کوئی جواب نہ تھا، پھر مراج نے
 کہا تم نے میرا سراپہ سانسے
 طشت میں دیکھنے کی جوتنا کی تھی، اگر
 اس کے ساتھ اس کی بھی خواہش کی
 ہوتی کہ میرے ملک پر قبضہ کر لو یا اس
 میں کچھ فساد پیدا کرو تو میں بھی تمہارے
 ساتھ اتنا ہی کر کے اپنے ملک واپس
 چلا جاؤں گا اور تیرے ملک کی چھوٹی
 یا بڑی کسی چیز میں بھی ہاتھ نہ لگاؤں گا
 تاکہ تمہارے بعد آنے آوے کو اس سے
 عبرت حاصل ہو، اور کوئی شخص اپنے
 مقدر سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرے
 اور جس کو عافیت نصیب ہے، اس کو
 غنیمت سمجھے اس کے بعد اس کی گردن
 اڑا دی، اور اس کے وزیر کی طرف متوجہ
 ہو کر اس سے کہا تجھے جزائے خیر عطا ہو
 مجھے صحیح طریقہ سے معلوم ہوا ہے کہ تم نے
 اپنے مالک کو نیک مشورہ دیا تھا، کاش
 وہ اسے قبول کرتا اب تم غور کر کے جو

للمہراج فلما استتمت امورہ وتنظمت

شؤنہ دخل الملک وعبر بها

وبالبحر الی مملکۃ القہار فلم

یشعر ملک القہار حتی ہجد علی

الوادی المقضی الی داسر ملک القہار

وطرح رجالہ واخذ قوادۃ علی

سبیل غرۃ واحتوی علی داسر

مملکتہ وصار اهل مملکتہ بین ین

قاهر بالنداء بالامان وقد علی

السریالذی کان یجلس علیہ

ملک القہار وقد اخذہ اسیرا

فاحضرہ واحضر وزیرہ وقال

للملک ما حکمک علی تمنی مالیس فی

وسعت ولا لک فیہ حظا لولتہ

ولا اوجیہ سبب یسهل لیسبل

الیہ فلم یجذ جوابا فقال لہ المہراج

اما انک لو تمنیت شیئا معینہ فانا

فاعلہ بک وارجع الی بلادی

تو فوجیں لے کر سمندر کو عبور کر کے دفعتاً

قہار کی حکومت میں پہنچ گیا، اور راجہ

قہار کو اس وقت اس کی اطلاع ہوئی

جب وہ اس وادی پر حملہ کر چکا تھا جو

راجہ کے محل کی طرف جاتی ہے، اچانک

اس نے اس کے پہرہ داروں کو ہٹا کر

فوج افسروں کو گرفتار کر لیا، اور پانچ

پرتابوں اور راجہ قہار کے اہل ملک ہراج

کے سامنے حاضر ہو گئے، لیکن اس نے ان

عام کی منادی کوادی اور اسی تخت پر

بیٹھ کر جس پر کبھی راجہ قہار بیٹھا کرتا تھا اگر

اب قیدی تھا، اس کو اور اس کے وزیر

کو طلب کیا، اور راجہ سے کہا تم نے اسی

تینا کیوں کی، جو تمہارے امکان سے باہر

تھی، اور اگر وہ تمہیں حاصل بھی ہو گئی

ہوتی تو بھی اس میں تمہارا کوئی حصہ

ہوتا، اور نہ اس سے تمہارے راستہ میں

کوئی سہولت پیدا ہوتی، راجہ کے پاس

والتیہ من النہار الی راسی فی طست بین ین ایک ایک

ماجرى بينهما وانت يعد له الف
مركب من اوسط المراكب بالثمن
ويندب لكل مركب منها من
جملته السلاح وبرهة الرجال
ما يستقل به واظهر انه يريد
التفرج والتزح في جزائركم
وكتب الى الملوك الذين في
هذه الجزائر وهم في طاعته
وجملته بما عزم عليه من
زيادتهم والتزح في جزائهم
حتى شاع ذلك

(ص ۱۴۲، ۱۴۳)

اور کہا کہ اب جب کہ اس جاں کی بات
اور اس کی آرزو اس کی نا تجربہ کاری
اور سادہ لوحی کی وجہ سے اس قدر عام
ہو چکی ہے، تو اس کی طرف سے خاموشی
اختیار کر لینا سلطنت میں کمزوری کا
ہو گا، اور وزیر کو یہ گفت گوارہ میں رکھنے
کا حکم دیا، اور ہدایت کی کہ اوسط درجہ
کی ایک نرا کشتیاں ضروری آلات کے
ساتھ فراہم کی جائیں اور کشتی اسٹوں
اور ہر دانہ مبادروں سے لیس کی جائے اور
ظاہر یہ کیا جائے کہ راجہ اپنی سلطنت کے
جزیروں میں سیر و تفریح کے لئے جا رہا
ہے، اور اپنے ماتحت اور تابع فرمان جمیع
کے حاکموں کو بھی ان کی ملاقات اور سیر
تفریح کے لئے سفر کے ارادہ سے مطلع کر دیا
اور اس کا شہرہ عام ہو گیا

اور ہر جزیرہ کے حاکم مزاج کی پذیرائی کیلئے اس کے
شاہان و شان سامان کے ساتھ تیار
ہو گیا جب یہ سارے انتظامات مکمل ہو گئے

وتأهب ملك كل جزيرة بما يصلح

غیر مجاورین لنا فی امرضا ولا
 طامعی فی ملکنا و بین مملکتہ القمار
 و مملکتہ المہراج عشرۃ ايام
 اثنی عشرین یوماً عرضاً فی البحر اثو
 قال الوزیر یس یبلغی للملک ان
 نفقت علی ہذا احد ولا یعیذ للک
 فیہ قولاً فغضب ولم یسمع من
 الناس ما ذاع ذلک لقوادحہ من
 کل من بحضورہ من وجوہ اصحابہ
 فنفقہ الا ان حتی شاع و اتصل
 بالمہراج و کان جزلاً متیناً قد
 بلغ فی السن مبلغان متوسطاً فدعا
 وزیرہ و اخبرہ بما اتصل بہ قال
 لک انہ لیس ینبغی مع ما قد شاع
 من امر ہذا الجاہل و تمنیہ ما
 تمنایہ محمد اثنہ و غرتہ و
 انتشار ذلک من قولہ ان یمسک
 عنہ فان ذلک مما یتقدح فی
 الملک و یضع منه و امرہ بستر

کیونکہ ہمارے اہل ان لوگوں کے درمیان
 پرانے اور نئے کسی نامہ میں بھی کوئی دشمنی کی
 بات نہیں تھی، اور نہ انھوں نے ہمارے
 ساتھ کوئی بُرائی کی، وہ لوگ تو دور دراز کے
 جزیروں میں ہم سے بہت دور رہتے ہیں،
 انھوں نے ہمارے ملک کو کبھی طبع کی نظر
 نہیں دیکھا، تار کی حکومت اور تہراج کی
 سلطنت میں سمندر کی راہ سے دس سے لیکر
 بیس دن کا فاصلہ ہے، حضور کو چاہیے کہ
 اس ارادہ سے کسی شخص کو مطلع نہ ہونے
 دیں، اور نہ دوبارہ تذکرہ فرمائیں، یہ
 سن کہ راجہ بہت برہم ہوا اور اپنے اصح
 مشفق کی ایک بات نہ سنی، اور اپنے
 فوجی افسروں، اور معزز دیوباروں میں یہ
 بات پھیلا دی، یہاں تک کہ عام بابوں
 پر اس کا چرچا ہونے لگا، اور شدہ شدہ
 یزیر مہراج تک پہنچ گئی، وہ بڑا
 صاحب الرائے، تجربہ کار، اور نچتہ عمر کا
 تھا، اس نے اپنے وزیر کو بلا کر یزیر بنائی

یجری الماء الذبک جلة والفراة
 و بین قصرة والبحر مسیرة یوہ
 و ذیرکا بین ید یہ اذ قال لوزیر
 و قد جری ذکو مملکة المہراج و
 و جلا لبعاء و کثرة عمارتھا و ما
 ید کا من الجزائر فی نفسی شہوة
 کنت احب بلوغھا فقال له الوزیر
 و کان ناصحا و قد علم السرعة
 منه و ما ہی ایھا الملک فقال
 کنت احب ان اسری اسرا
 المہراج ملک الزابج فی طشت
 بین یدی فاعلم الوزیر ان الحمد
 اناسر ہذا الفکر فی نفسہ و اخطر
 ہذا ابالہ فقال ایھا الملک
 ما کنت اظن ان یجد ث الملک
 نفسہ بہذا اذ لم یجر بینا و
 بین ہؤلاء القوم فی قدیم
 الزمان و حدیثہ ترة و لا ساریا
 منہم سوا و ہر فی خرائثنا یتہ

اور شیریں پانی پیتا تھا، محل اور سمندر کے
 درمیان ایک دن کی مسافت کا فاصلہ
 اس وقت اس کا وزیر بھی سامنے کھڑا تھا،
 اور جاوہ کے ہراج کی سلطنت اس کی
 شوکت و عظمت آبادی کی کثرت اور
 اس کے ماتحت خزیروں کا ذکر ہو رہا
 تھا کہ راجہ نے اپنے وزیر سے کہا میر
 دل میں ایک ارمان پیدا ہوا ہے اور
 اسے میں پورا کرنا چاہتا ہوں اوریر نے
 کہا بادشاہ سلامت وہ آرزو کیا ہے
 وزیر راجہ کا نہایت خیر خواہ اور ہمدرد
 تھا، اور اس کی جلد بازی سے وقف
 تھا، راجہ نے کہا میری خواہش ہے کہ
 جاوہ کے بادشاہ ہراج کا سراپے سے
 ایک طشت میں دیکھوں وزیر فوراً سمجھ گیا
 کہ بعض رشک و حسد کی وجہ سے اس کے
 دل میں یہ جذبہ پیدا ہوا اس نے عرض کی
 کہ میں یہ گمان بھی نہیں کر سکتا تھا کہ حسد
 کے دل میں اس طرح کا بھی خیال پیدا

امام من طریق اخبار ملوک الهند
والجیب من سیرہی

پیدا ہوتا ہے، ہندوستانوں کی سیاست
فراست کے بے شمار واقعات میں ان
میں سے بہت سے واقعات کا ہم اپنی
کتاب اخبار الزمان والا وسط میں ذکر
کر چکے ہیں، اور اس کتاب میں تو ہم نے
عرف ہندوستانی بادشاہوں کے ابتدائی
زمانہ کے کچھ دلچسپ حالات اور ان کی
سیرت کے انوکھے واقعات پر گفتگو کیا ہے
اگلے زمانہ میں ہندوستان کے صوبے

قمار کا ایک راجہ تھا، اس علاقہ سے
عود قمار ہی باہر بھیجی جاتی ہے، جو اسی
کی طرف منسوب ہے، یہ علاقہ اگرچہ
سمندری جزیرہ نہیں ہے لیکن سمندر
کا ساحل اور پہاڑی علاقہ ہے،

اور ہندوستان کی اکثر سلطنتوں
سے اس کی آبادی زیادہ ہے، اور
مسلمانوں کی طرح چونکہ یہ لوگ

وماکان یلیہم فی صدرا
الزمان ان ملکا من ملوک القمار
من الهند من هذه المملكة
والصق من ارض الهند
العود القماری، والیہایضاف
ولیس هذا البلاد جزیرة من
جزائر البحر بل هی شاطئ بحر
ولیس فی کثیر من مالک
الهند اکثر عدد من رجالہم
ولا الحیب راہجہ من افواہم

اور اخبار الزمان - (ص ۱۶۹-۱۷۰)

یہ دو کتابوں کے نام ہیں کتاب الاوسط کا پہلے ذکر ہو چکا ہے اور اخبار الزمان بھی اسکی مشہور تصنیف ہو گزشتہ قوموں اور ملکات پر

الشراب وتعب شارب لا علی
طریقۃ الدین لکن تنزہا عن
ان یوردوا علی عقولہم بانیثہا
ویریلہا عما وضعت لہ فیہم
فاذا صح عندہم عن ملک من
ملوکہ شربہ استحق الخلع عن
ملکہ اذ کان لا یتاقی لہ التذ
والسیاستہ مع الاختلاط بما
یسمعون السماع والملاہی و
لہم ضرب من الآلات مطرۃ
تفعل فی الناس افعالہم تبتہ
من خلک وبکاء ورنہا یستقو
الجوارہ فی فطر بن جحضر تھو

پینے والوں کو منطون کرتے ہیں، اور
نہی کی مانع کی بنا پر نہیں، بلکہ اس
شراب سے پرہیز کرتے ہیں کہ وہ عقل
کو اس کے اصل مقصد سے ہٹا کر بے
بنا دیتا ہے، اور جب انھیں کسی بادشاہ
کے متعلق یقین سے معلوم ہو جاتا ہے
کہ وہ شراب پیتا ہے تو اسے منور
کر دیئے جانے کا سعی سمجھا جاتا ہے کیونکہ
حراس میں فوج آجانے کے بعد وہ دیگر
سیاست میں برت سکتا۔ ہندوستانی
کبھی کبھی گانا بھی سنتے ہیں اور تفریح
اور موسیقی سے بھی دلچسپی لیتے ہیں، ان کے
یہاں طرح طرح کے آلات طرب ہیں

فیطر بن الرجال لطرہ الجوارہ
ولہند سیاسات کثیرۃ قد
ایتنا علی کثیر من اخبارہم
سیر اھم فی کتابنا فی اخبارہم
والاوسطا تماند کر فی ہذا کتابنا
جو لوگوں میں منہ اور رونے کی منہ
کیفیتیں پیدا کر دیتے ہیں، اور بعض
نہ وہ نوجوان لڑکیوں کو شراب پلاتے
ہیں جو ان کے سامنے اظہار طرب کرتے
جس سے ان میں بھی سرور و استرا

اور لنگا والوں کی طرح مستقبل کے

خاص اغراض و مقاصد کے لئے یہی

طریقہ اکثر ہندوستانی اپنے راجاؤں

اور بڑے لوگوں کے ساتھ اختیار

کرتے ہیں، ہندوستان میں سلطنت

حکومت موروٹی اور ایک گھرنے میں

محصور رہتی ہے، اور کسی دوسرے گھرنے

میں نہیں منتقل ہو سکتی، یہی حال وزیروں

کا ضیول، اور دوسرے عہدوں اور

پیشہ والوں کا بھی ہے کہ یہ سب ایک

مخصوص خاندان میں محدود ہوتے ہیں

اور اس میں کوئی رد و بدل نہیں ہوتا

ہندو شراب نہیں پیتے، اور شراب

وکن لک فعل اکثر اہل ہند

بملو کھو و خوا صہم لغرض یدکر

و نہج یموندہ فی المستقبل و

الہرک مقصود فی اہل بیت

لا ینتقل عنہما لی غیرہم و

کن لک بیت الوراۃ والقضاۃ

وسائر اہل مراتب لا تغیر و

لا تبدل

والہند تمنع من شراب

(بقیہ حاشیہ ص ۲۴۲) کو نہیں چھوڑا جس کے احکام و فرامین کل تک تم پر نافذ ہوتے تھے، اس لئے تم

لوگ دیوی زندگی کے قریب میں نہ پڑو، اس کے بعد جسم کے چار ٹکڑے کئے جاتے ہیں۔ اور صندل کا دھوا

اور دوسری خوشبودار چیزیں فراہم کر کے آگ میں اسے پھونک دیا جاتا ہے اور رکھ جوا میں اڑا دی

جاتی ہے، اور آخر میں جہیا کہ بعد میں نقل کیا گیا کھتا ہے کہ یہ طریقہ ہندوستان میں بھی رائج ہے،

لے ایسی طریقہ سے لنگا کا وہ طریقہ مراد ہے جو ابھی ابھی حاشیہ بالا میں تحریر کیا گیا ہے،

وحکمتهم وصحة احزجتهم صفاء
الوانهم بخلاف سائر السودا
من الزوج والد مادہ و سائر
الاجناس،

ہم نے ابھی بیان کیا تھا، روحوں کے
منتقل ہو جانے کے قائل ہیں، اہل ہند
دانائی و تدبیر، سیاست و حکمت ہر لاج
کی درستی، اور رنگ کی صفائی میں سنا

(ص ۱۶۳)

سوڈانیوں یعنی حبشیوں و آدم، اور
دوسری قوموں کے برعکس ہیں،

والہند لا تملك الملك علیہا
حتى یبلغ من عمرہ اربعین سنة
ولا تکاد ملوکہم تظہی لعوامہم
الا فی کل برهة من الزمان معلو
وبیون طہورہا للنظر فی امور
الرعیۃ لان فی نظر العوام عدا
الی ملوکہم دائما اسقاط الہیتہما
واستخفا فاجتہا.....

ہندوستانی چالیس برس کی عمر
سے پہلے کسی کو اپنا راجہ نہیں بناتے، ادا
عوام کے سامنے صرف مخصوص اور متعین
اوقات میں تھوڑی دیر کے لئے نکلتے
ہیں، وہ بھی رعایا کے معاملات پر غور
کرنے کے لئے، ان کا خیال ہے کہ اگر
بادشاہ ہمیشہ عوام کے سامنے رہیگا
تو اس کی ہیبت جاتی رہے گی، اور
وہ لگا ہوں میں سبک ہو جائے گا،

ملک یعنی مرنے کے بعد روحیں دوسری شکل اختیار کر لیتی ہیں، یعنی وہی آواگون کا عقیدہ، اس کے
بعد مصنف نے لنکا کا وہ مشہور واقعہ نقل کیا ہے کہ وہاں راجہ کو مرنے کے بعد ایک چھوٹے پیسے کی گاڑی
میں اس طرح ٹا کر پید سے شہر کا گشت کراتے ہیں کہ اس کا بال زمین پر گھٹنا رہتا ہے اور رانی اس
کے ساتھ اس کا سر صاف کرتی اور جھاڑتی چلی جاتی ہے، اور لوگوں سے کہتی ہے کہ موت نے تمہارا راجہ

بھی اس علاقہ کا راجہ ہوتا، اس کا
 ہی لقب ہوتا تھا، اور ہمارے زمانہ
 یعنی ۳۲۷ء تک یہی دستور ہے،

فصارت ستمہ لمن طری بعدہ
 من المہنک فی ہذا الخورۃ
 الخ وقتنا ہذا وھو سنۃ ثلثین
 وثلثین وثلثمائۃ،

ہندوستان ایک بڑا اور وسیع
 ملک ہے، وہ خشکی تری اور پہاڑی
 علاقوں پر مشتمل ہے، یہ ملک مجاہدہ کی
 سلطنت سے ملا ہوا ہے، اور مجاہدہ
 جزیروں کے راجہ مراچ کا پانچت
 اور ہندو چین کی سلطنتوں کے درمیان
 حد فاصل ہے اور یہ بھی ہندوستان
 میں شمار ہوتا ہے، دوسری طرف یہ
 ملک خراسان اور سندھ سے جڑا ہے
 چلے آنے والے پہاڑوں سے متصل ہے
 ان ملکوں کے درمیان اختلافات ہیں
 اور باہم لڑائیاں ہوتی رہتی ہیں ان
 کی زبانیں اور خیالات جدا جدا ہیں عموماً
 لوگ تباہ کن (اواگون) اور جیسا کہ

وارض الہند ارض اسقہ
 فی البر والبحر والجبال وملکھم
 متصل بملک الزائج وھی دہر
 حاکمۃ المصر ارج ملک الجزائر
 ہذا المملکۃ فرین مملکۃ الہند وایین
 وخصاف الی الہند والہند متصلۃ
 بما یلوی الجبال بارض خراسان
 والسند الی ارض التبت وین
 ہذا الممالک تباین وحرۃ
 ولغاتھم مختلفۃ وآسراھم
 غیر متفقۃ والا کثر منھم یقول
 بالتنا سنج وتنقل الاسر و اح
 علی حسب ما قد منا آنفا و
 الہند فی عقولھم وسیاسا تھم

هذا الملك الكتاب الاعظم في
 معرفة العلل والادواء والعلاجات
 وشملت الحشائش وصورتها فكانت
 ملك هذا الملك الى ان هلك
 عشرين ومائة سنة فلما هلك
 اختلفت الهند في ارايحها فتنزعت
 الاحزاب وتحييت الاجال و
 انفراد كل دئیس بناحية فتناحى
 على امرض السند ملك دتمک
 على امرض القنوج ملک وعلی
 امرض القشیر ملک وعلی
 ملاینة الیبا نکیرو دھی الخوثریة
 الکبیری ملک سی البلمیری و هو
 اول ملک من ملوکهم سی بالبلمیری

اسی ماح کے کتبخانہ میں بیماریوں، دواؤں،
 علاج کی پہچان کے لئے ایک کتاب تیار
 کی گئی، جس میں جڑی بوٹیوں کی تصویروں
 بنائی گئیں، اس کی حکومت ۱۲۰ سال تک ہی اس کی
 موت کے بعد ہندوؤں میں اس کی رایوں کے
 بارہ میں اختلاف پیدا ہو گیا اور وہ
 مختلف جماعتوں اور گروہوں میں
 بٹ گئے، اور ہر علاقہ کا حاکم اپنی جگہ
 خود مختار ہو گیا، چنانچہ سندھ، قنوج
 اور کشمیر روایات میں الگ الگ خود
 مختار راجہ ہو گئے، اور ہماگھر پر بھی ایک
 ماح جو بلہرا کے نام سے موسوم ہے، ایجاد
 ہو گیا، یہ ایک بڑا ملک ہے، یہ پہلا راجہ
 تھا جس کا نام بلہرا پڑا، اس کے بعد

لے ہندوستان شہر قنوج جو ادوہ میں واقع ہے اسکو چھوڑ کر سندھ اور پنجاب کی سرحد کے پاس بھی
 اس نام سے ایک علاقہ آباد تھا جس کا عرب سیاحون نے کثرت ذکر کیا ہے، یہاں کے راجاؤں کو
 بوردہ (مہنوج راجہ) کہا جاتا تھا، ستھ جبری کے بعد یہ شہر مسلمانوں کے قبضہ میں آ گیا تھا،
 مسجد دہلی نے بھی اسی قنوج کا ذکر کیا ہے، اور اس زمانہ میں یہ شہر مسلمانوں کے قبضہ میں تھا

اور اس کا ہر خانہ الگ الگ ستارے
 کے لئے ہے اور اس نقشہ کو مملکت کے
 ضابطہ قرار دیا، اور شطرنج کے کھیل
 میں ہندوستانیوں کے یہاں بڑے را
 ہیں، جن کو وہ حساب کی تصنیف کے کام
 میں لاتے ہیں
 بہت کی حکومت ۸۰ برس اور
 بعض نسخوں کے اعتبار سے ۱۳۰ برس ای
 راجہ بلہیت کے بعد کوریش راجہ ہوا
 اور اس نے زمانہ کی مصلحت کے مطابق
 اپنے زمانہ کے آدمیوں کے عمل و پروا
 کی مناسبت سے مذہب میں ترمیم و
 اصلاح کی اور اپنے اسلاف کا مذہب
 ترک کر دیا، اس راجہ کے ملک اور
 اس کے زمانہ میں سندباد حکیم گذرا ہی
 جس کی کتاب میں سات وزیروں
 ایک استاد، ایک لڑکے، اور ایک
 رانی کا قصہ ہے اس کا ترجمہ ہو چکا

ضابطۃ المملکۃ وللہند فی
 الشطرنجیم سریسرونہ فی تصانیف
 حسابہا

 بلہیت الی ان ہلک تعانین
 سنۃ وفی بعض النسخ انہ ملک
 ثو ملک بعدہ کوہش
 فاحداث للہند آرائی الدیانات
 علی حساب مارائی من صلاح الوقت
 وما یحملہ من التکلیف اهل
 العصر وخرج من مذہب من
 سلف وکان فی مملکتہ وعصرہ
 سندباد ولہ کتاب الوزیراء
 السبعة والمعلم والغلادو
 احرارۃ الملک وهو الکتاب المترو
 جہ
 بکتاب السندباد وعمل فی خزانہ

لہ وفی بعض النسخ "کورس"

فوسر وهو الذی واقعہ الاسکندر
فقتله مبارزۃ کان ملک فکا
الی ان قتل اربعین و مائۃ سنۃ

ثم ملک بعدہ و بشلو
هو الواضح لکتاب کليلة و
دمنه الذی نقله ابن المقفع
وقد صنف سهل بن عمرو
للمامون کتابا ترجمہ بکتاب
ثعلبہ و عضرہ يعارض فيه
کتاب کليلة و دمنه فی ابوابه
وامثاله یزید علیہ فی حسن
نظمه و کان ملکہ مایۃ و عشر
سنین و قیل غیر ذلک،

ثم ملک بعدہ بلہیت و
صنعت فی ایامہ الشطر فی فقتضی

له و فی نسخة بقلۃ و عضرہ،

کی بعض کتابوں میں بیان کر چکے ہیں،
اس کے بعد آرا و شاہ ہوا، اس کے
سکندر کے درمیان لڑائی ہوئی تھی،
سکندر نے اسے قتل کر دیا تھا، اس کی
سلطنت کا زمانہ ۳۰ برس تک رہا،
پھر دیکھ لیم کا زمانہ آیا، اور اسی نے
کلیدہ و دمنہ تیار کرائی تھی، جس کا ابن
مقفع نے عربی میں ترجمہ کیا ہے، اور
سهل بن عمرو نے مامون کے لئے ثعلبہ
و عضرہ کے نام سے اس کے جواب میں
ایک کتاب لکھی تھی، جس میں کلیدہ و
دمنہ کے ابواب اور اس کی مثالوں
کا مقابلہ کیا گیا تھا، یہ کتاب حسن و زیب
میں کلیدہ و دمنہ سے بہتر ہے، اس کی
حکومت ۱۱ سال رہی، اس بارہ میں
بیانات مختلف ہیں،

پھر بہت بادشاہ ہوا، اس کے
زمانہ میں شطرنج کی ایجاد ہوئی، خود

ایا ذال شہور و جعل انفسہن مثلاً
 للقدیر و تعلبہ باہل الدنیات
 الانسان یلعب بہا ما یرید و ان
 الحاذق الفطن لا یتاقی لہ ما یتاقی
 : نفیرک اذا اسعدک
 القدیر و ان الکاسر تراق و المحظوظ
 فی ہذا الدنیا کالمتال الابلج
 (رقم ۱۵۸)

کے مطابق اس کے بارہ برج اور مینے
 کے دنوں کی تعداد کے مطابق تیس ہر
 بنائے اور دو لکھ بنائے اگر یہ کھیل
 تقدیر اور انقلاب روزگار کی مثال ہو
 کہ جب انسان اسے کھیلتا ہے تو قضا
 و قدر کی امانت و مسامتہ سے اس
 کے نزدیک اپنا مراد حاصل کر لیتا ہے
 اور اور ہوشیار آدمی کو بھی وہ چیز حاصل
 نہیں ہوتی جو معمولی آدمی حاصل کر لیتا
 ہے بشرطیکہ قضا و قدر اس معمولی
 آدمی کا ساتھ دے، روزی اور دیا
 کا حقہ کوشش ہی سے ملتا ہے

ثم ملک نزاکات بعد الباہو
 فكان ملکہ نحو امن خمین مایہ
 نسفہ و الزمان سیرو اجبار و
 حروب مع ملوک فارس و ملوک
 الصين قد اتینا علی الغرہمہا
 فیما سئل من کتبنا لشہر ملک بعد
 باہود کے بعد زمان تحت سلطنت
 پر ہٹیا، اور تقریباً فارس تک اس کی
 حکومت رہی، زمان کے مختلف واقعات
 ہیں، فارس اور چین کے بادشاہوں سے
 اس کی لڑائیاں رہیں، ان میں سے بعض
 مشہور لڑائیوں کا حال ہم اس سے پہلے

من ولدہ و هو الباجہود فسار
فیہم سیرۃ ابیہ و احسن النظر
بہد و نہاد فی بناء البیہا کل وقت
الحکماء و نہاد فی مرابصہم و چشم
علی تعلیم الحکمتہ و بشیرہ
عنی حبیبہا فکان ملکہ الی ان شک
ماتہ سنۃ

(ص ۱۵۷)

کی تھی اور وہ اس کا دینی عہد بھی تھا
باجہود اپنے باپ کے نقش قدم پر گامزن
تھا اور لوگوں کے حال پر پوری طرح
نظر رکھتا تھا اور ان کے ساتھ اچھا
برتاؤ کرتا تھا اس نے بھی مالیشا
ہارتوں کی تعمیر میں اضافہ کیا حکما
کو آگے بڑھایا اور ان کے مراتب و درجہ
بند کئے اور انہیں حکمت کی تعلیم اور
اس کی طلب و جستجو پر آمادہ کیا اس
کی مدت حکومت سو سال تھی

اسی کے زمانہ میں چوسر کا کھیل
ایجاد ہوا اور یہ کھیل حصول معاش
کی ایک مثال ہے جو نہ حکمت و تدبیر
سے اس دنیا میں حاصل ہوتی ہے اور
مصنعت و حرفت سے یہ بھی بیان کیا
جاتا ہے کہ سب سے پہلے ارو شیر بن بابک
نے یہ کھیل ایجاد کیا تھا اس نے اہل
دنیا کے ساتھ دنیا کے انقلاب و تغیر کی
کا نقشہ دکھایا اور زمینوں کی تعداد

و فی ایامہ عملت الزود واحد
اللعب بجا و جعل ذلک مثلاً
للمکاسب فانما کانت بالکس
ولا بالحبس وقد ذکر ان امر دشیر
ابن بابک اول من لعب بالزود
وضعها و ساری قلب الدنيا
باہلہا و اختلاف امرها و جعل
بیوتہا اثنی عشر بعدد الشہور
و جعل کلابہا ثلاثین کلہا بعدد

وقد رأيت أبا القاسم البجلي ذكر في
كتاب عيون المسائل والحوادث وكذلك
الحسن بن موسى النخعي في كتابه
المتوجع بكتاب الأدياء والديانات

مذاهب الهند وآسراهم و
العلّة التي لها ومن أجلها حرقوا
انفسهم بالنيران وقطعوا اجسامهم
بأنواع العذاب فلم تعرضوا لشي
ما ذكرناه ولا يمحوا وصفنا

وقد تنوزع في البرهمن فنبههم
من زعم ان الله آدروا نذر مول
من الله الى الهند ومنهم من
زعم ان الله كان ملكا على حسب
ما ذكرناه وهذا اشهر ولما
هلك البرهمن جوعت عليه الهند
جزا عا شديدا وفزعوا القصب
ملك عليهما من اكبر ولد كوكان
ولي عهد ابنيه والموصى اليه

(س ۱۱۱)

... میں نے ابو القاسم بجلي کی کتاب عیون
المسائل والحوادث اور حسن موسیٰ نخعی
کی ترجمہ کی ہوئی کتاب الامام والديانات
میں ہندوؤں کے مذاہب و آراء کا ذکر
دیکھا ہے انہوں نے اسباب و علل کا بھی
جن کے باعث وہ اپنے کو نذر آتش کر دے
ہیں اور طرح طرح کے مذاہب و تعلیمیں
دے کر اپنے جسم کے ٹکڑے کر ڈالے ہیں،
مگر ہم نے جو کچھ بیان کیا ہے اس سے ان
دونوں نے کوئی تعرض نہیں کیا ہے۔

اور برہمن کے بارہ میں اختلاف ہے،
کچھ لوگوں کے نزدیک وہ آدم اور ہندو
میں خدا کا اقرار بعض لوگوں کے نزدیک
جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے، وہ ایک بت یا
تھوا اور یہ زیادہ مشہور قول ہے اس کے
ہلاک ہو جانے پر ہندوؤں کو بڑا قلق
ہوا، اور وہ مجبور ہوئے کہ اس کے برائے
لڑاکے کو جس کا نام باہو تھا اپنا بادشاہ
بنائیں، جس کے حق میں باپ نے وصیت

کہا جس آدمی کو اپنے نفس کی سعادت
 محبوب ہے، اس کو اس کی طرف سے فانی
 نہیں رہنا چاہئے، بخود خدا اس لئے کہ اس
 دنیا میں ہمیشہ رہنا محال اور یہاں سے
 کوچ کرنا یقینی ہے، ساتویں فلسفہ نے
 جواب دیا کہ تم لوگ جو کچھ کہہ رہے ہو
 وہ میری سمجھ سے باہر ہے، البتہ اتنا
 جانتا ہوں کہ دنیا میں مجبور بنا کر لایا گیا
 ہوں حیران و پریشان زندگی گزار رہا
 ہوں، اور زبردستی اس حالت میں دنیا
 سے نکالا جاؤں گا کہ اس کا چھوڑنا
 مجھے انتہائی ناگوار ہوگا،

منجبا واجبا قال الحكيم الساج
 ما دمرى ما تقولون غير انى اخر
 الى الدنيا مضطرا وعشت فيها
 حائرا واخرج منها كاسرها،
 (ص ۱۵۴ تا ۱۵۶)

پہلے اور بعد کے ہندوستانی ان
 ساتوں حکیموں اور پندتوں کے آراء
 و افکار کے بارے میں مختلف خیال
 ہو گئے، مگر ان سب نے ان کی پیروی
 اور ان کے طریقہ کو اختیار کرنا چاہا
 اس لئے ان کے مذاہب و آراء کے
 بارے میں مختلف جماعتیں پیدا ہو گئیں۔

فاختلف الهند ثلث سلت
 وخلف في امرها ولا السبعة
 وكل اقتدى بهرويسم مذہب
 ثم تفرعوا بعد ذلك في مذاهبهم
 وتنازعوا في امرهم فالذي
 وقع عليه حصر من طوائفهم
 سبعون فقرة، (ص ۱۵۶)

الثقة، قال الحکیم الثانی لوتنا
 حکمة الخالق فی احد العقول
 کان ذلک نقصا فی حکمتہ و
 کان الغرض غیر مدسک و
 التقصیر ما نفا من الادراک
 قال الحکیم الثالث الواجب علینا
 ان نتدی بمعرفۃ النفسا
 التی حی اقرب الاشیاء مناد
 نحن ادلی بها وحی ادلی بنا قبل
 ان تنفرغ الی علو ما بعد عنا
 قال الحکیم الرابع لقد ساء وقع
 من وقع موقعا احتاج فیہ الی
 معرفۃ نفسه قال الحکیم الخامس
 من هاهنا وجب الاتصال
 بالعلماء الممدین بالحکمة قال
 الحکیم السادس الواجب علی
 المرء المحب لسعادة نفسه لا یثقل
 عن ذلک لاسیما اذا کان المقار
 فی هذه الدار ممتنعا والخرج

مطمئن بھی ہو گیا ہو، دوسرے نے جواب
 دیا کہ اگر کسی عقل و فہم میں باری تعالیٰ
 کی حکمت آجائے تو اس سے اس کی حکمت
 میں نقص و فتور لازم آئے گا اور اتنے
 بے کرم و غرض و نفاہت کا ادراک نہیں
 کیا جاسکتا اور ہماری تعمیر و کوتاہی
 میحاجدراک میں ماننے ہے، تیسرے حکیم
 نے کہا کہ ان چیزوں کے علم سے پہلے جو
 ہم سے وہ ہیں ہم سے اپنے نفوس
 کی حقیقت سے آگاہ ہونا ضروری ہے
 کہ وہ ہم سے سب سے زیادہ قریب
 اور ہم دونوں ایک دوسرے کے زیا
 مستحق ہیں، چوتھے حکیم نے کہا اور یکس
 قدر غلط بات ہوگی کہ کوئی ایسے مقام
 پر پہنچ جائے جہاں اسے اپنے نفس
 کی معرفت کی ضرورت پیش آئے،
 پانچویں حکیم نے کہا اسی سے معلوم ہوتا
 ہے کہ علماء اور ماہرین حکمت سے ربطا
 و تعلق قائم کرنا ضروری ہے، چھٹے حکیم نے

حتى انتاظر فنظرت ما قصة العا
وما ستره ومن اين اقبلنا و
والى اين نمرود على اخواننا
من عدو الى وجود حكمة ا
صد لذالك وهل خالقنا و
المزترع لنا والمنشئ لاجسامنا
يبتتب بخلقنا منفعة ام يخل
يل فبع بفسادنا من هذه الدار
عن نفسه مضرة ام يخل يخل
عليه من الحاجة او النقص ما
يدخل علينا ام يخل هو غنى من
كل وجه فما وجه افتائه
ايانا واتلافنا من بعد جودنا
وميلادنا: (ص ۱۵۵)

فقال الحكيم الاول والمنظور
اليه منهذا ترى احدا من
الناس ادرك الاشياء الحاضرة
والغائبة على حقيقة الادراك
فظم بالبعية واستراح الى

ہم کہاں سے آئے ہیں اور کہاں
جانا ہے اور ہم کو عدم سے وجود میں
لانے کی کوئی حکمت اور مصلحت ہی نہیں
اور کیا ہم کو اور ہمارے سمجھوں کو بنانے
اور پیدا کرنے والے کا ہماری پیدائش
میں کوئی مفاد وابستہ ہے اور کیا ہمیں
اس دنیا سے معدوم کرنے سے وہ اپنے
کسی نقصان کو دور کرنا چاہتا ہے
کیا ہماری طرح اس کی بھی ضرورتیں
ہوتی ہیں اور وہ بھی ہماری طرح
نقصانات اٹھاتا ہے یا ان تمام چیزوں
سے وہ بالکل مستغنی اور پاک ہے پھر
آخر وہ ہمیں وجود بخشنے اور پیدا کرنے
کے بعد کیوں ہلاک کر دیتا ہے ؟
پہلے حکیم فلسفی نے اس کا یہ جواب
دیا کہ کیا آپ کوئی ایسا شخص بتا سکتے
ہیں جس نے موجود اور غیر موجود تمام
چیزوں کا صحیح صحیح ادراک کر لیا ہو
اور وہ اس مقصد میں کامیاب ہو کر

برہمنوں کی حکومت ابتدا سے آخر تک
۳۶۶ سال تک رہی ہمارے زمانہ
ان کی اولاد بڑا بہتہ کے نام سے مشہور ہے
اور ہندوان کو عزت و توقیر کی نظر سے
دیکھتے ہیں اور فی الواقع یہ اپنے طبقہ کے
اعلیٰ و اشرف لوگ ہیں، یہ جانوروں
کا گوشت غلط نہیں سمجھتے اس قوم
کے مردوں اور عورتوں کی گردن میں تولو
کے حامل کی طرح پیلے رنگ کے دھانگے
بندھے ہوتے ہیں جن کی وجہ سے
وہ ہندوؤں کی دوسری قوموں
مما زہ سمجھے جاتے ہیں

قدیم زمانہ اور برہمنوں کے عہد
میں، دانشمند حکماء اور مفکرین کا بیت
الذہب میں اجتماع ہوا، انھوں نے
کہا کہ ہم سب مل کر غور کرنا چاہیے کہ اس
دنیا کی حقیقت اور اس کا راز کیا ہے

فکان ملک البرہمن الی ان
ہلک ثلثمائة سنة وستاد
ستین سنة وولد یعرفون
بالبراہمة الی وقتنا هذا وھند
تعظمھم وھذا علی اجناسھم
واشر فھم لا یتغذون بشئ
من الحیوان و فی سقاب الخیل
والنساء منھم حیوط صفری متولد
بھا حامل السیوف فونر ابنھم
وین غیرھم من انواع الھند
(ص ۱۵۲)

وقد کان اجتماع منھم
فی قدیم الزمان و فی ملک البرہمن
سبعة من حکمائھم والمنظور
الیہم منھم فی بیت الذہب
فقال بعضهم لبعض تعالوا

۱۰۰ فی نسخة یختارون وکلا ھما فی معنی واحد (ض)

۱۰۱ یعنی ہمارے ہندی میں جنیو کہتے ہیں۔

الخواص در ایه ما هو اعلیٰ من
ذات و اشار الی المبدأ الاول
المعطى لساثر الموجودات وجودها
الناظر علیها بحدوث فانقاذ لله
مصالح الدنیا و جمع الحكماء فاخذوا
فی ايامه کتاب السند هند و
تفسیره دهر الد هو و منه
فرغت الكتب لکتاب الامر جبهه
والمجسطی و فرغ من الامر جبهه
الامر کند و من المجسطی کتاب
بطليموس ثم عمل منها بعد
ذلك الزيجات واحد ثلثه
الاحرف المحیطة بالحساب الهندی
وکان اول من تکلّم فی اوج
الشمس و ذکراته یقیم فی کل
برج ثلثة آلاف سنة و یقطع
الفلک فی ستة و ثلاثین الف
سنة والاوج الآن علی سہای

ما فیہ من الخصال و ما فیہ من
الخواص و ما فیہ من الخصال

تصرفات کی کیفیات بھی واضح کی گئی
تھیں، مگر اعظم یعنی سورت کا حال بھی
بیان کیا گیا تھا، اور اپنی کتاب میں
اُن کے دلائل بیان کئے اور ان کو نجوم
کی فہم سے قریب تر کرنے اور خواص کے
دلوں میں اس سے اونچے پیمانہ پر انکی
فہم و رایت بھی بٹھانے کی کوشش کی گئی
اس میں سید اول کی جانب اشارہ کیا
گیا ہے، جو ساری موجودات کو وجود
بخشنے والا اور اپنے انعامات اور فیاضیوں
سے بہرہ ور کرنے والا ہے، اسی لئے تمام
ہندوستانی برہمن اعظم کے سامنے جھک گئے،
اور پورے ملک میں خوشحالی اور فائز
البالی آگئی، بادشاہ نے دینی سیوچ
بوجھ کی طرف رہنمائی کی، حکماء اور فلاسفہ
کو اکٹھا کیا، اور انہوں نے اس کے
دور میں سندھ نام ایک کتاب تیار کی
جس کے معنی دہر الد ہو رہے یعنی زمانوں

واستخرجوا الحديد من المعادن
وضربت في ايامه السيوف و
والخناجر وكثير من انواع المقاتل
وشيد البياكل وصرصوها بالجوا
المشرقة وصور فيها الافلاك
والبروج الاثني عشر والكواكب
وعين بالصورة كيفية العوالم
واسرى بالصورة ايضا كيفية
افعال الكواكب في هذا العالم
احل اثما الاثنا عشر الحيوانية
من الناطقة وغيرها وبين
حال الهدى والاعظم وهو الشمس
واثبت في كتابه براهين جميع
ذلك وقرب الى عقول العباد
فهو ذلك وغرس في نفوس

وورثیں گے اور ہلاک کر ڈالیں گے یہاں تک
۱۰۰ ہمارے اطاعت قبول کرے اور
عزم کر کے انھوں نے اپنا ایک بادشاہ
مقرر کیا جو بہن اکبر ایک عظیم اور اہم
مقدمہ کہلاتا ہے اس کے زمانہ میں علم
وحکمت اور علم و کام اور دودہ تھا تو گون
نے کانوں سے لوہا نکالا، اسی زمانہ
میں تلواریں، خنجر اور لڑائی کے دوسرے
قسم قسم کے آلات اس نے ایجاد کئے گئے
اور زرد و جہاں سے رقص محل تعمیر ہوئے
جن میں افلاک ۱۲۱ برجوں اور ستاروں
کی تصویریں بنائی گئیں ان میں عالم
کی کیفیت، ستاروں کی حرکات، اور
عالم پر ان کے افعال کی اثر اندازی اور
حیوان ناطق و غیر ناطق میں ان کے

(بقیہ ماثیہ ص ۲۲۵) نہیں ہوتی تھی اس لئے خیال ہوا کہ شاید یہ "آلادب" ہو، اور اس صورت میں
مفہوم بالکل واضح ہو جاتا ہے، مولانا مناظر حسن گیلانی مرحوم نے بھی اسے "آلاب" کے بجائے "آلادب"
پڑھا، اور سمجھا ہے وکھوان کی کتاب "ہزار سال پہلے" (ص ۶۶) (رض)
۱۔ حیوان ناطق یعنی انسان اور غیر ناطق یعنی حیوان،

والجنت الذین وصلوا النّیّۃ یتال
 شان هذا العالم ویدّۃ ان الہند
 کانت فی قد یوالزمان الفرقۃ
 الّتی فیہا الصّلاح والحکمة وانہ
 لما تجلیت الّا جبال وقربت
 الّا حزاب حاولت الہند ان
 تضر المملکة وتستولی علی الخیر
 وتکون الریاسة فیہا فقال کبراءہم
 نحن کنا اهل البدء وفینا التناہی
 ولنا الغایۃ والصدۃ والانتقام
 ومناسری الّا ب الی الارض
 فلا ندع احد اعاننا ولا عاننا
 واداد بنا الّا غماض الّا یتنا علیہ
 وابد نالہ او یخرج الّا عتقا فامر
 علی ذلک ولصبت لہا ملکاً و
 ہوا البرہمن الّا کبر والملک الّا عظم
 والّا ما فیہا المقدّر ظہرت فی
 ابامہ الحکمة وتقدرت العلما

دنیا کی ابتدا و انتہا اور اسکی حقیقت اور مہیت
 وقت نظر کیا تھ غور و خوض کرنیوالے اصحاب علم و نظر
 اور ارباب فکر و تحقیق کا بیان ہے کہ قدیم
 ترین زمانے میں ہندوستان میں ایسی جماعتیں
 موجود تھیں جن میں خیر و صلاح اور حکمت
 دانائی پائی جاتی تھی، اور اس زمانہ میں جب
 نوع انسانی اقوام و قبائل میں بٹی ہوئی
 تھی تو ہندوستان کے لوگ ملک میں
 مرکزیت پیدا کرنے، اس کو ایک اقتدار
 کے ماتحت لانے اور حکومت قائم کرنے
 میں مصروف تھے، اور ان کے سرداروں
 کا خیال تھا کہ ہم ہی سے ابتدا ہوئی
 ہے اور ہم ہی پر انتہا ہوگی، اور آغا و نظام
 ہمارے ہاتھ میں ہے، سارے کرۂ زمین
 میں ادب کی اشاعت ہمارے ملک ہی
 سے ہوئی ہے، ہمارے ہی مخالفت اور ہم
 سے عناد کرے گا یا ہمیں نظر انداز کرنے
 کی کوشش کرے گا، تو ہم اس پر چڑھ

ہمارے پیش نظر مسعودی کے دو نسخے تھے، اور ان دونوں میں "الاب" لکھا ہے جس سے مفہوم کی کوئی دقت

الرياح في بلاد الهند فيقال
والله اعلم ان علة كون الطيب
بارض الهند من ذلك الورق
وقيل غير ذلك ولذلك خصت
ارض الهند بالعود والقرفة
والا فادويه والمسك سائر
الطيب وكذلك الجبل لمت
عليه اليواقيت واحجار الماس
وفي جزائر السبازج وفي
قصر مغالطس اللؤلؤ

(ص ۹۰ و ۹۱)

جن سے حضرت آدمؑ نے ستر پوشی کی تھی
اور وہ جب خشک ہو گئیں تو ہواؤں
نے اسے اڑا کر پورے ہندوستان میں
پھیلا دیا، اور غالباً اسی لئے کہا جاتا ہے
اور خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ صحیح بات
کیا ہے کہ انہی پتوں کی وجہ سے ہندوستان
میں خوشبودار عطر وغیرہ پائے جاتے
ہیں، اس کی اور وجہیں بھی بیان کی
جاتی ہیں، اسی لئے سرزمین ہند پر
لاٹک، خوشبودوں، مشک، اور دوسرے
قسم قسم کے عطر کے لئے خاص ہے
اسی طرح یہاں کے پہاڑوں
پر یا قوت اور ہیرا، جزیروں
میں سنباؤں اور سمندروں کی گہرائیوں
میں موتی چمکتے ہیں،

(بقیہ حاشیہ ص ۲۲۳) جس مقام پر یہ پہاڑ واقع ہے۔ اس کا نام وجناؤ بیان کیا جاتا ہے، مولانا
سید سلیمان ندوی مرحوم لکھتے ہیں کہ شاید دیکھنا (دیکھ یعنی جنوبی ہند)۔۔۔۔۔ کی گہرائی
موتی شکل ہے۔ (ض)
لے۔ ایک قسم کا پتھر جس سے تلواروں اور دانتوں کو صاف کیا جاتا ہے (ٹاموس جلد اول)

مسعودی

(المتوفی ۳۴۶ھ مطابق ۹۵۷ء)

مسعودی کا نام علی بن حسین بن علی، کنیت ابو الحسن اور وطن بغداد تھا، اور چونکہ مشہور صحابی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے اس کا خاندانی سلسلہ ملتا ہے، اس لئے مسعودی کہلاتا ہے، یہ ایک بلند پایہ مورخ، جغرافیہ نویس اور سیاح کی حیثیت سے مشہور ہے، اس نے اپنی عمر کے پچیس سال سیر و سیاحت میں گزاری دیئے، اس نے اپنے وطن بغداد سے سفر شروع کیا، اور عراق، شام، آرمینیا، روم، (ایشیائے کوچک) افریقہ، سوڈان اور حبش کے علاوہ چین، تبت، ہندوستان اور لنگا بھی آیا، اور ہندوستان، چین، عرب، حبش، ایران اور روم کے دریاؤں کی بھی سیر کی ہے، اس نے جو بعض تاریخی اور جغرافیائی معلومات تحریر کئے ہیں، وہ اس سے پہلے مورخین اور جغرافیہ نویسوں کے یہاں نہیں ملتے، اس کی متعدد ضخیم کتابوں میں صرف دو تاریخی کتابیں موجود ہیں، مروج الذهب و معادن البحر اور البیہ والاشراف، مروج الذهب، نہایت پر معلومات اور مفید تصنیف ہے، اور اگرچہ وہ اسلام کی تاریخ ہے، لیکن اس کے مقدمہ میں دنیا کی تمام قوموں کی اجمالی تاریخ ہے، اس سلسلہ میں ہندوستان کا ذکر اور یہاں کے شہروں اور دریاؤں کے متعلق اس میں بڑے مفید معلومات موجود ہیں، مسعودی نے اسے ۳۴۶ھ مطابق ۹۵۷ء میں سیر و سیاحت ختم کرنے کے بعد لکھا تھا، اور وہ مصر سے کئی بار اور پیرس سے ۹ جلدوں میں ۸۷۱ء میں فریخ ترجمہ کے

علیٰ ہذا الصفتہ یبلغ مالا عظیما

وقیل عشرۃ آلات دس ہوں

(ص ۱۶۳ تا ۱۶۵)

پوری کرتا ہے جب مالک کو دور دراز سفر

کرنا ہوتا ہے تو اسی پر سوار ہو کر جاتا ہے

بچے اس پر سوار ہوتے ہیں ادھ ابھینس لیکر

جنگل جاتا ہے اور اپنی سونڈ سے گھاس

اکھاڑ کر درخت کی پتیاں توڑ کر بچے کو

دیتا جاتا ہے دیگر اسے کسی چیز میں رکھتا جاتا

ہے یہی اس کے چارہ کا کام دیتا ہے اس

قسم کے سدھائے ہوئے ہاتھی بڑے بیش

قیمت ہوتے ہیں ادھ کہا جاتا ہے اک ہزار

مردم کس کی قیمت ہوتا ہے

فیض بہ فیعود الی البقال یشوش

متاعہ و یخلط بعضہ ببعض

فاما ان یرید اویرو علیہ

الودع وان الفیل الذی ہذی

صورتہ یکنس و یرش و یدق

الاسرر بعد قسۃ یاخذ ہا بنظرہ

فیدق و یرجل یجیح علیہ الاسرر

و یطحن الاسرر و یستقی الماء و

ذلک انہ یاخذ الماء الذی

یستقی فیہ الماء و فی الماء

حبل مشد و یدخل خرطومہ

فیہ و یجملہ و یقسی جمیع الحراج

و یرکبہ صاحبہ فی حرا یجہ

البعیدۃ و یرکبہ الصبی یمضی

علیہ الی الصبر فیقطع الخشیش

و ورق الشجر بنخرطہ معہ و

یدفعہ الی الصبی فیجمعہ

فی وعاء معہ و یجملہ فیکو

ذلک طعامہ و انہ اذا کان

کوڑیاں شمار کرنے میں غلطی کرتا تو ہاتھی

اپنی سونڈ سے اسے تنہ کرتا، اور بنیا و بنا

شمار کرتا پھر ہاتھی خریدار ہوا سالانہ بیکر

گھر واپس جاتا، اگر یہ سالانہ مالک کو

کم معلوم ہوتا تو وہ ہاتھی کو مارتا اور

وہ پھر یہ سالانہ لے کر بننے کے پاس

واپس جاتا، اور اس کو بننے کے سامنے

الٹ لیٹ دیتا، بنیا یا تو اس کا قصہ

پورا کر دیتا، ورنہ کوڑیاں لگ کر واپس

کر دیتا، جس ہاتھی کا ذکر کیا جا رہا ہے

وہ جھاڑو بھی دیتا ہے، پانی بھی چھڑ

ہے، اور موسلی سونڈ میں سے کر دھان

کوٹتا ہے، ایک آدمی ہاتھی کے سامنے

دھان جمع کرتا جاتا ہے، وہ اس کو کوٹتا

جاتا ہے، پانی بھی لاتا ہے، اور اس طرح کہ

پانی بھرنے کا ڈول جس میں رسی بندھی

ہوتی ہے، اپنی سونڈ میں لے کر جاتا ہے

اور پانی بھر کر مالک کے لئے

لاتا ہے، اس طرح وہ عام ضرورتیں

فی حوائجہ اور بایہاوان الفیل
 یدفع الیہ الودع الذی یشتر
 فیہ الحوائج ذقیہ الودع وهو
 نقد القودر وانمودج الحاجة
 کائناتما کانت فیکون مصر
 فی الودع شئ من ذلک الجنس
 والنقد ویضی الی البقال ذالک
 سرأ البقال نزل من حج شغلہ
 ولو کان علی سر اسد من یشتر
 ہندہ کا ینا من کان واخذ الودع
 من الفیل عند الذی فیہ ونظر
 ما یرید بانمودج متاعہ دفع
 الیہ اجدد متاعہ من ذلک
 النوع باسم قیمۃ ولویزیڈ
 فیزیڈ لا دہا بعد الیایح
 الودع فغلط فیہ حیوشہ
 الفیل یخرطوعہ فیعد البقال
 عدۃ ثانیۃ ویضی الفیل
 بما استراہ فرہا مستعملہ

دیکھے ہیں جو اپنے مالکوں کے کام اور ان
 کی ضروریات انجام دیتے تھے، اس کا
 طریقہ یہ تھا کہ ہاتھی کو وہ جھولا دیا
 جاتا تھا جس میں ضرورت کی چیزیں
 خریدی جاتی تھیں، اسی میں کوڑیاں
 رکھ دی جاتیں، اور وہی ان لوگوں
 کا رائج الوقت سکھتا، اور جو چیز غلط
 ہوتی، اس کا نمونہ بھی رکھ دیا جاتا، ہاتھی
 اسے لیکر اپنے کدوکان جاتا، جیسے ہی
 بنیا ہاتھی کو دیکھتا، تو کل کام چھوڑ کر
 خواہ کسی درجہ کے ٹاکہک بھی ہوں
 اور اس کے سر ہی پر مٹھڑے ہوں، ان
 سب کو چھوڑ کر ہاتھی سے جھولا لیتا
 - کوڑیاں شمار کرتا، اور اس میں جو
 نمونہ رکھا ہوتا اسے دیکھ کر اس کے
 مطابق جو بہتر سے بہتر چیز اس کے
 پاس ہوتی، سستی سے سستی قیمت
 میں دیتا اور اگر ہاتھی کچھ زیادہ چاہتا
 تو اور بڑھا دیتا، اگر کبھی دوکاندار

وَابْنُ بَكْرٍ وَابْنُهُ وَجَدَ وَأَصَابَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَ
 وَصَفَ لَهُمْ ثَوْبًا ضَعْفَهُ وَانْتَه
 كَانَ يَلْبَسُ مَرْقَعَةً وَبَيْتَ فِي
 الْمَسَاجِدِ ثَوْبًا ضَعْفَهُ لَا جِل
 مَا حَكَاهُ لَهُ ذَلِكَ الْغَلَاوِيهِمْ
 الثِّيَابِ الْمَرْقَعَةِ لَهَا ذِكْرٌ مِنْ
 لَبَسَ عَمْرٌ الْمَرْقَعَةَ وَحَبَّتْهُمُ لِلْمُسْلِمِينَ
 وَمِيلَهُوا إِلَيْهِمْ لَمَّا فِي قُلُوبِهِمْ عَمَّا
 حَكَاهُ ذَلِكَ الْغَلَاوِيهِ عَنْ عَمْرٍ،

کے علاوہ میں اس کا انتقال ہو گیا،
 اس کے ہمراہ ایک ہندو لڑکا بھی گیا
 تھا، اس نے لڑکا پہنکر سب حالات
 بیان کئے، اور نبی اکرمؐ اور حضرت ابو
 بکرؓ کے متعلق جو کچھ واقفیت حاصل ہوئی تھی
 سب بیان کی، اور بتایا کہ اس کی ملاقات
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
 اور قائم مقام حضرت عمرؓ سے ہوئی اور
 اُن کی خاکساری کا حال بھی بیان کیا
 کہ وہ پیوند لگے ہوئے کپڑے پہنتے ہیں۔
 اور رات مسجد میں گزار دیتے ہیں، انہی
 واقعات کو سن کر اور اس کے اثر سے
 یہ لوگ تواضع و خاکساری کے لئے پیوند
 لگے ہوئے کپڑے پہنتے ہیں اور ملاقات
 سے بھی محبت کرتے ہیں، اور اُن کی نظر
 میلان رکھتے ہیں،

وَفِي مَذْهَبِ أَهْلِ الْهِنْدِ

أَنَّ الشَّرَابَ عَلَى الرَّجَالِ حَرَامٌ

وَهُوَ لِلنِّسَاءِ حَلَالٌ وَمِنْ الْهِنْدِ

ہندوؤں کے مذہب میں مردوں

کے لئے شراب مطلقاً حرام اور عورتوں

کے لئے جائز ہے، لیکن بعض لوگ جھٹی

حَقُّ رَأْسِ انْشَاءٍ مِثْلَ قِيَةٍ
يَا كَلِّ وَيَتَرَبَّ عَلَى سَبِيلِ الْاِنْقَاطِ
مَذْلُكُ وَالْوِاضِعُ،

وكان اصل سرندیب وما
ولا اله الا بلوغه وروح النحل
فارسلوا رجا فصيما منصر
اسروا ان بسير اليه فيختر
امرنا وما يدعوا اليه فباقت
الرجل عوايق ووصل الى البنت
لعدا ان قضى رسول الله صلعم
توفي ابو بكر ووجد انقاير باكر
عمر بن الخطاب فساله عن امر
النس صلعه فشرح له ديك و
رجع فتوفي الرجل بنواحي بلاد
مكراں وکان مع الرجل علام
له هندی فوصل الغلام الى
سرندیب وشرح لهما الامر
وما وقع عليه من امر البقي

ہر ایک کے گلے میں مردہ انسان کی ایک
کھوٹری تھنی ہے اور بڑا اور
خاکساری کے لئے اسی میں کھاتے پیتے
تھکا اور اس کے پاس پاس والوں
کو جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بشت
کی خبر ہوئی تو انھوں نے اپنی قوم
کے ایک سمجھدار اور ہوشیار آدمی کو
بھیجا کہ وہ آپ کے پاس جا کر آپ کا حال
اور جس چیز کی آپ دعوت دیتے ہیں
اس کو معلوم کرے، لیکن اس آدمی
کو رکاوٹیں پیش آگئیں اور وہ اس
وقت مدینہ پہنچا جب رسول اللہ صلعم
اور حضرت ابو بکرؓ دونوں وفات
پا چکے تھے، اور حضرت عمرؓ مندرج
خلافت تھے، چنانچہ اس نے حضرت
عمرؓ سے رسول کریمؐ کے حالات دریافت
کئے آپ نے پوری تفصیل سے بیان
کئے مگر جب یہ آدمی واپس ہوا تو کرا

وهو عجیون المسلمین ویمیلو
 الیہم میلۃ شدیداً وہم فی
 الصیف عراة حفاة لا یتدو
 بشئ ویرتبا جعل الواحد منهم
 علی موتہ خرقۃ اسرج اصابع
 فی مثل ذلک مشدودۃ یخیط
 فی الوسط و فی الشتاء یتشیمون
 بالخصر الحشیۃ ومنہم من
 یلبسون الاثر اسرج قعاً من
 کل لون علی لون الیہم قعۃ
 للشہرۃ ویلون ابدا انہم
 یرموا عظام الموتی من الیہم
 الذین احرقوا و یخلقون ردو^{سہم}
 و یتفون لہامہم و شہرۃ لہم
 ولا یخلقون شعر العانة ولا
 شعر الارطین و فی الاکل یتقیون^{تہن}
 اظفارہم و مع الواحد منهم

ایک قسم کو بیکور کہتے ہیں، جو اصل میں لنگا
 کے باشندے ہیں، یہ مسلمانوں سے بہت
 محبت کرتے ہیں، اور ان کی طرف بڑا
 میلان رکھتے ہیں، یہ گرمی کے موسم میں
 بالکل ننگے بدن اور ننگے پیروہتے ہیں،
 کبھی کبھی کوئی سادہ صرفنا چادر
 انگلی کی لنگوٹی ایک ڈوری میں لگا کر
 کمر میں باندھ لیتا ہے، اور یہ لوگ غلام
 میں گھاس کی چٹائیاں اور رے لیتے ہیں
 اور بعض مختلف رنگوں کے چھوٹے چھوٹے
 ٹکڑے ماؤں سے سلی جوئی لنگی باندھ لیتے
 ہیں، اور جسم پر مردوں کی جلی جوئی
 پڑیوں کی راکھ مل لیتے ہیں، اور سر کے
 بال منڈاتے اور ڈاڑھی اور مونچھ
 کے بال اکھاڑ لیتے ہیں، لیکن بغل
 اور زیر نام کے بال نہیں ہٹاتے،
 اور بیشتر لوگ ناخن کھاتے ہیں اور

لہ غالباً یہ وہی لوگ ہیں جنہیں ابو یوسف اور طاہر مقدسی نے بیکہ جبین اور کیس بیکہ نتیس کہا ہے یعنی
 بدھ فقرا اور بھکشو، لہ اصل کے مطابق ترجمہ کر دیا گیا لیکن غالباً مصنف یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ اکثر
 لوگ ناخن نہیں کھاتے، (رض) لہ کذا بالاصل ولعلہ لا یقصون (رض)

بچانے کے لئے اپنے کو محتاج نہیں بنا سکتا۔

اس لئے ہم مکان کے چاروں طرف
لکڑیاں جج اور دروازہ بند کر کے گھر میں

آگ لگا دیں گے اور اپنے لئے کہا مگر تیرا
رہا کا اور گھر دالے بھی تو جل جائیں گے

اُس نے جواب دیا میرے لئے ان کا
جل جانا مال چلے جانے سے زیادہ آسان

ہے یہ سن کر راجہ خود اس کے مکان
پہنچا اور دروازہ بند کر کے اس میں آگ

لگوا دی، اور ڈاکوؤں کے ساتھ اُس کا
رہا کا گھر کے اور لوگ اور سارا اثاثہ سب

جل گیا،

کہا جاتا ہے کہ ہندوستان کے ہلال

علاقوں میں پورٹھوں اور پورٹھیوں
کو جلا دینے کی رسم ابھی تک جاری ہے

اس سے پہلے ایک فصل میں ہم
ہندوستان کے عابدوں (پجاریوں)

اور زادوں (سنیاسیوں اور جوگیوں)
کا تذکرہ کر چکے ہیں، ان کی چندین

وضوہ الباب بالناسر فاحترق
القوم وولدا وعیالہ وجمیع
ماکان فی الدار،

قیل ان فی بلاد الہند کاٹھا
الرسم فی احراق الشیوخ والعجائز
باقی، (۱۵۲-۱۵۳)

ذکرت فی فصل قبل ہذا
امر عباد الہند وضوہا دھم
وہم عدتہ اصناف منہم
البیکور واصلیہ من سرنڈ

ناخذ الا عشرة آلاف دينار
 فلتأمر أهدم على هذا الحالة
 مضى الى الملك عرف القضية
 وقال هذا شيء لا دالة و
 متالع يبيع بمثل لاء القود نكاح
 لربك ادا حد ان يقدر عند
 فقال له كيف نضع وان كلنا
 قتلوا ابنك فقال له كيف العمل
 قال قتلهم سهل على وانما اخا
 ان يقتلوا ابنك ولا ولدك
 غيره فقال ما ابالي هؤلاء
 يطلبون ما لا عظيم ولا يحزن
 لي ان افقر نفسي واخلص لدا
 باي وجه ايها الملك فجمع
 حول الدار وشد بابها ونصر
 بالنار عليهم فقال له ايقظ
 ابنك وعيالك فقال اخترا
 اهود عندى من ذهاب الى
 فوجه الملك وسد باب الزحف
 له كذا بالاصل والصواب لم يكن

کہنا کہ ایک ہزار کے قریب اشتریاں لیکے
 رٹکے کو چھوڑ دیں مگر ڈاکوؤں نے انہیں
 کیا، اور کہا کہ ہم دس ہزار روپے بغیر
 چھوڑیں گے، باپ یہ کیفیت دیکھ کر راجہ
 کے پاس آیا، اور اسے صورت حال سے
 مطلع کیا، اور کہا کہ اس کا سوا ہے اس
 کے کوئی علاج نہیں کہ ان ڈاکوؤں
 کو قرار واقعی مراد پچائے، بغیر اس کے
 کوئی شخص کیسے آپ کی سلطنت میں
 رہ سکتا ہے، راجہ نے کہا اس وقت
 ہم کیا کر سکتے ہیں، اگر ان سے بات چیت
 کریں تو وہ تمہارے بیٹے کو قتل کر دیں گے
 باپ نے کہا پھر آخر کیا صورت ہوگی
 راجہ نے کہا انہیں قتل کر دینا تو آسان
 ہے، لیکن خطرہ یہ ہے کہ وہ تمہارے
 اکلوتے رٹکے کو قتل کر ڈالیں گے
 سو اگر نے جواب دیا، اس کی پروا
 نہیں، یہ لوگ اتنی بڑی بھاری رقم
 کا مطالبہ کر رہے ہیں کہ میں رٹکے کو

وحدثنی محمد بن مسلم
السیرانی دکان مینماستانہ
نبھا و عشرین مسند و قدسافر
انی اکثر بلاد اہلند و عرفت
اموال اہلہا و معاملتہم مقو
جیبہ ثمان اثنی عشر نفقا
جاؤانی سیہور و نمانہ نقبہ
نقی سرہیل من انجاء ہندی
مداب یوک مالہ عینہا و الاب
شدیدہ امجدہ لا ولد لہ
سوانہ نقبہ علیہ فی وسط
مزلہ دھ بویہ بعثۃ لکان
و بنار او شہر ذابک دکان غلا
ہیں ۔ یسکما ابوہا فوجہالی
ابیدہ میرہ ما نزل بلہ دیبلہ
اب یشریہ وینسہ منہم
نباء الیہم فخلعہم و ہرق
بہم یا حذوا منہ الف وینا
ادخلہ ذلک قالوا قالوا

محمد بن مسلم سہرانی کا جو تذکرہ ۲۰
سال سے زیادہ انجم و ہندوستان میں
اکثر جگہوں کی سر دیانت اور وہاں
کے آئندہوں کے احوال و معاملات سے
خوب واقف تھا یہ بتا ہے کہ ۱۵۱۲
پر شہنشاہ اکبروں کا ایک گروہ پیراؤ
خاں آیا وہاں اس نے ایک ہندو
آہر کو پکڑا جس کا باپ ہارون مند
تھا۔ اس نے بڑی محنت اور
جہنم کشی سے یہ دولت حاصل کی تھی
اور اس کے بیوی ایک لاکھ تھا
کو انہوں نے گھر میں گھس کر پکڑا
اس سے دس ہزار یا اسی کے گھ
جنگ اشرفیاں۔ جب رہے تھے ایک
باپ کے لئے یہ معمولی رقم تھی ارکان
یہ صحت مال باپ کے پاس کما بھی
کہ وہ رقم دس کران ڈاکوؤں کے
پہرے اس کو پکڑا اسے دینے کہ باپ
فرمایا امانت سے نرمی اور باج

یہاں اسناد ان یقتلوا و یقتلوا
 ہمدانہم بعدہ کل ذکر عدا
 سوا اذا ظالموا الانسان لہ
 بسع احسن ان یکلمہم ولا
 یتعرض لہم عرفا من نفسہ و
 یمضی معہم فی بیس حبث شادا
 من سوتہ او داسرہ او دکانہ
 اد فی بستانہ فیجمع لہم المال
 ان ی قد قاطعہ علیہ و المتاع
 و ہو مع ذلک یا کلون و یشربون
 و سکا لہم محمدۃ فاذا جمع ما
 و اخقوہ علیہ احضر من یشملہ
 معہم و مضی و ہم شیطن بد
 حتی یبطلون اماکنہم الذی
 یا مئون فیہا علی انفسہم فی طلق
 من ہناک و یاخذون المتاع
 و المال

(ص ۱۵۱-۱۵۲)

بڑھتا ہے تو اسے قتل کر دیتے ہیں اور ان
 کو اس کی مطلق پرواہ نہیں ہوتی کہ قتل
 کرنے کے بعد وہ خود بھی قتل کر دیے جائیں گے
 کیونکہ مارنا اور مرجانا ان کے نزدیک بڑا
 ہے اس لئے وہ جب کسی آدمی سے اس قسم
 کا مطالبہ کر دیتے ہیں تو پھر اپنی جان کے
 خوف سے اس کے لئے کچھ کہنے شے یا کیا
 کرنا موقع نہیں رہتا بلکہ جان بھی وہ چاہتے
 اس کے گھر، دکان بازار یا باغ وغیرہ
 میں جا کر وہ شخص بیٹھ جاتا ہے۔ اور ان
 کے لئے مال و متاع میا کرنے میں مصروف
 ہو جاتا اور اس درمیان میں ڈاکو کھانے
 پیتے اور چھریاں نکالے رہتے ہیں جب
 ان کی مطلوبہ رقم جمع ہو جاتی ہے تو
 ایک آدمی اسے لیکر ان کے ساتھ پہنچا
 جاتا ہے جسے یہ لوگ راستہ میں چاروں
 طرف سے گھیرے رہتے ہیں پھر جب
 وہ اپنے ماموں و محفوظ مقام پر پہنچ
 جاتے تو اسے چھوڑ دیتے اور مال و متاع

۱۵۱

عنكم الا ان تجعلوا شعوركم
ساجدة لشعورنا وسيوفكم
ساجدة لسيوفنا فصارها بقية
المستظهرة عليها تشد شعرا
منكوسة وسيوفهم مقوسة
وهو البقرة اطل فالمرسم باق
الى اليوم على هذا في تلك لطوان
(ص ۱۴۸-۱۴۹)

وببلاد الهند لصوفی
منهم جماعة من بلد الى بلد
فیقبضون علی التجار بالموسرين
اما غریب داماهندی فیقبضون
علیه فی بیتہ او فی السوق او
فی الطرقتی ومجردون فی وجہ
السکاکین ویقولون لہ اعطنا
کذا وکذا واکل قتلناک فان
نقدہ الیہم احد مینہم من

کہا کہ ہم اسی شرط پر تمہارے یہاں سے
واپس جائیں گے کہ تمہارے ہاں اور
تواریں ہمارے ہاں اور تلواروں کے
ساتھ سزنگوں ہو جائیں، چنانچہ مقلوب
گروہ نے اپنے ہاں اسے لٹے باندھے اور
تلواریں کچ کر لیں اور اس جماعت
میں اب تک یہ رسم چلی جا رہی ہے

ہندوستان میں ایسے چور ہوتے ہیں
جو ایک شہر سے دوسرے شہر جا کر مالدار
تاجروں کو خواہ وہ پردیسی ہوں یا ہندوستانی
تاک میں رہتے ہیں اور انھیں ان کے
گھروں، بازاروں یا راستوں میں کپڑا
لیتے اور ان کو چھرا دکھا کر ڈالتے
دھکاتے ہیں کہ اتنی رقم دیدو ورنہ تم کو
قتل کر ڈالیں گے اس حالت میں جو
آدمی بھی خواہ سرکاری ہی کیوں نہ ہو

اگر مزاحمت اور دوک ٹوک کیلئے

الرجل او سلطان قتلوا ولو

پھر اس میں آگ لگائی اور اپنے سامنے چہرہ
رکھ کر کہیں پان چبانے اور گانے بجانے لگے۔
آگ بھی نیچے سے اپنا کام کر رہی تھی، مینک
کہ بھڑک کر ان کے سینوں تک پہنچ گئی،
اور وہ دونوں جل بھن گئے، مگر ان سے
کسی قسم کا درد و کرب اور اضطراب نہیں

ظاہر ہوا.....

عبد الواحد بن عبد الرحمن فسوی نے

جو ابو حاتم فسوی کے بیٹے اور برہما پس

تک سندروں کی سیر و سیاحت کر چکے

تھے، مجھے بتایا کہ اہل ہند ڈیویوں اور

بگڑاؤں کی طرح اپنے سروں پر بالوں

کی چوٹیاں باندھ لیتے ہیں، اور ان کی

تواریں نہایت سیدھی اور بالکل کھڑکی

ہوتی ہیں، ایک مرتبہ دو جماعتوں میں آپس

میں جنگ ہو گئی، اور ایک نے دوسری

کو مغلوب کر لیا، اور مفتوح جماعت سے

فیہ ناسر و وسطا بینہما نردا و

جعلایلعبان بہا و یعضان التابو

و یغنیان والناسر تعمل فیہما من

اسفل الی ان بلغت النار الی

قلوبہما فظفیا ولد یظہر منہما

قالہ ولا تغیر.....

(ص ۱۳۱-۱۳۲)

وحدثنی عبد الواحد بن

عبد الرحمن الفسوی و ہوا بن

اخو ابی جاتم الفسوی وقد سافر

سنین کثیرۃ فی البحار ان الہند

کانت تشد شعورہا مثل القلائد

علی التریس و کانت سید فیہما

مستقیمۃ قائمۃ فوق بن طائفۃ

منہد و بن طائفۃ اخوی حب

فاسظہرت احداہما علی الآخر

فتکرموا علیہم وقالوا ما نرج

نہ اس زمانہ میں بھی سادھو اور اس قسم کے دوسرے تپسیا اور یاغیت کرنے والے لوگ ایسا کرتے ہیں

(ض)

المجید النادر المرتفع یحب من
نواحی قشیر، (ص ۱۲۸)
حمدہ، بیش قیمت ادنیاب ہیرا کشیری
علاقوں سے آتا ہے،

حدثنی یونس بن مھران
السیرانی التاج وقد کان دخل
الزواج قال رأیت فی البلد لذلک
فیہ مھراجا الملك بالزواج من
الاسواق العظيمة مالا یحصی
وعدت فی سوق البصیرات
بھذا البلد ثمان مائۃ صیرفی
شمس الزواج وعمار تھاد کثرۃ
البلدان والقمری فیہا مالا یقع
علیہ وصف (ص ۱۳۰)

مجھ سے یونس بن مھران سیرانی
سوداگر نے بیان کیا جو جریرہ جاوا گئے
تھے کہ وہاں مہراج کے شہر آباد کے بازار
میں دوکانیں بے شمار تھیں اور صرف مہراج
کی دوکانیں ۸۰۰ تھیں اس کے علاوہ
وہاں کی عمارت، شہر اور گاؤں غیر
حد و بیان سے باہر ہیں،

حدثنی من اثق لقولہ
انہ شاهد ببعض بلاد الہند
سرجین..... وحفر کل واحد
منہما بئرًا ملاھا بعد ان قاہ
فیہا علی سرجینہ وجعل

مجھ سے ایک قابل اعتماد آدمی نے
بتایا کہ اس نے ہندوستان کے کس شہر میں
دو آدمی دیکھے..... انہوں نے ایک
کنواں کھودا اور اس میں پیروں کے
بل کھڑے ہونے کے بعد اپنے بھروسے

۱۵ مہراج یعنی دلہہ واسے، بزرگ بن شہریار کے زمانہ میں اکیال درشن کرشن دوم (۸۸۳ء) تھا۔

۱۶ کن فی الاصل والصواب ان یکون بئرًا (ض)

کرنے والے اسے پانی میں اس طرح ڈبا
دیتے ہیں کہ وہ ہلاک ہو جاتا ہے اور وہ
اس کی پردہ نہیں کرتے کہ ڈوبنے والا
چنچ رہا ہے یا مغذوری اور چھوڑ دینے
کی خواہش کر رہا ہے،

(ص ۱۲۳)

راوی نے بیان کیا کہ فضورہ لاری
کلا، قاتلہ اور ضعیفہ کے تمام باشندے
آدمیوں کو کھا جاتے ہیں، اگر صرف اپنے
دشمنوں ہی کو غصہ کی حالت میں کھاتے
ہیں، وہ شکم سیری کے لئے یا بھوک سے
مجبور ہو کر نہیں کھاتے، یہ لوگ آدمیوں
کے گوشت کا قیمہ کر کے خوب اچھی طرح
پکا کر شراب کے ساتھ کھاتے ہیں،

وحدثنی ان جمیع اهل فضورہ
ولاہری وکلمہ وقاتلہ وضعیفین
وغیرہم یا کلون الناس الا انتم
لا یا کلون الا اعداءہم من
طریق القیظ علیہم ولین یا کلون
من طریق الجمع ولقد دیرامن
لحمہ الانسان ویضعونہ من
انواع الضعۃ والالوان و
ینقلوا بہ الی البحر،

(ص ۱۲۶ و ۱۲۷)

ہندوستان کی سیروسیات کرنے والے
ایک شخص نے بیان کیا کہ اُس نے سنا ہے کہ

وحدثنی بعض من دخل
الہند انہ سمع ان الادمیۃ

سہ فضورہ اور کلمہ پر نوٹ تحریر کیا جا چکا ہے یقیناً شاید ضف ہو اور لاری اور قاتلہ بھی اسی اطراف و نواح
کے علاقے ہوں گے ۱۲۷ و فی بعض النسخ الامراس بالزاع وهو الصواب، (ض)

فیه الی الارض لان عندہ انہ
 اذ ابجر الماء من فیه الی التلاخ
 افسدہ

وحدثنی بعض من دخل
 الہند انہ سرائی بکتابت الوداع
 الی الخیر لیغفر فی نفسه
 فیعطی الاجرۃ لمن یغفر قد
 یثخون ان یدرکہ الخوف او
 الجزع او یبد ولہ فی تغریق
 نفسه فیعطی الاجرۃ لمن
 یضغ یدہ فی قفاۃ ویطہ
 فی الماء حتی یتلف وان صاح
 "واستغفری او سئل ان
 یطلقہ لم یفعل

گر آتا ہے، کیونکہ اس عقیدہ میں جو کہ
 اگر منہ کا پانی تالاب میں گر گیا تو نسا
 تالاب کا پانی خراب ہو جائے گا،
 ہندوستان جانے والے ایک
 سیاح نے بیان کیا کہ اس نے کہنا بیت
 میں لوگوں کو دیکھا کہ وہ یکے بعد دیگرے
 غبجوں میں داخل ہو کر ڈوب جاتے
 ہیں اور جو لوگ انھیں ڈبانے میں حصہ
 لیتے ہیں، ان کو اجرت دیتے ہیں،
 کیونکہ انھیں اپنے کو خود ڈبانے میں
 خون، گھبراہٹ اور بھجپن پیدا ہونے
 کا اندیشہ رہتا ہے، اس لئے وہ ایسے
 آدمی کو اجرت دیتے ہیں جو کہ بے پروا
 ہاتھ رکھتا، اور اسے پانی میں ڈبا کر
 ہلاک کر دیتا ہے، (چنانچہ یہ غرق

ہندو قوم اس معاملہ میں فاقی بڑی محتاط تھے لیکن اب غالباً حال خال لوگ ہی ایسا کرتے ہوں گے (رض)
 میں خود ہی شوق و ذوق سے اپنے کو ڈبا دیتے تھے، لیکن بعض کمزور قسم کی طبیعت رکھنے والے یہ جو صلہ و
 امنگ تو ضرور رکھتے تھے، مگر میں موقع پر ان سے بزدلی اور گھبراہٹ ظاہر ہونے لگتی، اس لئے وہ ایسے لوگوں
 کو بقیت تلاش کرتے تھے، جو انھیں ڈبا دیا کریں، (رض)

من ذهب فيه ورق التانول
وحمايجه يحملها غلاذ آخر و
العلماء والأصحاب معه و
يطوف في البلدان أو بعض في
حاجته وهو يفتح التانول و
يصبق في البصقة

کندھوں پر سوار ہوتے ہیں، اور ہنڈول
مجھے جیسی ایک چیز ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ
سونے کا ایک پانڈان ہوتا ہے جس میں
پان اور اس کے لوازمات ہوتے ہیں۔
پانڈان ایک لڑکا لے کر چلتا ہے، دوسرے
آدمی اور لڑکے اس کے ساتھ ساتھ چلتے
ہیں، اس طریقہ سے راجہ پورے شہر کا چکر
لگاتا، اور اپنی ضرورتوں کے لئے ٹھکانے
اور پان چاہتا جاتا ہے اور پیکر لگا لے
میں ڈالتا جاتا ہے۔

وحد ثنی ان الواحد من
الهند يتفوط وينزل الى التلاج
وهو بركة الماء المنصب من
الجبال والصمادى في اوان الا
والسيول حتى ينشل فيه ويستنجي
فاذا نظف تمضمض بالماء و
خرج من التلاج فخرج الماء من

راوی کا بیان ہے کہ ہندوستانیوں
کا قاعدہ ہے کہ جب کوئی قضاے حاجت
سے فارغ ہو کر میدانوں اور پہاڑوں
کے تالابوں میں جہاں سیلاب اور بارش
کے زمانہ میں پانی جمع ہو جاتا ہے، اس
جگہ پر جاتا ہے، تو اس کے بعد کلی بھی کرتا ہے
لیکن کلی کا پانی تالاب سے باہر خفکی میں

لے یہ رسم اب بھی پائی جاتی ہے گو بہت کم،
اسے ڈولی کی قسم کی عورتوں کی مخصوص سواری ہوتی ہے،

فارمو انفسو سہم معہ فاحق	اور ایک گڈھا کھدرا کر اس میں سب
فذلک الیوم نحو الفی نفس معہ	کو ڈال کر گنگا دی.....
.....
..... وکان اصل ذلک	پھر خود بھی اس میں کود کر جل گیا، اسی
قولہ للبیعا انا بلا وجہ رک۔	طرح بلا وجہ (راجہ کے متعین) اور
	بلا وجہ کے بلا وجہ (یعنی متعین کے
	متعین) نے بھی اس کے ساتھ اپنے گڈا
	میں جھونک دیا، اس طرح اس دن
	تقریباً ۲ ہزار اشخاص اس کے ساتھ
	آگ میں جل کر مر گئے، اور اس کی اصلی
	وجہ بس وہی بات انا بلا وجہ رک
	تھی جو راجہ نے طوطے سے کہی تھی۔
وحدثنی ان الملوک ہرندیا	مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ لٹکا، اور
ومن پھر می مجواہد یحیون فی	دوسرے مقامات کے راجوں اور
الہند بل وھو مثل محفۃ علی	اور اس درجہ کے لوگوں کا قاعدہ ہے
اعناق الرجال ومعہ کوندت	کہ وہ ہنڈول (ڈولی) میں آویں

لے مسٹ نے اس حکایت کی جو بنیاد قرار دی ہے، وہ صحیح نہیں معلوم ہوتی، تاہم اس کے اندر بعض باتیں صحیح بھی ہیں، اور ان سے ہندوستان کی ایک قدیم رسم و رواج کا پتہ چلتا ہے، اس نے پوری حکایت نقل کر دی گئی ہے۔ (ضیاء الدین)

نقالوالہ ہذا اذبیح وقد طائی
 الاہر فیہ فانی کد تدافع امان
 تقی والا نضر فنا حتی نضر لک و
 نقیب ملکنا غیر لک لاق فی الشرط
 انہ اذا قال انا بلا وجہ کشف
 وجب علیہ حکم ذل افع بہ او
 نکل عنہ فقد صار بھذا و
 البیضاء عند جمع حوالہ فی الا
 یجوز علیہ الحکم بقلیۃ وجہا
 وسقوطہ مثل المغنی والزام
 وما اشبہہ ذلک والملك و
 من دونہ فی ذلک سواء اذا
 نکل عن واجب فلم یسری هذا
 جمع العود والصندل والسینط
 وحضر حفصہ و جعل ذلک
 فیہا و احرقہ بالناسر ثم رقی
 بنفسہ فیہا فاحترق و احترق
 بلا وجہ یتلہ ثم بلا وجہ یتلہ
 البلا و وجہ یتلہ یعنی اتباع الامام

اشخاص نے جمع ہو کر بادشاہ سے کہا یہ تبت
 برطر نقیہ اور اب یہ مالمہ بڑھ چکا ہے آخر
 کتب تک اس طرح اپنی جان بچاتے رہو گے
 یا تو اپنا وعدہ پورا کرو یا صاف صاف
 اپنا مقصد بتلاؤ کہ ہم تم کو مغزول کر سکے
 کسی اور کو بادشاہ بنائیں کیونکہ یہ شرارت
 میں تھا کہ جس نے انا بلا وجہ کر کہا تو اگر
 اس کے متعلق کوئی فیصلہ کیا گیا اور اس
 کی نیل میں پس و پیش یا گریز سے کام
 لیا جاتا تو وہ آدمی بھند شمار کیا جاتا ہے
 اور بھند ایسا شخص کہلاتا تھا جس پر
 گویوں اور راگنی بجانے والوں کی طرح
 ان کے ابتدال ہستی اور گراؤ ٹٹ کی
 وجہ سے کوئی قانون نافذ نہیں ہوتا
 تھا اراجہ اور اس سے کمتر درجہ کے لوگ
 جو بھی کسی فریضہ اور امر واجبی کی ادائیگی
 سے گریز اور انحراف کرتے ہیں اس مسئلہ
 میں برابر ہیں اراجہ نے جب یہ صبر متحمل
 دیکھی تو عود و صندل اور سنبل وغیرہ منگوا

ان يكون هتولا عا البلا وجريته
 الامن عليه اهل الموضع ومن
 يرجع الى بخدة وبساله وشهنا
 وله رواء ومنظر فهدا معنى
 البلا وجريته فلما قال الملك
 لها انا بلا وجرک اکل الاسر عنها
 فلما رائت قد اكل الاسر عنها
 وقال لها انا بلا وجرک نزلت من
 القفص وجاءت فجلست على الخوا
 لتا اكل فقصد السور فقطع بها
 فاخذ الملك بدن البغاف جعله
 في صينية وجعل عليه الكافور
 وحوله المهيل والتابول والنور
 والفوفل وضرب الطبل ودار
 في البلد وفي عسكرة والصينية
 على يده تركات يوجوه بالصينية
 كل يوم فيطوف بها في البلد مد
 سنين فلما طال ذلك جمع عليه
 البلا وجريته وغيرهم من اهل مملكة

بطعہ بند در بہ شجاعت و بہا اور خوبصورت
 وجہ لوگ ہی ...
 بلا و جریہ ہو سکتے تھے، بلا و جریہ کی تشریح
 اور اس کا مفہوم یہی ہاں توجہ بادشاہ
 نے طوطے سے انا بلا و جرک لیکر اس کی
 طرف سے پاؤں کھایا اور طوطے نے کھیا
 کہ راجہ نے اس کی طرف سے پاؤں کھایا
 اور انا بلا و جرک بھی کہہ دیا ہے تو
 وہ پتھر پڑے سے نکلا اور ابھی دسترخوان
 پر کھانے کے لئے بٹھا ہی تھا کہ ایک بٹی
 نے جھپٹا مار کر اس کا سر الگ کر دیا۔
 بادشاہ نے طوطے کا جسم ایک طشت میں
 رکھ کر اس پر کافور کھا، اور اس کے ارد
 گرد، الائچی پان، چڑیا اور پارسی رکھی،
 پھر طبل بجا دیا، اور طشت اپنے ہاتھ میں لے
 کر سارے شہر اور فوج کا گشت لگا دیا
 اسی طریقے سے برابر دو سال تک گشت
 لگاتا رہا، اس سلسلہ دراز کو دیکھ کر
 بلا و جریہ اور سلطنت کے بعض دوسرے

شدّة ماتصّطها۔

کیا کہ ہندوستان کے شہر قنوج میں بعض
لوگ سپاری دونوں لبوں سے دبا کر
ٹوڑ دیتے ہیں،

حسن بن عمرو کا بیان ہے کہ انھوں نے
منصورہ میں کشمیر (پنجاب) کے لوگوں کو
دیکھا کہ وہ وہاں سے دریاے ہران میں
رکشتیوں پر سوار ہو کر قسط (ہندی) کی
گائٹھیں لے کر منصورہ آتے ہیں کشمیر
اور منصورہ کے درمیان خشکی کا راستہ
، دونوں کا ہے اور دریاے سندھ چھٹا
کے زمانہ میں دجلہ و فرات کی طرح تیر
سے بہتا ہے انھوں نے مجھ سے کہا کہ کشمیر
کے لوگ گائٹھوں میں قسط ہندی رکھتے
ہیں اور ہر گائٹھ میں سات یا آٹھ سوٹوں قسط
آتی ہیں گائٹھ پوچھتا اور چمڑے پر روغن
(تار کول) لگا دیتے ہیں جس سے اس میں
پانی وغیرہ نہیں جاسکتا، اس کے بعد گائٹھ
کو ایک دوسرے سے اچھی طرح باندھ دیتے

وحدثنی الحسن بن عمرو انه
سرای بالمنصورۃ اهل قشمر
الاسفل وبنہمد وبن المنصورۃ
مسيرة سبعین یوما فی البریخون
فی مهران من قشمر وھو یجری
کما یجری دجلة والفرات فی
وقت المد ودعلی اعدال القسط
وقال لی انہم یعبون القسط فی
الاعدال فی کل عدل سبع مائۃ
وثمان مائۃ منا ویمجد ونہ ثم
یمجدون فوق الجبل القاسر فلا
ینفذ ما ولا غیرۃ ویقرنون
الاعدال ویشد ونھا ویوطون
علیھا ویجلسون فیھا ویفقدون
فی مهران فیصلون الی فوضۃ

بِالْمَاءِ وَهِيَ تَذِيَّةٌ فَوْضِعَ خَدَّ
عَلَى الْأَسْرَضِ رَبِّكَ حَتَّى تَلَوْتَ وَجْهَ
بِالْعَيْنِ تَذَقَّالِي هَذَا هُوَ الْمَرْبِ
الْمَعْبُودِ وَالْأَوَّلِ الْقَدِيمِ الَّذِي
لَيْسَ شَيْءٌ أَحَدٌ وَبِنَابِتِ النَّفْسِ
وَإِظْهَرِ أَنَّهْ يَخْلُوفِيهِ لَمَعِدُ
كَانَ يَصِلُ فِيهِ مَرَامُ غِيَا
يَطْلُعُ عَلَى ذَلِكَ أَخَذَ وَأَنَّهُ
لَهُ فِي ثَلَاثَةِ دَفْعَاتٍ مِثْلُهُ

بیان کرو جب میں نے دوبارہ بیان کی
تو وہ تخت سے اتر پڑا اور زمین پر پڑنے
لگا حالانکہ زمین چھڑکاؤ کی وجہ سے تر
تھی مگر وہ اپنا رخسار زمین پر رکھ کر نہ
لگا، یہاں تک کہ اس کا چہرہ گرد آلود
ہو گیا، پھر اس نے مجھ سے کہا کہ یہی اصلی
پروردگار، معبود اور اذلی وابدی ہے
اس کا کوئی ہمسرا و مشابہ نہیں، اس کے
بعد اُس نے ایک گھر تعمیر کرایا، اندھا
یہ کیا کہ امور سلطنت پر غور کرنے کے لئے
تنہائی اختیار کی ہے، مگر دراصل وہ اس
میں پوشیدہ طریقہ سے ناز پڑھتا تھا جس
کی کسی کو خبر نہ ہوتی تھی، اسی شاعر
کا بیان ہے کہ میرے زمانہ قیام میں
تین مرتبہ میں ماجہ نے مجھے... من سونا
دیا تھا،

مجھ سے (نما خداؤں کے سرور اور
بحری معاملات کے واقعہ و آدمو کا
عبداللہ محمد بن بابشاو سیرانی نے بیان

وَحَدَّثَنِي أَنَّ بَقْنُوجَ مِنْ
بَلَدِ الْإِنْدِ مِنْ تَاخَذُ الْفُؤْلَةَ
بَيْنَ شَفَرِيهَا فَتُكْسَرُهَا قِطْعًا مِنْ

لہٰذا ممکنہ اظہارِ اسلافِ خوف
من بطلان امرہ و ذہاب ملکہ
وکان فیما حکما عنہ

اقتہ سألہ ان یفسر لہ القرآن
بالضدۃ ففسر لہ قال فانتمیت
من التفسیر الی سورۃ یسین
قال ففسرت لہ قول اللہ عزوجل
قال من یمی الذظام وہی مد
قل یمیہا الذی انشاءھا اول
مرۃ وہو بکل خلق علیہ قال
فلما فسر لہ هذا وہو
حالی علی سریر من ذہب
مرصع بالجوہر والدہر لا تفرق
لہ قیمۃ قال لی اعد علی فاعدت
فانزل عن سریرہ و مشی علی
الارض وکانت قد سرشت

سے اسلام قبول کر چکا تھا لیکن حکومت
چھن جانے کے خوف سے اس کا اعلان نہیں
کرسکتا

پنہ اور واقعات کے اس نے یہ
واقعہ بھی بیان کیا کہ راجہ نے مجھ سے
ہندی زبان میں قرآن مجید کی تفسیر
لکھنے کی فرمائش کی تھی اپنا نچہ میں نے
تفسیر لکھی اور جب سورہ یسین کی تفسیر
تک پہنچا اور اس کے سامنے ارشاد
الہی قال من یمی الذظام وہی مد
سریر میں قل یمیہا الذی انشاءھا
اول مرۃ وہو بکل خلق علیہ
کی تفسیر بیان کر رہا تھا اس وقت وہ
موتیوں اور جواہرات سے مرصع ہونے
کے ایک ایسے پیش قیمت تخت پر بیٹھا ہوا
تھا جس کی قیمت کا اندازہ نہیں لگایا
جاسکتا، اُس نے کہا اس کی تفسیر پھر

۱۔ اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ خدا اور قیامت کا منکر انسان کہتا ہے کہ کون زندہ کرے گا بیویوں کو جب
وہ مڑگل جائیں گی، اے پیغمبر تم کہہ دو کہ ان کو وہی زندہ کرے گا جس نے بنایا ان کو پہلی بار، اور وہ
سب بنانا جانتا ہے۔

بن عمر بن عبد العزیزؓ قالہ
 ان یضر لہ شریعة الاسلام
 بالہندیۃ فاحضر عبد اللہؓ
 ہذا ارجلہ کان بالمصنوعۃ
 اصلہ من العزاق حد القریحۃ
 حسن الفہم شاعر قد نشاء
 ببلا دالہندیۃ عرف لغاتہم
 علی اختلاف فیہا فہ ما سألہ
 ملک الروا فعمل قصیدۃ و ذکر
 فیہا ما یتحتاج الیہ والفقن ہا
 الیہ فلما قرئت علی ملک الروا
 استحسنہا وکتب الی عبد اللہؓ
 یسألہ حمل صاحب قصیدۃ
 فحملہ الیہ واقام عند کالمث
 سنین ثم انصرف عنہ فسالہ
 عبد اللہ عن امر ملک الروا فخرج
 لہ اخبارکۃ وانہ ترکہ وقد
 اسلمو قلبہ ولسانہ وانہ
 رہنے والا نہایت ذہین، ہوشیار اور
 شاعر بھی تھا، اپنے یہاں بلایا اس
 شخص کی پرورش پر دانت نہڑتا
 میں ہوئی تھی اس نے وہ بیان کی
 مختلف زبانیں اچھی طرح جانتا تھا،
 امیر نے اس سے راجہ اتور کی فرمائش
 بتائی تو اس نے ایک قصیدہ تیار کیا
 اور اس میں وہ تمام باتیں جو راجہ
 چاہتا تھا بیان کر دیں اور اس کو
 اس کے پاس بھیج دیا، جب وہ راجہ
 کے سامنے پڑھا گیا تو اس نے اس کو بہت پسند
 کیا اور عبد اللہ کو خط لکھا کہ قصیدہ لکھا کر اس کے
 پاس بھیج دیا، عبد اللہ نے اس کے پاس بھیج دیا
 راجہ کے پاس تین سال رہا، جب وہاں
 سے واپس آیا تو عبد اللہ نے راجہ کا
 حال پوچھا، اس نے پورا حال تفصیل
 سے بیان کر دیا کہ جب وہ راجہ
 رخصت ہوا ہے تو وہ ولی زبان و لسان

عجائب الہند

ابو محمد حسن بن عمرو..... بخیرمی نے بھر

میں ہندوستان کا ایک عجیب واقعہ ہم

سے بیان کیا کہ وہ ۲۸۵ء میں جب

منصورہ میں مقیم تھے، تو وہاں کے ایک

ثقہ اور معتبر بزرگ نے ان سے بتایا کہ ایک

بڑے ہندوستانی راجہ نے جو راجہ اور کشمیر بالا

اور کشمیر زیرین کے علاقوں پر قابض

اس کا نام مہروک بن رایت تھا، ۳۰۰

میں امیر منصورہ عبداللہ بن عمر بن

عبدالغزیز کو خط لکھ کر فرمائش کی کہ ہند

زبان میں اس کے لئے اسلامی احکام و

قوانین کی تفسیر و تشریح کی جائے، عبداللہ

نے منصورہ کے ایک آدمی کو جو عراق کا

فما فی الہند ما حد ثنابہ

ابو محمد الحسن بن عمرو بن حمویہ

بن خراہ بن حمویہ البخیری بالبصرۃ

قال کنت بالمنصورۃ فی سنۃ ثمان

و ثمانین و مائتین و حدثنی بعض

مشائخنا مہن یوثق بہ ان

ملک الراوہو اکبر ملوک بلاد الہند

و الناحیۃ الیٰ ہوبہا بن قشیر

الا علی و قشیر الاسقل و کان

یسعی مہر وک بن رایت کتب

فی سنۃ سبعین و مائتین الی

صاحب المنصورۃ و هو عبد اللہ

۳۰ یعنی اور ۳۰۰ کشمیر ۳۰۰ پنجاب ۳۰۰ اس ہندو راجہ کا نام عربوں کے بیان کے مطابق مہروک بن راکہ ہے

اور اگر یہ ۳۰۰ مطابق ۳۰۰ء کا واقعہ ہے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کی نشر و اشاعت نویں صدی عیسوی

میں کشمیر اور پنجاب میں شروع ہو گئی تھی (ض)

بزرگ بن شہریار

یہ تیسری اور چوتھی صدی ہجری کے اوائل (دسویں صدی عیسوی) کا ایک ایرانی
 ماخذ (جہاز راں) تھا، جو اپنے جہاز عراق کے بندر گاہ سے ہندوستان کے ساحلوں اور جزیروں
 سے لیکر چین اور جاپان تک جاتا اور آتا تھا، اس نے عجائب الہند کے نام سے اپنے اور اپنے دوسرے
 ساتھیوں اور سیاحوں کے دیہاتی مشاہدات عربی میں لکھے تھے، اس میں جنوبی ہند اور تجارت کے سفر
 واقعات اور جوگیوں اور سنیا سیوں کی ریاضتوں کا ذکر اور بعض عجیب اور بعید از قیاس باتیں بھی ملتی
 ہیں جنہیں قلم انداز کر دیا گیا ہے، اسے مشرق میں لیڈن میں فان ڈیلیٹ نے فرخ ترجمہ کے ساتھ
 مصدور اور نہایت عمدہ کاغذ پر شائع کیا ہے، اس کا انگریزی میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے،
 افسوس کہ بزرگ بن شہریار کا سنہ پیدائش اور وفات اور مزید حالات نہیں معلوم ہو سکے،

خصمک الناس فیلزد ما کان
یدعی علیہ وجملۃ احکام
الہند ان من ذبح بقرۃ
ذبح بها،

(ص ۱۳۸ و ۱۳۹)

الزام غلط ہے، تمہارے فرقی نے
آگ اٹھائی اور اب خود مدعی مجرم
ثابت ہو جاتا ہے، اور اس پر اس
کا دعویٰ الٹ جاتا ہے، ہندوستان
کی ایک قانونی وفد یہ ہے کہ کھڑے
فوج کرنے والا بھی قتل کر دیا جائیگا

فیا مرفیاخذ و نرن مرطل او
 الکوحید فیجی بالناجر ثر
 یعمد و نالی و سرق یکون
 عند هدریشبه و سرق الظار فی
 الغلط و العثاثة فیوضع علی
 کفه منها یسبع و سرقات بعضها
 فوق بعض ثر فیوضع تلک
 الحدیدة فوقها بکلبتین
 فیمضی بہ سبع حرار ذاجیا
 و جایثا قدر مائتہ خطوۃ
 فان احرق حدیدۃ و الورق
 جمیعاً الزہ الذنب فان
 کان علیہ القتل قتل و ان
 کان علیہ العزم عزم و ان
 یسویکن لہ مال کان حبلاً
 للسلطان ینیعہ و ان لو
 تحرقہ النار قیل للبدعی
 علیہ انک مبطل قد اخذ
 جس کی سزا قتل ہے طلب کیا جاتا ہے
 جب وہ حاضر ہوتا ہے، تو راجہ کے حکم
 سے ایک رطل یا اس سے زیادہ لوہا
 گرایا جاتا ہے، اور ایک فاس قسم
 کی پتیاں جو ان کے یہاں پیدا ہوتی
 ہیں اور انگوڑی نیوں کی طرح سخت ہوتی ہیں
 لائی جاتی ہیں، اور تلے اوپر سات پتیاں
 ہتھیلی پر رکھ دی جاتی ہیں، پھر وہ گرم
 لوہا اس پر رکھا جاتا ہے، اور مجرم اسے
 لے کر سات بار ادھر ادھر تفریقاً
 قدم تک چلتا ہے، اگر اس کا ہاتھ
 تمام پتیاں جل جاتی ہیں، تو اس کے
 جرم ثابت ہو جاتا ہے، اگر وہ قابل قتل
 ہے، تو قتل اور نہ تو ان کا مد کر دیا جاتا
 ہے، اگر وہ مفلس ہوتا ہے تو با و ثناء
 کا غلام بن جاتا ہے اور وہ اسے
 فروخت کر ڈالتا ہے لیکن اگر نہیں
 جاتا تو مدعی سے کہا جاتا ہے کہ تمہارا

یہ بیان کی پتیاں ہیں، جیسا کہ سلیمان وغیرہ نے بھی اس کا ذکر کیا ہے،

عمدہ غبرکیں سمندر میں نہیں ہوتا ہیں
کتابتہ نام کا عطر بھی ہوتا ہے،

اس سے قریب کے جزیرہ کا نام
ہرج (۹) ہے، یہ نام جو قائم کے نام پر

پڑا ہے، اس کا اصلی نام نہیں ہے،
ہرج نامی شخص مراج کی فوج کا سپاہی

ہے، اس کے ایک جزیرہ کا نام طوران ہے
یہاں کا فور ہوتا ہے، اور اس جزیرہ میں

کا فور ۲۲۰ سے فائز ہوا ہے،
مراج کے ملک اور ہندوستان کے

ایک شہر فضا میں آگ کی قسم کھانے
کا رواج ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب

دو فرقہ راجہ کے دربار میں اپنا مقدمہ
پیش کرنا چاہتے ہیں، تو مدعی آکر کہتا

ہے کہ میں آگ حاصل کرنے والا ہوں اس
وقت مدعی علیہ کو خواہ وہ قرض کا مدعی

ہو یا زنا یا چوری یا کسی اور ایسے جرم کا
مجرم ہو، اس کے بعد لڑکائی ہے، وہیں یہ سب چیزیں پیدا ہوتی ہیں، کتابتہ ایک دو

فی البحر اجود منہ وبھا یكون
الکبابۃ من الافواۃ، (ص ۱۳۸)

وہیں جزیرہ لیا
ہر الج وانما تسمى الجزیرۃ

باسمہ قائد ہا و لیس ہذا
اسمها و ہر الج ہذا صاحب

جیش المہراج ولہ جزیرۃ
یقال لہا طوران منها الکافور

وانما ظہر ہذا الجزیرۃ کا فور
و یقال لہ اہل بلاد مہراج

بالناسر و بلد بالہند یقال لہ
مقصود مستفیض فیہ اذا

خاض الرجل الرجل عند سلطان
ان یقول انا حاصل الناصر یقال

للمدعی علیہ فی الدین او الزنا
بالمحصنة او السرقة و فایجب

فیہ القتل فیا تون السلطان
لہ بحر شام و بحر ہند کے بعد لڑکائی ہے، وہیں یہ سب چیزیں پیدا ہوتی ہیں، کتابتہ ایک دو

ہند سب جزیرہ (ص ۱۳۸)

کا نام ہے، یہ طوران ہو گا جو سندھ سے متصل ایک صوبہ تھا، اور جس کا پایہ تخت قزوان تھا،

ویششفون بہ (ص ۱۳۷-۱۳۸)

ومن ورائہ ملوک حتی

یتھی الا بلاد الزاجر فالملک

الکبیر یقال لہ المہراج و

تفسیر المہراج ملک الملوک

ولیس یعد فی ملوک الہند عظم

منہ لائے فی جزائر ولا یعلو

ملک اکثر خیر امنہ ولا اقوی

واکثر دخلاً

ویقال ان دخل قمار الدیوک

یبلغ لہ فی کل یوم خمیین منا

ذہباً وذلک ان عاقر دیک

مع دیک غیرہ لہ اخذ الذیک

الغالب فیفتدیہ صاحبہ بمقابل

ذہب او اقل او اکثر وھذا فی

ہملکتہ کثیر

(ص ۱۳۷-۱۳۸)

وتلیہ جزیرۃ یقال لھا مثلاً

یقع فیہا الغبار الکثیر الذی لیس

مرغیوں کو نہلاتے ہیں

اس کے بعد متعدد راجے ہیں یہ سلسلہ

جاوہر تک چلا گیا ہے سب بڑے راجے

کو مہراج کہتے ہیں جس کے معنی راجاؤ

کا راجہ (مہاراج) ہیں ہندوستان

کے بادشاہوں میں کوئی اس سے بڑا

بادشاہ نہیں ہے یہ خبروں میں سچ

ہے اور مال و دولت اوقات

اور آمدنی میں اس سے بڑا کوئی راجہ نہیں

کہا جاتا ہے کہ مرغ بازی کے جو

کی روزانہ آمدنی تقریباً ۵۰۰ من سونا

ہے جب ایک مرغ دوسرے مرغ سے

لڑتا ہے تو مرغ غالب کا ایک من سونا

مرغ کو ملے جاتا ہے جس کو مغلوب مرغ

والا ایک من سونا یا اس سے کچھ کم د

یش سونا دیکر پھر چھڑا لیتا ہے یہ

طریقہ اس ملک میں بہت رائج ہے

اس کے قریب ہی ایک جزیرہ

سلاہٹ ہے جس میں غنہ ہوتا ہے اس

قد اكل واشبه لا
 يطعم بلفه وداخنه و قبل ان
 يطعم يد ارجل البيت الذي
 فيه الصنم بالصنوج والزهر
 والطبول ورماد امرت حوله
 مائة جارية لهن اقداس
 فيقلن نحن نرقصه ونرضاه
 ثم يطعم ويرى الطعاه لا
 ينقص فيخلقون عليه الباب
 ثم يفتحونه وينقل ذلك الطعام
 من بين يديه يقولون قد
 تصدق به فلا يبقى صنف
 فامر ببيت ذلك الصنم الا انتفع
 بذلك الا امر حتى الطيور والكواكب
 ولا يمنعون منه احد او يقولون
 هذا صدقة في كل يوم
 سربما غسل بدن الصنم بالبن
 و سربما غسل بالسمن فيغسل
 به بعد ذلك مر ضاهرو

چلے جاتے ہیں اس طرح وہ سمجھتے ہیں
 کہ بت کھا لیتا ہے، کیونکہ وہ اپنے ہاتھ
 اور تنہی سے نہیں کھا سکتا، کھانے سے پہلے
 بت کے کمرے کے گرد جنگ از بنور
 اور طبل بجتے ہیں، اور کبھی کبھی سوسو
 کیاں جو اسی کام کے لئے ہوتی ہیں
 اس کے گرد چکر لگاتی ہیں، اور کہتی ہیں
 کہ ہم ناچ اور گانا کر اسے خوش کرتے ہیں
 پھر گویا بت کھانا کھاتا ہے، مگر کھانے
 میں کوئی کمی نہیں ہوتی، اور کھائے وقت
 دروازہ بند اور پھر کھول دیا جاتا ہے
 کھانا کے سانچے اٹھایا جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ بت
 یہ خجرات کر دیا ہے پھر کتے پاس سو گزرنے لگے نام
 انسان اور جانور اس چاول کو کھاتے ہیں
 حتیٰ کہ چڑیوں اور کتوں کو بھی نہیں
 روکا جاتا، اور کہتے ہیں کہ یہ اس بت کی
 روزانہ خیرات ہے، بت کو کبھی دودھ
 سے اور کبھی گھی سے غسل دیتے ہیں، پھر
 اس کے غسالہ سے حصول شفا کے لئے

یہ ایک شتم کا تسار ہے جس کے دو طرف کدو لگے ہوتے ہیں،

اپنے پیٹ میں اس طرح چھبہ دیتے ہیں
 کہ وہ پشت کے راستے سے باہر نکل آتا
 ہے، اس طرح اپنی جان دے دیتے ہیں
 اور سمجھتے ہیں کہ اس سے بت کی رضا
 جوئی اور قرب حاصل ہوگئی، کچھ ایسے
 لوگ بھی ہیں جو بہت سال دولت
 لاکر بت کے سامنے ڈال دیتے ہیں ا
 کہتے ہیں کہ خداوند! میری یہ حقیر
 نذر قبول فرما!

ظہرۃ فموت ویزعدانہ قد
 تقرب الی الصنم ومنہم من
 یاتی بالمال العظیم فی طرحہ
 بین یدی الصنم ویقول یا الہ!
 وسیدۃ اقبل ہذا معونۃ
 من الی

(ص ۱۳۶)

اس بت اور دوسرے بتوں
 کے پجاری نہ عورتوں کے پاس جاتے
 ہیں نہ گوشت کھاتے ہیں نہ کوئی جانور
 ذبح کرتے ہیں، نہ گندے اور میلے کپڑے
 پہنتے ہیں، اور بتوں کے حضور جاتے
 وقت خوشبو لگا لیتے ہیں، ان کے علاوہ
 دوسرا شخص بتوں کو خوشبو نہیں لگا
 اور نہ انہیں چھو سکتا ہے، اور جب لوگ

ولہذا الصنم وغیرہ من
 الاضنام سدنتہ لایاتون النساء
 ولا یاکلون اللحم ولا ینجون
 الذبائح ولا یلبسون الثیاب
 الذلیلۃ ویتطیبون اذا صاروا
 الی الاضنام ولس یدخل علیہا
 غیرہم متن یطیبہا بیدۃ و
 ونبالہا بکفہ فاذا دخل علیہا

ملے یہ ہندوؤں کے اس تصور کا نتیجہ ہے کہ دیوتا مقدس قسم کے لوگوں سے خوش رہتے ہیں اسی لئے انہیں
 عام لوگ وسیلہ اور ذریعہ بناتے ہیں،

اخروی و سیرۃ مسنۃ حتی یصیر
لہما الیٰ ہذ الصنۃ الذی بالملائک

(ص ۱۳۶)

و منہم من یتساذن الصنم
و یقول اذن لی فی الموت فیمد
الی خشبۃ طویلۃ فیمد درامہا
و ینصبہا فی الارض فو یضع
الی فوقہا فیدخل من الخشبۃ
الحادثۃ فی بطنہ حتی ینجرج من

اس طرح لاتے ہیں کہ پہلے تین میل تک
ایک ٹکڑا لاتے ہیں، اور یہاں اسے رکھ
واپس جاتے ہیں، اور دوسرا ٹکڑا تین
میل اور آگے لے کر چلے جاتے ہیں، پھر
اسے وہاں رکھ کر پہلے ٹکڑے کو لیٹا
ہیں، اور اسی طرح ٹکڑوں کو آگے پیچھے
کرتے ہوئے جُت کے پاس ملتان پہنچ جاتے ہیں
بعض لوگ جُت سے اپنی جان بھینٹ
چڑھانے کی اجازت طلب کرتے ہیں
اور ایک لمبی کڑھی لے کر اس کا سرا
انتہائی تیز اور نوکیلا بنا دیتے ہیں
پھر اسے زمین میں گاڑ کر اس کے اوپر چڑھ
جاتے ہیں اور کڑھی کا تیز اور نوکیلا سر

ملہ اس کی ترکیب یہ ہوتی تھی کہ لوگ اپنے گھروں سے ایک بوٹا لیکر تین میل تک جاتے تھے، وہاں اُڑ
رکھ کر دوسرا بوٹا لانے کے لئے واپس چلے آتے، اور اسے چھ میل آگے لیکر چل جاتے، اس طرح دوسرا بوٹا پہلے سے
میل آگے ہو جاتا، دوسرے بوٹے کو چھ میل کے فاصلے پر رکھنے کے بعد پھر پہلا بوٹا لانے کے لئے آتے اور اسے چھ
میل لیجاتے، اس طرح وہ اب دوسرے سے تین میل آگے ہو جاتا تھا، اس طرح آگے پیچھے کرتے ہوئے
پہنچ جاتے تھے اس واقعہ سے ایک خاص بات یہ بھی معلوم ہوتی جو کہ اس زمانے میں راستے کس قدر پر امن
محفوظ ہوتے تھے جو دن اور رات کو سب کا مطلق خوف نہ تھا، (ص ۱۳۷)

بنی ننبہ سے جنگ کرنے کے لئے لشکرِ حرا
کے ساتھ لمان پر حملہ کرتے ہیں، تو بنی
ننبہ بھی اس کا مقابلہ کرتے ہیں، اور
اپنی فوجی قوت اور دولت کی فراوانی
کی وجہ سے انھیں زیر کر لیتے ہیں،

جن لوگوں نے اسے اپنی آنکھوں سے
دیکھا ہے ان کا بیان ہے کہ لمان کے
بیت کی لمبائی ۲۰ گز سے زائد ہے، وہ
آدمی کی شکل و صورت کا ہے، اور
ایسے کمرے کے اندر ہے جس کے اوپر
ایک بڑی چھت ہے مگر یہ معلوم نہیں
کہ اس کا بنانے والا کون ہے، کہا جاتا
ہے کہ وہ دو ہزار سال پہلے کی تعمیر ہے،
ہندوؤں کا خیال ہے کہ یہ بیت آسمان
سے اتر آیا ہے اور انھیں اس کی ہندگی کا
حکم دیا گیا ہے، اس بُت کے کچھ پجاری
بھی ہیں جو اس کی دیکھ بھال کرتے ہیں
اور اس کے مصارفِ بُت کے چڑھاؤ
سے چلتے ہیں، یہ مصارف ان وظائف

وهذا الصنم اخبر عنه من
اتاهم ونظر اليه من طول الحج
من عشرين ذراعاً على صورة
رجل وله بيت عليه سقف عظيم
لا يدري من بناء ويقال ان
بنی منذ الف سنة والهند يقولون
ان هذا الصنم نزل من السماء
امرنا لعبادته وله سدنة يقولون
عليه وله نفقات من دخل الصنم
سوى ما يجرى على سدنته يطعمون
ولسائقون ولبكسون والهند كلهم
توسى الجالية واذا مات الرجل
موسر اوصى له بشطر ماله او
بماله اجمع يتقرب الى ذلك الصنم

یعنی اس کا مجسمہ آدمی کی شکل کا ہے،

والمملتان البلد الذی یشتق

بہ نہر مهران و ہونہر مثل دجلتہ

و اکبر و بالمملتان قوم بنو عمو

انہو من ولد سامتہ بن لوی

یقال لہو بنو مندہ و ہوا الملک

علی الہند فیہا و ہرید عون

کامیر المومنین و ہی علی المنصور

من السند و بالمملتان صنم لہ

دخل مال عظیم فلک بنی منبہ

خٹولاء و اموالہو من دخل ہذا

الصنم و دخلہ فیما اخبر فی بہن

اتق بقولہ من دخل البلاد و

اقام بہا کلامی کثرتہ و رہتہا

غزا ملوک الہند بنی منبہ فی جزیر

الی المملتان فی حیش عظیم فیقالو

فتقلبہم بنو منبہ لیسار ہمو

قوتہم و کثرتہ اموالہم و (۱۳۶)

لمتان : وہ شہر ہے جہاں سے رہا

سندھ الگ ہوتا ہے یہ دریا دریائے وک

کے مانند اس سے بڑا ہے الملتان میں

ایک قوم ہے جس کا خیال ہے کہ وہ سائ

بن لوی کی ایک شاخ بنو انبہ کے خاندان

سے تعلق رکھتے ہیں یہی قوم ہندوستان

کے اس حصہ میں حکمران ہے اور خلیفہ

(نہداد) کے نام کا خطبہ پڑھتی ہے یہ

سندھ کے شہر منصورہ سے قریب رہتی

ہے اور ملتان میں ایک بت ہے جس

کی آمدنی بہت زیادہ ہے اور بنو منبہ

ہی اس آمدنی اور دوسرے تمام سامانوں

کے مالک ہیں ایک معتبر شخص نے جس

نے ان ملکوں کی سیاحت کی ہے اور

ان میں مقیم بھی رہا ہے مجھے بتایا کہ

اُس کی آمدنی بے شمار ہے بعض دفعہ

جب ہندوستان کے دوسرے راجہ

ملہ دریائے سندھ کی کئی شاخیں ہیں، ملتان میں اگر کسی کئی شاخیں جو جاتی ہیں، ملہ یعنی اس کی یا تار کرنے

والے نذر و نیاز کا کافی سامان اس پر چڑھاتے ہیں،

يَحْفَظُ مَتَاعًا فَيَقُولُ لَيْسَ فِي
بِلَادِي لَصٍّ اَخْرَجُوا فَاِنْ حَدَثَ
بِامْوَالِكُمْ حَدَثٌ فَخُذُوهُ مِنْ
وَاَنَا الْفَضْلُ مِنْ لَكُمْ وَهُوَ مَلِكٌ
لَهُ حُسْبٌ كَبِيرٌ وَلَيْسَ حَوْلَهُ لَكٌ
اَشْجَعُ مِنْهُ فِي الْحَرْبِ كَثِيرٌ الْمَلِكِيَّةُ
وَهُوَ يَقَاتِلُ بِلَهْزٍ وَمَلِكُ الطَّافِ
وَعَجَابَةٌ،

(ص - ۱۳۵)

سونے کے ٹکڑوں اور ٹانہاری نام کے
درہموں سے کرتے ہیں، ان درہموں پر ان
کی تصویر ہوتی ہے، یہاں کا وزن مثلاً
ہے۔ اہل عرب، اہل فروخت کرنے کے بعد
بادشاہ سے درخواست کرتے ہیں کہ کسی
آدمی کو ہمارے ساتھ کر دیجئے تاکہ وہ
ہمیں سرحد تک پہنچا دے اور ہمارے
ساز و سامان کی حفاظت کرے، بادشاہ
یہ جواب دیتا ہے کہ ہمارے ملک میں
چور ڈاکو نہیں ہیں، اس نے تم لوگ بے
کھٹکے چلے جاؤ، اگر اس طرح کا کوئی
مادہ پیش آیا تو تم لوگ مجھ سے اس
کا معاوضہ لینا، میں اس کا ضمان
کرتا ہوں، بادشاہ بڑے فن و خوش کام
ہے، اس کے قرب و جوار میں جنگ
اس سے زیادہ بڑا، کوئی راجہ نہیں،
نہ ہر دو باہر سے آئے ہوں، نہ
داخل ہوئے، نہ فرار ہوئے، نہ کوئی

لے یعنی ٹانہاری درہم اس ملک کے باشندے ہیں

اعظماً لصاحبه ويلي هذا الملك
ملوک احد هو، يقال للملك
الطافن وهو قليل المملکة كثير
الجمال عامر البلاد داخل مملكته
سمر وفيه مياض وجمال
مستفيض وفيه قيق بلادهم
جمال ليس يشركه في ذلك
احد من الملوك من يليه،

(ص ۱۳۲ و ۱۳۵)

راجہ اس کی ڈنڈاوت کرتے ہیں اور جب
دوسرے راجاؤں کے پاس اس کے
الحیجی اور سفیر جاتے ہیں تو وہ اس کی
غفلت کے باعث سفر کی بھی ڈنڈاوت
کرتے ہیں، اس راجہ کے پاس متحد
راجہ ہیں جن میں ایک دکن کا راجہ ہے
جن کی سلطنت اگرچہ چھوٹی ہے، مگر اس
کے پاس مال و دولت کی فراوانی
اس کا ملک بہت آباد ہے، اس کے
باشندوں کا عام رنگ گندمی چرونگی
گورائی اور خوبصورتی بھی مشہور ہے،
یہاں کی لطیف آب و ہوا کے شہروں
میں ایسا دلفریب حسن و جمال ہے کہ اس
کی مثال دوسری قریبی سلطنتوں میں
نہیں ملتی۔

و بعد من ملک يقال له نجا
وهو شريف فيهم وبلهم الملك

اس کے بعد ایک اور معزز راجہ ہے
جسے نجات کہتے ہیں، وہاں جو ہر راجہ

میں سے راجہ کی غفلت دوسرے راجاؤں کے درمیان اس قدر پست تھی کہ اس کے سفیروں اور
دیپلوں کا بھی وہ اس کی وجہ سے بہت زیادہ احترام کرنے سے تہمت بخارت نہ لیا جاتا تھا۔

دیکون بمملکتہا فی موضع بدعی
 برانر لها فیلۃ تکون عشر اذرع
 الی احدی عشرۃ ذراعاً فقطلاً
 ما یلغی من اسر تفاع فیلۃ بلاد
 الہند وھنؤلاء الملوک جمیعاً
 یرون الزنا مباحاً غیر ان من
 احصن منھم بامرأتہ فعرض
 لھا عارض ورنیاً قتل الرجل
 والمرأتہ (ص ۱۳۴)

وبعد از ملک من ملوک
 الہند یقال لہ بلہرا و معنی
 بلہرا انہ ملک ملوک الہند
 وھو فی بلادہ یقال لہ
 الکملکہ اسم الہندی وبلادہ
 بلاد الساج ومنھا یحلب وھو
 ملک واسع المملکۃ کثیر البلیش
 ومن حولہ من الملوک یصلون
 لہ ومن ورد من ہمسلہ علی
 الملوک الذین حولہ صلوا علیہ

ہاتھی ہوتے ہیں، ہندوستان کے سب سے
 زیادہ دما ز قامت ہاتھی جہاں تک مجھے
 علم ہے یہیں ہوتے ہیں، یہ سارے راجہ
 زمار کو جائز سمجھتے ہیں لیکن اگر کوئی شخص
 کسی عورت سے شادی کرے اور اس
 کے بعد اس عورت کو کوئی مار مارے یا حتی
 ہو جائے اور دونوں میں سے کسی سے زنا
 کی لغزش ہو جائے تو عورت اور مرد
 دونوں قتل کر دئے جاتے تھے،

اس کے بعد ہندوستان کا ایک
 راجہ ہے، جیسے بلہرا (دیکھو اسے) کہتے
 ہیں، بلہرا کے معنی شہنشاہ (ہمارا راجہ)
 ہیں، یہ اپنی راجہ دھانی کو کن بن رہتا
 ہے، کہ کن ایک ہندوستانی نام ہے
 اس کے ملک میں ساگوان لکڑی کی
 بڑی پیداوار ہے جو یہاں سے دوسرے
 مقامات پر بھیجی جاتی ہے، اس راجہ
 کی سلطنت بڑی وسیع اور اس کی جہیں
 بہت زیادہ ہیں، اس کے ارد گرد کے

ابھارتے ہیں، اگر وہ جرات دکھا کر آگ
 میں گھس گیا تو جنگ کے لئے جری سمجھا
 جاتا ہے، لیکن اگر آگ کے اندر گھسنے میں
 بزدلی ظاہر کر دی، تو جنگ اور قتال
 اور سواری کے لائق نہیں سمجھا جاتا ہے،
 اور اونٹوں کی طرح بار برداری کے کام
 میں لایا جاتا۔

میں نے راجہ عابدی کو دیکھا جس کے
 ملک میں ہاتھی نہیں ہوتے کہ وہ ہاتھی
 خریدتا ہے، مگر گز سے زیادہ قد کا خریدتا
 ہے، اور پانچ گز سے اوپر وہ گز تک ہر
 ایک گز پر ایک ہزار دینار قیمت زیادہ
 دیتا ہے، وہ گز سے اونچے ہاتھی میں نے
 نہیں دیکھے، البتہ مجھے معلوم ہوا کہ انبیا
 کے ملک میں ایک شہر اورشین ہے جس کی
 حکمران ایک عورت راسہ (ہاتھ) ہے اس
 ملک کے ایک مقام برازیں، ا، ا، ا ہاتھ کے

و رأیت ہذا الملک الذی
 یقال لہ العابدی ولیس فی بلادہ
 فیلۃ یشتری الفیلۃ ولا یشتری
 ما اسر تقاعہ خمس اذ سرع و
 یتباع کل ذراع ترید علی خمس
 اذ سرع بالف دینار الی تسع
 اذ سرع ولو ارمنہا شینا یزید
 علی تسع غیر انہ بلغنی ان ببلاد
 الاعیاب بلاد ادعی اورشین
 و ملک تہدا مرأۃ یقال لہا الراسیۃ

اورشین ایک جزیرہ نام شہر ہے جہاں کی آب و ہوا چھپیں، یہاں کی رانی کو راسہ کہتے ہیں، یہاں سے زیادہ طاقتور
 ہاتھی اور کہیں نہیں ہوتے تھے یہ پر بار ہوگا،

وَمَا يُقَالُ لَهُ الصِّلَانُ هَذَا الْكَبَرُ
 مِنْ هَذَيْنِ وَكَثَرَتْ جِشَا يَقُولُونَ
 أَنْ جِشَةً غَوْسَبَعِينَ الْفَاوْلَهُ
 قَبِيلَةٌ قَلِيلَةٌ إِلَّا أَنْ الْهِنْدُ يَقُولُونَ
 أَنَّ قَبِيلَةَ الصِّلَمَانِ أَجْرًا عَلَى
 الْقِتَالِ مِنْ جَمِيعِ قَبِيلَةِ أَهْلِ الْهِنْدِ
 وَرَأَيْتُ لَهُ فَيْلًا يُقَالُ لَهُ الْهِنْدَانُ
 مَا رَأَيْتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُلُوكِ مِثْلًا
 الْهِنْدُ فَيْلًا مِثْلَهُ أَبْضَ مِنْقَطَا
 لِسَوَادٍ وَكَلَّا أَجْرًا عَلَى الْقِتَالِ وَ
 الْبِغَامُ مِنْهُ وَذَلِكَ أَنَّهُمْ
 يُوقِدُونَ النَّارَ الْعَظِيمَةَ وَيُحْمِلُونَ
 الْقَبِيلَةَ عَلَيْهَا فَمَا اجْتَرَأَ عَلَيْهَا
 وَاقْتَحَمَهَا فَا نَبْ جَرَى عَلَى الْقِتَالِ
 وَالْبِغَامُ وَمَا جَبْنَ عَنِ النَّارِ
 لَمْ يَصْلُحْ لِلْقِتَالِ وَلَا لِلرُّكُوبِ
 يَنْتَقِلُ عَلَيْهِ الْمَتَاعُ كَمَا يَنْتَقِلُ عَلَى
 الْكَلْبِ

(حصہ ۱۳ و ۱۴)

یعنی تیل کا راجہ اور اس کے قریب کے ایک
 راجہ جس کو عارطی کہا جاتا تھا، اور ایک
 اور راجہ جسے بھیلان کہا جاتا تھا سب کو
 دیکھا ہے، راجہ بھیلان، عارطی اور عابد
 سے بڑا اور زیادہ لاؤ لشکر والا ہے گو
 کہتے ہیں کہ اس کی فوج کی تعداد تقریباً
 ستر ہزار تھی، مگر اس کے پاس ہاتھی
 بہت کم تھے لیکن ہندوستانیوں کا بیان
 ہے کہ بھیلان کے ہاتھی دوسرے تمام
 ہندوستانی ہاتھیوں سے زیادہ لمبائی
 میں جری اور بہادر ہوتے ہیں، میں نے
 اس کے پاس ایک ہاتھی دیکھا جس کا
 نام نمران تھا، ہندوستان کے کسی
 راجہ کے پاس ایسا سپید ہاتھی نہیں
 دیکھا، جس پر سیاہ چٹیاں تھیں، اور
 جنگ و غزیر میں ایسا جری دوسرا
 ہاتھی نہ نظر آیا، ہاتھی کی بہادری کا
 اندازہ کرنے کے لئے آگ کا بڑا سا آلو
 لگا کر ہاتھی کو اس میں گھسانے کے لئے

منہ واقعہ مقعد الخضر
ولہ ثمانون ذکر الہو جمال و
ہیئتہ یصلحون للملک

(ص ۱۳۳)

جادو شہادت کی اہمیت رکھتی ہے۔

ادب کار یوں کا مرکز ہے، بیان کیا جاتا
ہے کہ یہاں ایک ہزار عبادت گزار ہیں
اور راجہ کے دربار میں ۱۰۰ قاضی ہیں
اگر ان کی عدالت میں بادشاہ کا لڑکا

بھی آتا ہے تو وہ اس کے معاملہ میں
بھی انصاف کرتے اور اس کو مقدمہ
کے فریق ہی کی جگہ بٹھاتے ہیں،
راجہ کے ۱۰۰ بیٹے تھے جو نہایت خوبصورت
اور خوش وضع ہیں، اور ب کے ب

قمار کے قریب ہی ارمن کا علاقہ

ہے، یہاں کے لوگ خوبصورت اور

حسین ہوتے ہیں، اور اپنے لڑکوں

کی کم سنی میں شادی کر دیتے، اور

اس میں بھلائی اور زمانہ سے حفاظت کا

عمدہ طریقہ سمجھتے ہیں، قمار کا راجہ اپنی

غیرت و حمت کے باوجود اپنے ساتھیوں

کو حکم دیتا تھا کہ جنگ میں عورتیں

ساتھ نہ لجائیں، سیاح بیان

کرتا ہے کہ میں نے راجہ قمار عابدی

و یلیہ بلاد الارمن و

لہو جمال و یزوجون اولاد

الذ کو رتہ صغار و یزعمون ان

ذلک خیر و اصل من الزناء

و ملک قمار مع غیرتہ یقول

لا صحابہ اذا خرجہ الی الحرب

فلا یصحبنکم النساء.....

قال وراثت ملک قمار وراثت

العابدی و هو ملک رتیلاد

ملک یلیہ یقال لہ العاسر طی

جزء ولوار من الملوک فیما عا ملته
 احسن مکافات من ملک قمارو
 الہند یقولون ان اصل کتب
 الہند من قمارو من عقوبۃ
 هذا الملک علی الشرب ان
 من شرب من قوادک وجیشہ
 یحیی مائتۃ حلقة من حدید بالاسر
 ثم یوضح ذلک کلمہ علی ید ذلک
 الرجل الشارب خربما التقت نفسه
 وهو ملک شدید النیرۃ لیس
 فی ملوک الہند اشد غیرۃ و
 عقوبۃ منه ومن عقوبۃ قطع
 الیدین والرجلین والافت و
 المشفتین والا ذین ولا یلتفت
 الی الغرامۃ کما ثم ملوک الہند
 واصل العباد من بلاد قمار یقال
 ان فیہا مائتۃ الف عابد و ملک
 قمار ثمانون قاضیا لو ورد
 علیہم ولد الملک لانصفوا

اس کے پاس تحفہ تحائف لے کر جاتا ہے
 تو وہ اس کو اس کے بہنے میں سو گنا
 زیادہ دیتا ہے، میں نے کسی ہندوستانی
 راجہ کو اس سے بڑھ کر بدلہ چکانے والا
 اور صلہ و انعام دینے والا نہیں پایا،
 لوگوں کا بیان ہے کہ ہندوؤں کی کتابوں
 کا اصل مرکز اسی ملک ہے اگر راجہ تھا
 کا کوئی سپہ سالار فوجی سپاہی شراب
 پیتا ہے تو وہ لوہے کے سو طلق گرم
 کر کے اس کے ہاتھ پر رکھ دیتا ہے جس
 سے کبھی کبھی جان بھی چلی جاتی ہے، یہ
 راجہ انہما فی غیرت مند ہے، ہندوستان
 میں اس سے زیادہ سنگین سزا دینے والا
 اور غیرت مند کوئی راجہ نہیں ہے، وہ
 سزا میں دونوں ہاتھ دونوں پیرزماں
 دونوں ہونٹ اور دونوں کان کاٹ
 لیتا ہے اور دوسرے ہندوستانی راجا
 کی طرح وہ مجرم پر چرمانہ مار کر کے
 نہیں چھوڑ دیتا، قمار کا ملک مایہوں

در آیت تجارت الهند و سائر
لا یشربون الشراب قلیله ولا
کثیره و یعافون الخل من
الاشربة فخلهم من ماء الارز
المطبوخ یمضونه حتی یصیر
بمنزلة الخل و من راوا من
اهل الاسلا و یشرب الشراب
فهو عند هم و خسیس لا یعبأ
به و یزدرونه و یقولون هذا
رجل لیس له قدر فی بلادنا
ولیس ذلک منهم دیانة

(ص ۱۳۲-۱۳۳)

و ذکر بعضہم قال کنت بیدا
قمارا فاخبرونی ان الملک بما
جبار شنید العقوبة لا یکلو
العرب و من دخل بلادنا فاهد
له شئیا کافا باضعاف ما
اهدی لک یکافی بالجزء مائتہ

لیکن ہندوستانی تاجر اور عوام مطلقاً
شراب نہیں پیتے، یہاں تک کہ وہ سرکہ
سے بھی پرہیز کرتے ہیں، ان کا سرکہ بچے
چاول کا پانی ہے جسے وہ کھٹا کر کے
سرکہ کی طرح بنا لیتے ہیں جس مسلمان
کے متعلق ان کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ
شراب پیتا ہے تو اس کو بہت حقیر
نا قابل التفات سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں
کہ اس کے ملک میں بھی اس کی کوئی
وقت نہیں (مگر شراب سے ان کی
یہ نفرت و بیزاری) دنیہ اری اور تو
کی بنا پر نہیں ہے،

کسی سیاح کا بیان ہے کہ وہ
جب قمار میں تھا تو وہاں لوگوں نے
اسے بتایا کہ یہاں کا راجہ بڑا سخت گیر
اور بڑی سخت سزائیں دیتا ہے، وہ
اہل عرب سے بات تک نہیں کرتا
جو شخص اس کے ملک میں آتا ہے اور

جسے ہندی میں پیچ کہتے ہیں،

من جبال شقنان وھونھر

المنصورۃ ویصیر الی البحر (۱۱)

ذکرا بو عبد اللہ محمد بن اسحاق

ان عامة ملوک الهند یرون الزنا

مباحا ما خلا ملک قمار فانی

دخلت مدینتہ واقمت عندہ

بھاسنتین فلما دار ملک اغیر

ولا اشد فی الا شرۃ منہ فانه

يعاقب علی الزنا والشرب بالقتل

ولیس احد من ملوک الهند من

خالطتہ وبايعتہ یسرن فی

شراب الشراب ما خلا ملک البجل

فانه بلغنی انه یشرّب وھو

ملک سرندیب ینقل الخمر الیہ

من بلاد العرب فیشرّبھا

(ص ۱۳۲)

سے نکل کر سمندر میں ملتا ہے، اور یہی

منصورۃ کا دریا ہے،

ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق کا بیان

ہے کہ اس کا دریا کے علاوہ ہندوستان

کے اکثر و بیشتر راجہ زنا کو جائز خیال

کرتے ہیں، کیونکہ میں خود قمار جا کر

دو سال وہاں رہ چکا ہوں، میں نے

اس سے زیادہ غیرت مند اور شراب

کے معاملہ میں سخت گیر کوئی دوسرا

نہیں دیکھا، اس کے یہاں زنا، او

شراب کی سزا قتل ہے، ہندوستان

کے جن راجاؤں سے مجھے ملے جیسے کاٹھ

ہوا ہے، ان میں سب سے زیادہ میں نے

راجہ بھل کو شرابی پایا، وہ بہت زیادہ

شراب پیتا ہے، اور راجہ بھل لٹکا کاڑھا

ہے، وہ عرب مالک سے شراب کی

درآمد کرتا ہے۔

(بقیہ حاشیہ ۱۶۹) تبت کے پہاڑ کیلاس (کیلاش) سے نکلتا ہے اور کیلاس کوہ جامبہ کی ایک اونچی چوٹی ہے، جس پر کویر دیوتا رہتے ہیں، اور شیوجی بھی آتے رہتے ہیں،

فاما بحر الهند فان جده
متايلي المغرب اوله غب عد
واخره بلاد الزابج وفي شرقي
بحر الهند من المدن بلاد الهند
وقمار والزنج وبنج وامو كثير
مختلفة من اموال الهند وكلهم
يمطرون في الصيف ما خلا
اعالي بلد الهند التي بعدت
عن البحر (ص ۸۰۱ ۸۰۲)

وفي المعمورة انها عظيمة
مشهورة بعضها ومعاير فناد
و بلغنا خبره منها نهر سبي كنك
يجري في اعلى بلاد الهند يخرج
من جبال فوق تشمير الداخلة
ويجري الى ناحية الجنوب حتى
ينصب في البحر الهندي و
نهر مهران نهر السند يخرج

بحر ہند کی حد مغرب کے قریب
کے بعد سے شروع اور چادہ کے ملک
میں جا کر ختم ہوتی ہے، بحر ہند کے مشرق
کناروں پر ہندوستان، اس کی ماری
حبشہ (۳) کے ملک اور بہت سی
مختلف ہندوستانی قومیں آباد ہیں
ان تمام ملکوں میں ان مقامات کے
علاوہ جو سمندر سے زیادہ دور میں گرنی
کے موسم میں بارش ہوتی ہے،

دنیا میں بہت بڑے بڑے مشہور
دریا ہیں جن میں سے بعض کے حالات
ہم کو معلوم نہیں، ان بڑے دریاؤں
میں ایک دریا ہے گنگا ہے جو ہندوستان
کے بالائی علاقوں میں بہتا اور کشمیر کے
ادری حصہ کے پہاڑوں سے نکلا ہے
اور جنوب کی طرف بہتا ہوا بحر ہند میں
گرتا ہے، اور یا سندھ شتقان کے پہاڑوں

سے معلوم نہیں، شتقان سے کون سا پہاڑ مراد ہے، مسعودی نے لکھا ہے کہ دریا سندھ سندھ کے
بالائی علاقوں میں قنوج کشمیر قندھار اور طائف کے مشہور چشموں سے نکلا ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ وہ ملک

طبر و بانی محیط بہا ثلاثۃ الان
میل فیہا جبال عظام وانہاء
کثیرۃ و منها یخرج الباقوت
الاحمر ولون السماء وحوالی ہذا
الجزیرۃ تسع عشرۃ جزیرۃ عاتق
فیہا مدائن وقوی کثیرۃ (مسلم)

بڑے پہاڑوں اور دیواروں کی کثرت
ہے جن سے سرخ اور آسمانی رنگ کے
باقوت نکلے ہیں، اس جزیرہ کے گرد
و نواح میں ۱۹-۲۰ جزیرے ہیں
جن میں شہر تھے اور بہت سے گاؤں
ہیں۔

وقد یجد علماء البحرین
کل واحد من ہذین البحرین
یجد معلوم عندہم ویقولون
حد بحر فارس ممالی المشرق
من فوہۃ دجلۃ العوداء و
آخرۃ ینتھی الی جزیرۃ یقال
لہا تیزمکران ومن ہناک یجد

بحر ہند اور بحر فارس میں سے ہر ایک
کی علمائے بحرین نے حد میں کی ہے
ان کا بیان ہے کہ بحر فارس کی حد شرق
کے قریب دجلہ عوداء کے دہانے سے
شروع اور جزیرہ تیزمکران کے پاس
ختم ہو جاتی ہے، اور وہیں سے سندھ
کی سرحد شروع ہوتی ہے،.....

اول حد السند.....

سندھ و جلع عراق کا مشہور دریاجو سندھ و مقامات سے گزرتا ہے، پھر اسے گند نے والے حصے کو دجلہ عوداء
کہتے ہیں، اور یہ بطور علم کے اس کے لئے بولا جاتا ہے، (معجم البلدان ج ۳ ص ۳۹)

سندھ تیزمکران کا پایہ تخت تھا، اسی لئے اسے تیزمکران کہتے تھے، زمانہ وسطیٰ میں اکثر مکران کا علاقہ والی سندھ
کے تحت رہتا تھا، اس لئے اکثر عرب ستیا ج اور جغرافیہ نویس اس کو بھی سندھ میں شمار کرتے ہیں

الاعلاق النفیسة

والبحر المعروفة من

العظا وخمسة منها بحر الهند

..... فأما البحر الهندی

فانه یحد طوله من المغرب

الى المشرق وذاك من اقصى

الحبس الى اقصى الهند یكون

ذلك مقداره ثمانية آلاف

میل فی الفین و سبع مائة میل

(ص ۸۳)

وفي البحر الهندی هذان

الجزائر العارمة وغير العارمة

الف و ثلثمائة و سبعون جزيرة

منها جزيرة ضخمة فی اقصى

الهند مقابل ارض الهند من

ناحية ارض المشرق یسمى

مشہور اور بڑے پانچ سمندر میں

ایک بحر ہند بھی ہے،

بحر ہند مغرب سے مشرق کی طرف یعنی

اقصائے حبش سے اقصائے ہند تک پھیلا

ہوا ہے، اس کی لمبائی آٹھ ہزار ادا

چوڑائی ۲ ہزار سات سو میل ہے،

بحر ہند میں آباد اور غیر آباد ایک ہزار

تین سو ستر ^{۱۳۷}جزیرے ہیں، ایک بڑا

جزیرہ مشرق کی طرف اقصائے ہند

میں سرزمین ہند کے مقابل واقع ہے

اس کا نام طرہ بانی ہوتا ہے اور اس کا

رقبہ تین ہزار میل ہے اس میں بڑے

ابن رستہ

اس کا نام احمد بن عمر بن رستہ اور کنیت ابو علی ہے، یہ اگرچہ ہندوستان نہیں آیا تھا، مگر اپنی مشہور کتاب "الاعلاق النفیۃ" میں اُس نے زمین کے عجائب اور ملکوں کے حالات کے سلسلہ میں ہندوستان کے جغرافیائی حالات و خصوصیات، بعض تفسیری و علمی قوانین اور میناں کی تہذیب و معاشرت اور عبادت و قربانی کے طریقوں کا ذکر کیا ہے، اس کتاب کے کئی حصے ہیں، مگر ایک ہی حصہ اب تک شائع ہوا ہے، اور اس کا جو زبان میں ترجمہ بھی ہو چکا ہے، ابن رستہ کی پیدائش اور وفات کا سنہ نہیں معلوم ہو سکا، مگر وہ تیسری صدی ہجری کا جغرافیہ داں اور ابن رستہ ہندانی کا ہمصر ہے، اور اس نے سنہ ۲۹۹ھ میں یہ کتاب لکھی تھی،

مدینہ سبستان الی المولتان

مسیرۃ شہرین، (ص ۲۰۸)

ولذلك خص الله جل و

عز بلاد السند والہند باذواق

الطيب والجواہر کالیواقیت

والالہام وغیر ذلک من

الحجارة الثمينة والکرکدن و

الفیل والطاؤس والاعواد

والعنبر والقرنفل والسنبل و

الخولجان والدارصیتی و

النارجیل والہنیلج والتوتیا

والقنی والینیزان والبقہ و

الصندل والساج والغفل

وعجائب کثیرہ، (ص ۲۵۱)

وفي الحديث ان آدھر

اھبط بالہند علی جبل سرنہ

واھبطت حواجدہ و

سبستان کے شہر زرنج سے ملتان ۵۱۲

کی مسافت پر واقع ہے،

ملک سندھ اور ہند کہ اللہ تعالیٰ

نے یہ خصوصیت بخشی ہے کہ وہاں

طرح طرح کی خوشبوئیں اور جواہرات

جیسے یاقوت، الماس وغیرہ قیمتی پتھر

گیندا، اہتھی، مور، عود، عنبر، لنگ

سنبل، خولجان، دارصیتی، ناریل،

ہڑا، توتیا، کیم، مید، صندل، ساگن

کی لکڑی، سیاہ مرچ، اور بہت سی

عجیب عجیب چیزیں پیدا ہوتی ہیں

روایت ہے کہ آدم جب ہندوستان

میں لنگا کے پہاڑ پر اتارے گئے تو حوا

جدہ میں، ابلیس ملعون میمان، اور

لہذا فارسی لفظ ہے، اور پان کی جڑ کو کہتے ہیں، یعنی پان بھی ہندوستان کی خاص پیداوار ہے،

۵۱۵ بھرہ اور واسطہ کے درمیان ایک آباد اور وسیع شہر کا نام ہے،

وجواب والعراق فی الطول
 من عانة الى البصرة والبصرة
 تناخعا لا هواز ولا هواز تناخ
 فارس و فارس تناخدا کرمان
 و کرمان تناخدا کابل و کابل
 تناخدا زرنج و زرنج تناخدا
 الهند

میں عانت سے بھرہ تک پھیلا ہوا ہے
 اور بھرہ کی سرحد احوال اور احوال
 کی فارس اور فارس کی کرمان
 اور کرمان کی کابل اور کابل کی زرنج
 اور زرنج کی ہندوستان کے قریب ہے

(ص ۱۶۱ و ۱۶۲)

ومن اول عمل ملکان الى منصور
 السند ۳۵۰ فرسخا ومن زرنج

کرمان کے پہلے علاقہ سے سندھ کے شہر
 منصورہ کا فاصلہ ۳۵۰ فرسنگ اور

سندھ بہت (شہر عراق) اور دقت کے درمیان جزیرہ کا علاقہ تھا (بحجم)
 اس زرنج کا بڑا شہر زمانہ وسطی میں صوبہ سبجان کا دارالسلطنت تھا، اسے تیمور نے برباد کر ڈالا
 اس کے بعد ڈیر آج کل کے دو قریوں یعنی زاهدان اور شہرستان کے گرد اور دریائے
 ہند کی بڑی نہروں میں سے ایک نہر ساز و کپڑے پر لگے گڑگڑا ہونے کے کار سے واقع ہیں، لیکن زرنج
 کا نام اب کسی کی زبان پر نہیں، بلکہ زمانہ وسطی کے آخری حصہ ہی میں وہ متروک ہو چکا تھا، زمانہ زائد
 کے جزائیہ نویس اس دارالحکومت کو مدینہ سبجان اور فارسی میں اس نام کا مترادف شہرستان
 تھا، چنانچہ جس وقت تیمور نے اس شہر کو بالکل ہی منہدم کیا ہے، اس وقت اس کا نام شہر
 سبستان ہی تھا،

(جزائیہ خلافت مشرقی ص ۵۰۲ و ۵۰۵)

والخيزان من بلد يقال له لنكباوس
 كلمه من ناحية خراسان ولقي من عمان
 واليا قوت ولا لها من من شريب وكذا
 الكوكب الطاوس والبغاء والوجه السند
 وقال المدايني: عمل
 العراق من هيت الى الصين
 والسند والهند ثم كذا
 السري وخراسان والد ملو
 جيلان والجلال واصبهان
 العراق ومن ولي العراق نقد
 ولي البصرة والكوفة ولا هو
 وفارس وكرمان والهند و
 السند وسجستان وطبرستان

سے اہیرا اور دیا قوت لکھا ہے، اسی
 طرح گینڈے، مور، طوطے، سندھی مرغیاں
 اور دوسرے انواع واقسام کے عقرا
 خوشبو کی چیزیں آتی ہیں،
 مدائنی کا بیان ہے کہ عراق کی عملداری
 ہیت سے شروع ہوتی ہے، اندھینا
 سندھ و ہند تک چلی جاتی ہے، اس طرح
 رے، خراسان، دیلم، جیلان، جبال
 اور اصبھان وغیرہ بھی عراق کے تواب
 میں ہیں، جو شخص عراق کا دالی ہوتا تھا
 وہی بصرہ، کوفہ، اجناد، فارس، کرمان
 ہند، سندھ، سجستان، طبرستان، اور
 جرجان کا بھی دالی ہوتا تھا، عراق دلی

۱۰ دریائے فرات کے کنارے نواح بغداد میں انبار کے اوپر ایک پرودتی، شاداب اور مردم خیز شہر
 تھا جس کا طول البلد ۶۵ درجہ اور عرض البلد ۳۲ درجہ ہے بعض لوگوں نے اس کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی ہے
 کہ اس کے بانی کا نام ہیت بن سبندی تھا، (معجم البلدان ج ۸ ص ۶۴۴ و ۶۴۵)
 ۱۱ یہ اس زمانہ کا ذکر ہے جب مسلمانوں کی سلطنت عرب و عراق سے سندھ اور ہندو چین تک پھیلی ہوئی
 تھی، بلاذری کی فتوح البلدان سے بھی اس امر کی وضاحت ہوتی ہے، کہ عراق کا گورنر فارس اور
 سندھ وغیرہ کا بھی گورنر ہوتا تھا،

وہ کافی ہوتا ہے

قمار ہندوستان میں ایک سلطنت ہے
اور اہل ہند کا خیال ہے کہ ہندوستان
کی کتابوں کا اصلی مرکز قمار (اس کا)
ہی ہے، اور یہ سلطنت چار زمینوں کی نسبت
ہے، یہاں کے سارے باشندے بتوں کی
پوجا کرتے ہیں، اور راجہ قمار ہزاروں
رکھتا ہے، اور یہاں شلہاٹ سے غیر
ملی اور سندان سے سیاہ مرج شلہاٹ
کے جنوب سے کلمہ جادو سے جو قبلہ کی
سمت چین کے قریب فصور نام شہر کے
پاس ہے، لوگ اُصل کا فور اور چال
کا فور اور نیل کا پانی سندھ کے اطراف
سے پیدا ہوا جس کو سنہرم اور ایک
پر دے آخر اسان کی سمت ہے نیزہ علی

وقمار من بلاد الهند
واهل الهند يزعمون اصل
كتب الهند من قمار وملكه مسير
اربعة اشهر وعبادتهم الاضياء
كلهم وملك قمار يفترش اربعة
الاف جارية والغبار يوقى به من
جزيرة شلاهط والفل من
ملی والسندان والبقر من
ناحية الجنوب من شلاهط
والقرنفل والصندل والكاو
وجزير بوامن الزاج وهو
من ناحية القبلة يقر بالعين
من بلد يقال له فصور وماء
الكاو هو والنیل من ناحية السند

یہ بھی محض افسانہ معلوم ہوتا ہے، جسے غالباً مصنف نے سن کر لکھ دیا ہے، اس قسم کی عجوبہ پرستی اس زمانہ
کے لئے کوئی تعجب انگیز نہیں ہے، لہذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی راسی ہندوؤں کا نہایت مقدس
اور مرکزی مقام تھا،

وہاں جاتے ہیں پھر وہ وہاں سے جاؤ
 چلے جاتے ہیں، یہاں ہندوستان کا
 سب سے بڑا راجہ ہے، جس کو راج
 (ہمارا راجہ کہتے ہیں)، اس کے بعد کوئی
 راجہ نہیں کیونکہ یہ سب سے آخری
 جزیرہ میں آباد ہے، اور یہ بڑا دولت مند
 راجہ ہے، یہاں کے ایک جنگل میں ایک
 گلاب ہے، جسے اگر جنگل سے نکال
 دیا جائے، تو وہ جل جاتا ہے،
 حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کا بیان
 ہے کہ سندھ اور ہند کے درمیان ایک
 مقام کنام میں تانبے کے ایک ستون
 پڑتا ہے، اس کی ایک بٹائی ہوئی ہے
 اور جب محرم کا دن آتا ہے، تو وہ
 اپنے بازو پھیلاتی، اور چونچ کھول
 دیتی ہے جس کی وجہ سے اتنا پانی
 بہنے لگتا ہے کہ ان کی کھیتی اور
 مویشیوں کے لئے آئندہ سال تک

فی آخر الجزائر وہو ملک کشیر
 الخیر و فیہا غیضة فیہا ویر
 اذا اخرج من الغیضة احترق

وقال عید اللہ بن عمرو بن
 العاص فیما بین السند والہند
 ارض یقال کناہ فیہا بطة من
 نحاس علی عمود من نحاس
 فاذا کان یوم عاشوراء
 نشرت البطة جناحها و مدت
 منتقرا ہا، فیقیض من الماء
 ما یلفی زرعہم و مواشیہم
 و ضیاعہم الی العالم و العبل

معلوم نہیں وہ کونسا جنگل تھا، جہاں یہ گلاب جوتا تھا، یہ امر قریب قیاس نہیں معلوم ہوتا (ض)

مسورة و بلادهما صحرا و اقل
 اخر اضا و اطيب لا تنکا د تری
 بهاء اعور ولا اعنی د لا ذاعا
 و يقال ان بن الهند و لصی
 ثلثین ملکا اصغر ملک بهای ملک
 ما یملکه ملک العرب و ملوک الهند
 کلهم یلبسون الخلی
 سمره ملک ہے، یہاں کے شہر بڑے،
 اونچے، محفوظ اور فصیلوں والے ہیں،
 وہاں کے لوگ عموماً بیاد کم اور تندرست
 زیادہ ہوتے ہیں، کوئی کانٹا، انڈھلیا
 کسی اور مرض میں مبتلا نظر نہیں آتا، یہاں
 کیا جاتا ہے کہ چین اور ہندوستان میں
 ۳۰ راجے ہیں، وہاں کا سب سے چھوٹا
 راجہ بھی عربوں کے، بادشاہ کے برابر
 وسیع سلطنت کا مالک ہوتا ہے،

وفي بلاد الهند حكمة يقال
 له دهمی علی ساحل البحر و ملکتهم
 امرأة و بلادها دمیة و من
 دخل اليها من سائر الهند
 فالتجديد خلونها لكثر اربابها
 تعد تصير الى بلاد الزاجر فالملك
 الكبير يقال له المهرج تفسيد
 ملك الملوك و ليس بعدة احد
 ہندوستان کے تمام راجہ دیور بنتے ہ
 ہندوستان میں ایک سلطنت کا
 نام رمی ہے، جو ساحل ہند پر واقع
 ہے، وہاں کی حکمران ایک عورت ہے،
 مگر اس سلطنت کی آب و ہوا بہت
 خوب سے، اور ہندوستان کے جو
 لوگ وہاں پہنچ جاتے ہیں، ان
 کی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے، لیکن
 تاج زیادہ نفع کمانے کی غرض سے

۱۵۸ یہی ہندوستان نہایت وسیع ملک ہے، اس نے وہاں راجاؤں کی کثرت ہے،

والفند لایا کلون الحنطة
 اندایا کلون الا در فقط وتعلو
 لما همد حتی سجادایت لاحد
 الحیة ثلثه اذ سراع واذامات
 احد همد خلق راسه و الحیة
 وهو یثلا زمون بالحقوق و
 یمنعون فی الملازمة الطما
 و الشراب سبعة ایام،
 ہندوستانی گیہوں کے بجائے قوت
 چاول کھاتے ہیں، اور ان کی داڑھیاں
 لمبی لمبی ہوتی ہیں، حتیٰ کہ میں نے بعض
 لوگوں کی تین تین ہاتھ لمبی داڑھیاں
 دیکھی ہیں، اور جب کوئی شخص مر جاتا ہے
 تو اس کے سر اور داڑھی کے بال منڈا
 دیئے جاتے ہیں، اور وہ لوگ
 آوان لگاتے ہیں، اور آوان لگانے
 کے وقت مجرم کا، و نون تک کھانا
 پانی روک دیتے ہیں،

۱۔ یہاں مصنف نے ہندو چین کا موازنہ، اور دونوں ملکوں کے طرز معاشرت کے خاص خاص فرق
 بیان کئے ہیں، لیکن اختصار کی وجہ سے ہندوستان کے حق کو نقل کیا جا رہا ہے، یہاں سلسلہ
 بیان میں چین کا ذکر اس طرح آگیا ہے کہ بغیر اس کے مفہوم واضح نہیں ہو سکتا تو اس کا بھی
 ذکر کر دیا گیا ہے (ض)

۲۔ اس کے متعلق پہلے نوٹ گذر چکا ہے کہ یہ سیاح ہندوستان کے جنوبی علاقوں میں آئے تھے اس
 لئے ممکن ہے کہ اس وقت وہاں لوگ صرف چاول ہی کھاتے رہے ہوں، جیسا کہ آج کل بھی ان علاقوں
 میں چاول زیادہ کھایا جاتا ہے،

۳۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت ہندوستانی عموماً داڑھی رکھتے تھے، سلیمان ناخبر غیر
 نے بھی اس کا ذکر کیا ہے،

شریت کو بھی وہ لوہے کے عوض بیچے ہیں،
 اور لیں دین کا یہ سارا معاملہ ایتھوں کے
 استادوں سے ہوتا ہے یہ لوگ تیراکی میں
 ماہر ہوتے ہیں، اور بعض اوقات تاجروں
 سے لوہا چھین لیتے ہیں اور انھیں کوئی چیز
 اس کے عوض نہیں دیتے۔

اس کے بعد جہاز کھار آتے ہیں جہاز
 ہندوستان کے دائیں جانب جاوے گی
 سلطنت میں واقع ہے، اس کے بعد
 تیرہ مہ آتے ہیں، جہان کا پانی شیر میں
 اور مسافت دس دنوں کی ہے، پھر
 کدرنج میں پہنچتے ہیں، اس کا فاصلہ
 بھی دس دنوں ہے، اور وہاں کا پانی
 بھی میٹھا ہوتا ہے، یہی حال تمام
 ہندوستانی خیروں کا ہے کہ اگر
 وہاں شیشے اور کونڈیں کھو دے جائیں
 تو ان میں عمدہ اور میٹھا پانی نکلتا ہے
 یہاں ایک بلند و بالا پہاڑ ہے،

ثم تحطفت السفينة الى موضع
 يقال له كله بادروهي من مملكة
 الزاجو متيامنة عن بلاد الهند
 ثم تحطفت الى موضع يقال
 بيومته بها ماء عذب المسافة
 اليها عشرة ايام ثم الى موضع
 يقال له كدرنج مسيرته عشرة ايام
 ايام بها ماء عذب ولكن في
 سائر حياض الهند ان احتقر فيها
 الا باروجد فيها الماء العذب
 بها جبل مشرف -

(ص ۱۱۳ و ۱۱۴)

کتاب البلدان

ہفت اقالیم میں ایک اقلیم ہندوستان

واقليم في ايدى الهند

(ص ۵)

والوں کے قبضہ میں ہے،

البحر الكبير الذي ليس في العال

دنیا کا سب سے بڑا سمندر جس سے

يخرج البحر منه وهو آخذ من المعبر

بٹا کوئی اور سمندر نہیں وہ مغرب میں

الحا القلن حتى يبلغ واق واق

قلزم و واق واق چین تک پھیلا ہوا ہے

الصين و واق واق الصين

چینی واق واق چین کے واق واق سے

هو فجلان واق واق اليهن ...

مختلف ہے ...

وهذا البحر يمد من القلزم على

یہ سمندر قلزم سے وادی قریٰ ہوتا

وادی القریٰ حتى يبلغ بربر و عمان

ہوا بربر عمان، دہل، اور عمان کو

و يمد الى الديبل والموطن حتى

عبور کرتا ہوا چین میں چینہ پہاڑ تک

يبلغ جبل الصنفت الى نصين (ص)

چلا آیا ہے،

واعلم ان البحر فارس و

بحر فارس اور بحر ہند دراصل ایک ہی

الهند هما البحر واحد لا اتصال

سمندر ہیں، کیونکہ دونوں میں سے ہر ایک

۱۔ یعنی بحر ہند۔ ۲۔ شام اور مدینہ کے پاس تھا اور خیبر کے درمیان ایک وادی جس میں متعدد دگاؤں

تھے، اسی لئے اس کا نام وادی قریٰ تھا ترجمہ البلدان جلد ۳ ص ۵۳

ابنِ فقیہ ہمدانی

اس کی کنیت ابو عبد اللہ نام احمد بن محمد بن اسحاق بن ابراہیم ہمدانی، اور ابنِ فقیہ کے نام سے معروف ہے۔ یہ تیسری صدی ہجری کے آخر کا انتشار پر واز اور جغرافیہ دان ہے، ابنِ ندیم اور یاقوت حموی نے اس کی کئی کتابوں کا ذکر کیا ہے، لیکن صرف کتاب البلدان ہم تک پہنچی ہے، احمد علیہ مقصدہ کی وفات (۳۶۹ھ) کے بعد تصنیف کی گئی تھی، اس میں مشرق و مغرب کے ملکوں کی طرح ہندوستان کے شہروں اور دیاروں کے متعلق بھی معلومات درج ہیں، ابنِ ندیم کا بیان ہے کہ یہ کتاب بعض متقدمین اور جہانی ذریعہ خراسان کی کتاب المسالك الممالك سے ماخوذ ہے، اور جہانی کی کتاب یاقوت حموی کی تذکرہ ہو گئی، اس لئے اسے اس کی قائم مقام سمجھنا چاہئے، یہ کتاب ۸۸۵ھ میں مکتبہ جغرافیہ سے شائع ہوئی ہے، ابنِ فقیہ کے اکثر حالات کی طرح اس کی پیدائش اور وفات کا سنہ بھی نامعلوم ہے،

طر رسول، مومہ اور ماید کی سلطنتیں ہیں
 جو چین کے قریب اور اس سے ہزاروں
 رہتی ہیں، پھر لنگا، اور اس کے بعد
 قمار (راس کمار) کا ملک ہے جو بڑی
 شان و شوکت اور غیر معمولی اہمیت
 رکھتا ہے، اور وہاں کے راجہ کو دوسرے
 راجاؤں پر فوقیت اور برتری حاصل ہے
 پھر میل، فاریط، اور صلیان (بھیلان)
 کی سلطنتیں ہیں، اور ہندوستان کی بعض
 سلطنتوں میں عورتوں کی حکومت اور
 فرمانروائی ہے،

الصین وھو یاربون الدھین
 ثمة مملكة سرند یب ثمة مملكة
 قمار وھو مملكة جلیلة القدر
 عظيمة الامریة ثمة مملکیم
 الملوك ثمة مملكة الدیبل
 ثمة الفاریط، ثمة مملكة الصلیان
 وھو فی بعض ممالک یلیھا النساء
 (ص ۱۰۶)

یعنی طوسل جو چین سے ملا ہوا ایک بڑا خطہ ہے، ان دونوں کے درمیان اہالیہ حد فاصل ہے، ہاٹھ سے
 گندمی دنگ کے ہیں، جوروئی کے کپڑے پہنتے ہیں، اسے چین اور طوسل سے ملا ہوا ایک خطہ ہے، اس میں
 مضبوط قلعے اور بلند مکانات ہیں، یہاں مشک بہت پیدا ہوتا ہے، اسے یعنی ماک چین اور موسہ
 سے متصل یہ ملک واقع ہے، ان تینوں ملکوں سے چینی جنگ کرتے رہے ہیں،
 اس کے بعد مصنف نے دوسری جلد میں مسلمانوں کے حملہ سندھ کا ذکر کیا ہے، لیکن چونکہ اس سے بلاذری
 کی فتوح البلدان سے نقل کیا جا چکا ہے، اسی لئے پھر اسی طرح کی باتوں کا تذکرہ ضروری نہیں معلوم
 ہوتا، (ص ۱۰۷)

اس کا اصل تلفظ معلوم نہیں،

ہندوستانی پرہیزی مذہب کے قائل
 ہیں، ان میں بُت پوجنے والے ہیں، ملک
 کی غیر معمولی وسعت کی وجہ سے اُن کی
 مختلف حکومتیں اور مختلف بادشاہیں
 اُن کا پہلا راجہ دانتی ہے، اس کی سرحد
 اسلامی ملک کی سرحد سے قریب ہے،
 وہ بڑی قدرومنزلت، وسیع مملکت
 اور دافرساز و سامان کا مالک ہے،
 اس کے بعد رچی (رہما) کا راجہ ہے،
 بھی بڑا جلیل القدر اور اس کا ملک بڑا
 طاقتور اور سمندر کے کنارے آباد ہے،
 اُس کے ملک میں سونا اور اس قسم کی
 دوسری معدنیات پائی جاتی ہیں پھر لچر
 اور اس کے بعد لگم (کوکن) کی سلطنتیں
 ہیں، لگم ہی سے ساگران کی لکڑی آتی
 ہے، اس کا ملک بہت وسیع ہے، پھر
 روکن کی سلطنت جو، یہان کے باشندوں
 کے چہرے گورے ہوتے ہیں، پھر کھاتیا،

۱ و دین اهل الهند البرہمۃ
 ۲ و فیہو عبد الالهہ و لہو
 ممالک مختلفہ و ملوک متفرقہ
 ۳ لسعة البلد فی طولہ و عرضہ
 ۴ فاول ملوکہم مہاتیا خما البلاد
 ۵ التی ہی الیہ و فی دار الکلا سلاہ
 ۶ دانتی و ہو ملک عظیم القدر
 ۷ واسع المملکۃ کثیر العدد ثغر
 ۸ من بعدہ دہمی و ہوا عظم
 ۹ قدر او اعز بلاد او ہو علی بحر
 ۱۰ من الجہور و فی بلدہ الذہب
 ۱۱ و ما شہہ ثم مملکۃ لہمی ثو
 الکمر و من عندہم یافی السج
 ۱۲ و لہذا تساع فی البلاد ثغر مملکۃ
 ۱۳ الطاف و ہم قوم بیض الوجہ
 ۱۴ ثغر مملکۃ کنایہ و مملکۃ الطر
 ۱۵ و مملکۃ الموشہ و مملکۃ
 ۱۶ المایئ و ہذا الممالک تتاخم

العقائر کل عقار با سماء عشر
ولہو غیر ذلک من الکتاب فی
الطب،

کی صورت کے ہیں، ایک اور کتاب جس
میں دواؤں کے گرم اور سرد ہونے و ٹوڑ
کی قوت، اور سال (کے موسموں کی تقسیم
کے بارے میں ہندی اور رومی طبیبوں
میں جو اختلافات ہیں، ان کا بیان ہر
جزی بوٹیوں کے ناموں پر ایک کتاب
ہے جس میں ایک ایک جڑی کے دس
دس نام ہیں، ان کے علاوہ بھی طبی
ان کی اور کتابیں ہیں،

ولہو فی المنطق و فلسفہ
کتب کثیرۃ فی اصول العلوم
کتاب طوفا فی علوحد و المنطق
و کتاب ما تفاوت فیہ فلاسفۃ
الہند و الروم و لہو کتب کثیرۃ
یطول ذکرہا و یبعد عرضہا،

اور منطق و فلسفہ میں اُن کی بہت سی
کتابیں ہیں، ان میں اس علم کے اصول
کے متعلق بحث ہو منطق کے حدود کے علم
میں طوفا کی کتاب ہے، اور ایک اور
کتاب ہے جس میں ہندوستان اور
روم کے فلاسفہ کے اختلافات اور تفاوت
کا ذکر ہے اور ہندوستانیوں کی اور
بھی بہت سی کتابیں ہیں جن کا ذکر

(ص ۱۰۶)

موجب طوالت ہو گا،

الذی منه اشتق کل علوم

علوم و مہاتکلفیہ الیہ ناتیون

والفرس وغیرہ و قولہ صوفی

الطب الحقہ و یعنیہ الکتاب

الذی سمی سسر دخیہ علامت

الادواء و معرفۃ علاجہا و

ادویہا و کتاب شرک و کتاب

ندان فی علامات الرباعیۃ و

اربعة ادواء و معرفتہا بنیر

علاج و کتاب سند ہشان

و تفسیرہ صودۃ البقیع و کتاب

فیما اختلفت فیہ الہند الرو

من الحارہ للبارد و فوی الادویۃ

و تفصیل السنۃ و کتاب اسماء

اور اس فن میں اُن کی کتاب سدر ہند

(سدر ہانت) ہے اور اسی سے وہ

تمام علوم و فنون نکلے ہیں جن پر

یونانیوں اور ایرانیوں نے بحث کی

ہے، اب میں اُن کے اقوال اور فیعلے

سے مقدم ہیں، اور اس فن میں اُن

کی ایک کتاب ہے جسے سسر دکنے

ہیں، اس میں بیماریوں کی علامات

اُن کے علاج اور دواؤں کی تفصیل ہے،

کتاب سرکٹہ اور کتاب ندان میں

چار سو چار بیماریوں کی سرکٹہ علامتوں

کا بیان ہے، اس میں علامت کا ذکر

نہیں ہے، اور کتاب سدر ہستان بھی

طب میں ہے، جس کے معنی کامیابی

سدر ہستان نام شہرت یا شہرت ہے، یہ ایک ماہر فن اور مدیم نظیر ہندو وید کا نام ہے، علم الادویہ

کے علاوہ فی جراحی میں بھی کامل تھا، اس کی شہرہ کتاب سسر د (شہرت شگٹا) ہے جس کا شگٹا

نئے یونانی برکی کے لئے فارسی میں ترجمہ کیا، پھر عربی میں منتقل ہوئی،

۵۵ سرکٹہ یعنی چرک ہندی (جو ایک نامور وید تھا) کی کتاب (چرک شگٹا) جو اول فارسی

میں پھر عربی میں منتقل کی گئی،

لگائی گئی تو کل روپیہ ختم ہو گیا، جب
اس کی مقدار بہت بڑھ گئی، تو قتلان
نے کہا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں،
تھوڑا دنیاوی مال میرے لئے کافی
ہی، پھر رانی نے کل دانوں کی تعداد
پوچھی قتلان نے کہا کہ شطرنج کی پہلی

صف کے دانوں کی تعداد ۱،۲۵۵ اور

دوسری صف کے دانوں کی تعداد ۳۲۶۸

ہوگی (اسی طریقہ سے تمام خانوں کی تعداد

کئی کھرب تک پہنچ جاتی ہے)

ہندوستان کے راجاؤں میں ایک

راجہ کوش نام کا تھا، جو سند باد حکیم

کے زمانہ میں تھا، راجہ کوش ہی نے

کتاب عورتوں کے فریبے لکھی تھی،

ہندوستانی صاحبِ حکمت و بصیرت ہیں اور

ہر قسم کی حکمت میں سب لوگوں سے فائق

اور برتر ہیں، جو تیش اور نجوم میں ان کے

اقوال سب سے زیادہ صحیح اور درست ہوتے ہیں

سؤال فقال لها يكون ذلك عددًا

وهذا اما في الشطر من العدد

السطر الاول مائتان وخمسة

وخمسون الثاني اثنان وثلاثون

الفاو سبعمائة وثمانية وستون

(ص ۱۰۴)

ومنهو كوش الملك الذي

كان في زمان سند باد الحكيم

وكوش وضع كتاب مكر النساء

(ص ۱۰۵)

والهند اصحاب حكمة ونظر و

يفوقون الناس في كل حكمة

فقوله في النجوم اصحاب الاقوال

وكنا بهو فيه كتاب السند

مشہور حکیم و پندت کا نام ہے جس کی کتابوں کا بعض مصنفین ذکر کرتے ہیں، اسے یعنی تریاجتر،

علی حکیم من حکماء ۱۱۲
 لہ قفلان وکان ذاکمۃ و
 قطنۃ ورأی قذ کو واذلک لہ
 فقال انظر فی ثلثا ففعلوا ذلک
 وخلا مفکراتہا لتلمیذ لہ
 احضر فی بخار وخبثا من لونین
 مختلفین ابیض واسود فاحضر
 بخارا فارھا وخبثا من لونین
 مختلفین ابیض واسود ففعلوا
 صورۃ الشطرنج واما البخار
 ففجرھا ثم قال لہ احضر فی جلد
 مدبوغا فارۃ من یخط فیہ
 اربعة وستین بیتا ففعل ذلک
 فنصب ناحیۃ ثور تجا ولا حتی
 فھما ھما واحکماھا ثم قال
 لتلمیذہ ہذہ حوی بلا ذھا
 النفس (۱۰۳)

یہ واقعہ بڑا گراں گذرا اور مانی کو اس
 کی اطلاع دینے میں اندیشہ محسوس ہوا
 چنانچہ وہ تھان نامی ایک حکیم کے پاس
 دانستہ ذہین اور صاحب راسے تھائے
 اور یہ واقعہ اس کو بتلایا اس نے کہا کہ
 مجھے تین دن کی مہلت دو، ان لوگوں
 نے مہلت دی، وہ تنہائی میں سوچنے لگا
 پھر اپنے ایک شاگرد سے کہا کہ ایک بڑھی
 اور سفید اور سیاہ دو مختلف رنگوں
 کی ایک کڑھی مجھ کو منگا دو، چنانچہ وہ
 ایک بڑھی اور سیاہ و سفید دو مختلف
 رنگوں کی ایک کڑھی لے آیا، اس کے
 بعد اس نے شطرنج کا نقشہ بنایا، اور
 بڑھی کو اسے گھڑنے کا حکم دیا، اور
 چیلے سے کہا کہ ایک کما یا ہوا چڑا لائے
 جب وہ لایا تو حکم دیا کہ اس میں چوٹھ
 خانے بناؤ، جب خانے بن گئے، تو اسکو
 ایک کنارے کھڑا کر کے اس کے سامنے
 پیترا بل کر اس کو اچھی طرح سمجھا اور اسکو

کو جنہیں پسند کرتا ہے، کہتا ہے، بلیوں
گدھوں، اور دوسرے چوپایوں کو اپنے
کام میں لاتا ہے، اور درندوں، سانپوں
اور موذی کیڑوں مکوڑوں کو مار ڈالتا

پھر قدرت نے انسان کے اندر
ایسے آلات اور دساکں بتائے ہیں
جن سے وہ جانتا، سوچتا، اور اک
احساس کرتا اور سمجھتا، سمجھتا ہے، علم
و عقل اور فہم و دانائی کے اعتبار سے
بعض انسانوں کو بعض پر فوقیت
برتری دی گئی ہے،

مثلاً ہند کی ایک جماعت کا
بیان ہے کہ جب راجہ بھیت کی لڑکی
حوس کا راج ہوا تو اس پر کسی دوسرے
ملک کے آدمی نے حملہ کیا، حوس بڑی
سمجھدار اور ہوشیار عورت تھی، اس کے
چار اولادین تھیں، ان میں سے اس نے
اپنے ایک بیٹے کو بھیجا، حملہ آور نے اس کو
ترتیخ کر دیا، اس کے ملک والوں نے

توجہ دینے والے آلات
بہا و بے عقل بہا و بیدارک بہا
و فیہم فضل الناس بعضهم
بعضاً بالعلم والعقل والفہم

وقد زعم علماء من علماء
الہند انہ لما ملک حوس
نبت بلہیت خرج علیہا خازجی
و کانت جاریمۃ عاقلة فوجبت
ابنہا و کانت لہا اربعة اولاد
فقفل ذلک الخارجی ابنہا
فعظم ذلک اهل مملکتہا
واشفقوا من اخبارہا فاجتمعوا

اس کا مقصد معلوم ہو گیا تو اس نے فقہان
سے کہا کیا میرا لہکا قتل کر دیا گیا، اس نے
کہا یہ آپ کہہ رہی ہیں، پھر رانی نے
دربانوں سے کہا لوگوں کو بلاؤ کہ میری
تعزیت کریں،

جب اس سے فارغ ہوئی تو فقہان
کو بلا یا، اور اس سے کہا کہ جو مانگنا ہو
مانگو، اس نے کہا کہ شہر خج کے قانون
کی تعداد کے مطابق مجھے گیوں دیا جائے،
پہلے خانہ میں گیوں کا ایک دانہ رکھا
جائے، پھر تیسرے خانہ میں دوسرے
خانہ کا دگنا کر دیا جائے، اسی طریقہ
سے سب قانون میں پہلے خانہ کا دوا
کر دیا جائے، رانی نے کہا اس کی نقد
ہی کیا ہوگی، (یعنی یہ تو بہت معمولی
سوال ہے) پھر اس نے گیوں کا
کا حکم دیا لیکن ابھی سب زپیرے میں
ہوئے تھے کہ سارے شہر کا گیوں ختم
ہو گیا، پھر جب روپیہ سے اس کی قیمت

فلما فرغت احضرت فقہان
وقالت لہ سل حاجتک فقال
استثن ان اعطی قمحا بعد دیوت
الشہر بخج اعطی فی البیت الاول
حبة (.....) ثوبیضت ذلک
لی فی البیت الثالث علی الثانی
ثم علی ہذا الحساب الی اخرها
قالت وما مقدار ہذا اثرا مت
بالخطۃ ان تحضر فلم یقول لذلک
شی حتی انقذت قموح البلد
ثم قوما اتھم بالمال حتی فی المال
فلما کثر ذلک قال لا حاجۃ لی
بد ان قلیل الدنیا یکفینی ثم
سألتہ عن عدو الحب الذی

و هو ستة عشر و نحو ذلك واحد
من الكلام و اذا انصفت الستة
عشر كان لهما نصف و هو ثمانية
و هي عددان يساويان واحد
فاذا انصفت الثمانية كان لهما
نصف و هو اربعة و هو ثلثان
و الثمرتان من كل واحد فاذا
نقصت الاربعة كان لهما نصف
و هو اثنان فكل القسمة ثلثان
و لم يبق في القسمة بعد الا زوج
الا الواحد الذي يفسد بها
احاد و هو يس بعد دو لا مزد
ولا زوج ولا فرد لان اول
اعداد الفرد ثلثة

شکل اور فیلوں کی ایک شکل اور دونوں
کی ایک شکل اور گھڑوں کی ایک شکل
اور پیادوں کی ایک شکل اس سے چاروں
حساب بنتا ہے جو بہترین حسابوں میں
ہے کیونکہ اگر ۴ کو دو حصوں میں
تقسیم کریں تو اس کا آدھا ۲ ہو گا
جو کئی نوروں کی تعداد ہے اور ۳۲
کو آدھا کریں تو ۱۶ ہو گا
جو ہر ایک ہرے کی تعداد ہے اور ۱۶
کو آدھا کریں تو ۸ ہوں گے جو پیدل
کی تعداد ہے اور آٹھ کو آدھا کریں
تو ۴ ہوں گے جو دونوں رنگ کے
رخوں اور گھوڑوں کی تعداد ہے اور
۴ کو آدھا کریں تو ۲ ہو گا اس طرح
کئی تعداد جوڑوں میں تقسیم ہوگی اور
اور اس تقسیم کے بعد صرف ایک کا عدد
بانی رہ گیا جو ب کو کافی کی شکل میں
تقسیم کرتا ہے اور وہ خود نہ کوئی عدد ہے

الفلک یجمع ما فیہ خلقہ الخالق
 للانسان لیعرف بہ ما یتحتاج الیہ
 من زمانہ وأوقاتہ وکذا لک
 ذلک لہ جمیع ما فی الارض وکل
 ما خلق الله مما فی قعر البہر وجو
 السماء وروؤس الجبال فلما
 ملک الانسان جمیع ما خلق قسم
 ذلک الانسان ثلثۃ اقسام
 فاکل ثلثا ویتخر ثلثا وقل ثلثا
 فاکل الطیر والسہک وما شأ
 من النعم والابل ویتخر البقر
 والحیور والدواب وقل السباع
 والحیات والبهائم

نہیں ہے جو بوقت اسوختی آہستی اور
 عقل رکھتی ہو، پس انسان ہی پر کائنات
 کی تمام چیزوں کا دار و مدار ہے کیونکہ
 افلاک اور اس کی ساری کائنات کو
 خالق نے انسان کے واسطے اس لئے پیدا
 کیا ہے کہ وہ ان کے ذریعہ اپنے زما
 اور اوقات کی ضروریات معلوم اور
 چوسی کرے، اسی طرح روئے زمین
 سمندر کی گہرائیوں، فضا کی بلندیوں
 اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر جو کچھ ہے
 سب کو انسان کے تابع فرمان کیا گیا
 ہے، پس جب انسان ان تمام چیزوں
 کا مالک ہو گیا ہے، تو اس نے ان کو
 تین تین حصوں میں تقسیم کر دیا، ایک
 ثلث (ایک حصہ) کھانے کے کام
 میں لاتا ہے، ایک حصہ اپنے آرام
 فائدہ کے لئے استعمال کرتا ہے اور
 ایک حصہ کو قتل کر دیتا ہے، چنانچہ چڑھوں
 مچھلیوں اور اونٹ وغیرہ جانوروں

الى الهلكة وترك الاحتراس
نهضة للعدو وجعلها على مثل
الحرب فان اصاب ظفر وان
اخطأ هلك (ص ۱۲)

نتیجہ انکشافِ راز، تدبیر و حیلہ سے
ناواقفیت کا انجام، ہلاکت و بربادی،
اور ترک حفاظت کا نتیجہ دشمن کو موقع
دینا اور جنگ میں اسے کامیاب کرنا،
اگر آدمی ان باتوں میں صحیح طریقہ
اختیار کرے گا تو کامیاب، اور اگر
غلط یا ایسی اختیار کرے گا تو ہلاکت
بر باد ہوگا،

جب بادشاہ کو دلیل کی صحت معلوم
ہوگئی، اور نپٹات کی دانائی کا ثبوت
مل گیا، اور اسے یقین ہو گیا کہ اس کی
راے صحیح اور تمثیلات عمدہ ہیں،
اس نے ان چیزوں پر پڑھ اٹھا یا جسے لوگ تفتیش
تھے تو اپنی مملکت والوں کو بھیج کیا، اور ان
کو بتلایا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن سے عہد و
کر دیا ہے، اور اُن کو حکم دیا کہ وہ بھی
اس پر غور و خوض کریں، اور کہا کہ ہم
سب جانتے ہیں کہ سوائے انسان کے
دنیا میں کوئی زندہ مخلوق ایسی

فلما رأى الملك صحة البرهان
وتبين فضل حكمته الحكيم و
عدوان قد اصاب وحسن
التمثيل و ابان عما قد عصى عنه
جمع اهل مملكته فعرفهم واكشف
عنهم من الغد و امرهم ان
ان يقيموها و يتأملوها و قال
لهو قد علمنا ان ليس في العالم
حتى ناطق مفكر ضاحك عاقل
الا الانسان فالا نشان عليه
مداد جميع ما في العالم و ان

الحاذر علی العاجز والمجهد علی
 المقصر والمحتاج علی المضيع
 والعالی علی الجاهل فوضع الشیخ
 وتفسیرها بالفاکسیتة هشت ہج
 وھشت ثمانیۃ ودر ہج صفی وصد
 ثمانیۃ فی ثمانیۃ فصادرات ربتہ
 وستین بیتاً وصد ہا اثین
 ثلاثین کلہا مقسومۃ باین لونین
 کل لون ستۃ عشر کلہا قسم
 الستۃ عشر علی ست صورۃ
 صورۃ والفرز صورۃ والفیلا
 صورۃ والرخان صورۃ والفرنا
 صورۃ والبیادق صورۃ شتائی
 ذلک من زوج الزوج وھو حسن
 ما یکون من الحساب لان الاعدۃ
 والستین اذا قسمتھا کان ہا
 نصف اثان وثلاثون وھی
 عددۃ جمیع الکلاب واذ انصفت
 الاثنین والثلاثین کان لھما نصف

کہا اسے بادشاہ ہیں ایک دلیل قائم
 کرتا ہوں جس سے ہوشیار کی فضیلت
 اور محبوبہ کی کوتاہی کا مقام واضح
 ہو جائے گا اور اس دلیل کو دو
 آدمیوں کے درمیان ایک تصویر کی
 شکل میں پیش کرتا ہوں اس سے شیا
 کی فضیلت اور برتری عاجز پر اکوش
 کرنے والے کی نہ کوشش کرنے والے پر
 عطا کی غیر عطا پر عالم کی جاہلی پر
 بالکل نمایاں ہو جائے گی چنانچہ اس
 شرط پر ایجاد کی جس کو فارسی میں
 ہشت رنخ کہا جاتا ہے ہشت کے
 معنی آٹھ اور رنخ کے معنی کنارہ کے
 ہیں اس کے ۸ x ۸ یعنی ۶۴ خانے
 اور ۳۲ سرے بنائے جو دو رنگوں
 میں تقسیم تھے ہر رنگ کے سولہ سرے
 تھے پھر ان سولہ کو چھ شکلوں میں
 بانٹ دیا تھا ایک شکل بادشاہ
 کی ایک شکل فرزند وزیر کی ایک

مملکت میں اس کا رواج ہو گیا، اور
تمام ہندوستانیوں کے معاملات میں
سیاروں کی تدبیر و انتظام کے مطابق
ہونے لگے۔

جب ہلیٹ کا راج ہوا تو اس
وقت ہی مذہب پوری سلطنت پر
چھا گیا تھا، وہ بڑی سوچ بوجھ اور
عقل و دانش کا آدمی تھا، اس نے
اُس نے اپنے اہل مملکت کے دین کو
سخت ناپند کیا، اور لوگوں سے پوچھا کہ
کوئی ایسا آدمی ہے جو ہمنوں کے
دین پر چلتا ہو، اس سوال کے جواب
میں ایک صاحب فرست اور دنیا
آدمی کا پتہ دیا گیا، ہلیٹ نے اسے
بلا بھیجا، وہ جب آیا تو اُس کا بڑا
اعزاز کیا، اور اس کا درجہ بڑھایا
اور اس سے اس مذہب کا تذکرہ کیا
جو اس کی مملکت میں پھیل چکا تھا اس نے

و ملک بلہیت وقد غلب
علی اهل المملكة هذا الدين
وكان له عقل و معرفة فلما
راسى ما عليه اهل مملكته ساء
ذلك وبلغ منه ثور سال هل
بقي رجل علی دين البرهمية
فدل علی رجل له عقل و دين
فادسل اليه فلمّا اتاه اكرمه
و دفع درجته ثم ذكر له ما قد
فشا في اهل مملكته فقال ايها
الملك انا اقيم برهانا اضطر
به و يعترف به فضل الحازم
و موضع تقصير العاجز و اجملها
صورة بين اثنين ليبين فضل

الفصان فضرب وما ظہر من
 الفصین تغلب الکلاب علیہ و
 جعل ذلک تمثیلاً للحظ الذی
 ینالہ العاجز بما جری لہ الفلک
 والحرمات الذی یتبلی بہ الخازم
 علی حسب ما یجری لہ الفلک
 فلما ظہر ذلک قبلہ الملک
 وفسا فی اهل المملکۃ وصا
 اهل البند یجری اموہا بما
 یدیرہ الکواکب السارحۃ

اعطار وادھر ہرہ مراد ہیں پھر
 اسے آزمانے کے لئے دو آدمیوں کے
 درمیان رکھا، اور شخص کو ایک ایک
 ٹکینہ دے دیا، اور کیا کہ جس شخص کو
 میں نے اوپر کے یہ سات نقطوں پر لایا
 دیا ہے، وہ اپنے ساتھی سے ابتدا
 کے محافط سے زیادہ ہے، اس لئے
 دونوں یک جہ ہو گئے، یہ گویا مثال
 بیان کی، اور دونوں ٹکوں سے جو کچھ
 ظاہر ہوتا تھا، اس کے گرد سارے
 گردش کرنے تھے، اور یہ اس نصیب
 اور قسمت کی مثال تھی جسے فلک
 کی حرکت سے عاجز و درماندہ حاصل
 کر لیتا ہے، اور اس بد قسمتی و محرومی
 کی بھی مثال تھی جس سے گردش فلک
 کی وجہ سے ہوشیار اور صاحب تدبیر
 احتیاط آدمی بھی بچار ہو جاتا ہے، جب
 یہ چیزیں بادشاہ کے سامنے آئیں
 تو اس نے اسے قبول کر لیا اور پوری

تشبیہا بشہور السنة والبروج
 وصیولہا ثلثین کلہا تشبیہا
 بایام الشہر ودرج البروج و
 صیر الفصین تشبیہا باللیل
 والنہار و فی کل فص ست جہا
 لانتہ عد داملہ نصف وثلث
 وسدس فی کل فص اذا سقط
 من اعلاہ واسفلہ سبع نقط
 تحت الست و احدۃ و تحت
 الخمس اثنتان و تحت الاربع
 ثلث تشبیہا بعد دالایام و
 الکواکب السبعة السیارة
 وھی الشمس والقمر و زحل
 والمشتري والمريخ وعطارد
 والزهرة ثم جعلها حنة
 بین رجلین واعطى کل واحد
 فصا وقال من اعطیتہ ہذا
 السبع النقط من اعلاہا اکثر
 من صاحبہ یداً فاجتمع لہ

پھر اس نے اس کی مثال دی، اور
 سال کی مثال دیتے ہوئے ایک صحن
 (کا نقشہ) بنایا، اور اس میں ۲۴ خانے
 رات و دن کے گھنٹوں کے اعتبار سے
 بنائے، اور یہ خانے ان بارہ خانوں
 کے ہر گوشہ میں بنے ہوئے تھے، ہر سال
 کے ۱۲ مہینوں، اور ہر جون کی مثال میں
 بنائے گئے تھے، اور ۳۰ دن اور اس کے
 ہر جون کی مثال میں ۳۰ شمارے بنائے
 اور دن کے محاط سے دو لگینے بنا دیے، ہر
 لگینہ میں پستیں تھیں، اس نے کہ یہی
 ایسا مکمل عدد ہے جس کا آدھا، تہائی
 اور چھٹا ہو سکتا ہے، ہر لگینہ میں جب
 وہ اوپر سے نیچے کی طرف آتا تھا، اس
 نقطے نظر آتے تھے، اچھ کے نیچے ایک
 پانچ کے نیچے دو اور چار کے نیچے تین
 اور یہ ساتوں سیاروں اور دنوں
 کی مثال تھی، ساتوں سیاروں سے
 سورج اچاند زحل، مشتری، مریخ،

الأصداق وما اشبههما وله نحو
 وحس الثالث الحيوان البري وله نحو
 وحس وحركة وان الحيوان اقل
 واحق من ان يدبره الخالق
 وانما يدبره ويصير فهو
 الثالث فقال له الملك ادنى صوته
 ما تقول وبرهان فوضع الزرد
 وقال اتفق الناس على ان دور
 الزمان سنة ومعناها اثنا
 عشر ومعناها البروج الاثنا
 عشر وعلى ان ايام الشهور ثلثون
 يوماً ومعناها لكل برج ثلثون
 درجة وعلى ان الایام مبدعة
 ومعناها الكواكب السبعة
 السيارة لا تجعل تشبيهاً لذلك
 فوضع عرصة شبيهة بالسنة
 وصير فيها اربعة وعشرين
 بيتاً عدد ساعات الليل والنهار
 في كل ناحية اثني عشر بيتاً

اور اس کی تین قسمیں ہیں، (۱) نباتات جن
 میں پھل تو کی صلاحیت ہے، دوسری
 قسم میں سمندر کی سیپ اور اس سے مشابہ
 چیزیں داخل ہیں جن میں نوا اور حس
 دونوں پائے جاتے ہیں، تیسری قسم میں
 وہ وحشی جانور ہیں جن کے اندر نوا، حس
 اور حرکت تین قسم کی صلاحیتیں ہوتی ہیں
 اور یہ حیوانات اس قدر حقیر اور کمتر ہیں
 کہ اللہ تعالیٰ ان کی تدبیر و انتظام سے
 بالاتر ہے، ان کی تدبیر و انتظام ہلکے
 ذمہ ہے، بادشاہ نے کہا تم نے جو کچھ کہا
 ہے اس کا نمونہ دکھاؤ اور اس کی دلیل
 بھی دو اس پر اس نے نمونہ دکھا دیا اور
 بتایا کہ لوگوں کا اس پر اتفاق ہے کہ رُما
 کا دور ایک سال یعنی ۱۲ مہینے یعنی ۱۲
 برج ہیں اور چونکہ ہر مہینہ ۳۰ دن کا
 ہوتا ہے اس لئے ہر برج کے ۳۰ درجے
 ہیں اور چونکہ دن سات ہوتے ہیں
 اور سات سات سے سارے کھاتے ہیں

ومن ملوکهم دیشلر و هو

الذی وضع فی عصرہ کتاب

کلیلة و دمنہ و کان الذی

وضعها بید با حکیم من حکماء

و جعله امثالا لیتدبرها یتفہمها

ذو العقول و یتادبون بہا (۹۷)

و قال بعض علماء الهند ان اهل

الهند تو اتر علیہم الموت حتی

ذهب علمہا و ہم وضعف

الملک و انہ لما ملک ہشتران

طلب من بھی لہ شرائع دین

آبائہ فاما قفلان و کان ذاہیة

فقال لہ ان الناس جزء من الحيوان

وان الحيوان جزء من النامی و

ان النامی من الطیائع الاربع

التي هي النار والهواء والارض

والماء وان النامی ینقسم علی ثلاثہ

اقسام احدها النبات وله لہو

فقط والثانی ما یکون فی البحر من

ہندوستان کا ایک اور راجہ واکشلیم

تھا جس کے زمانہ میں کتاب کلیلہ و دمنہ

لکھی گئی، اور اس کا مصنف ایک دانشمند

پنڈت پیدا ہوا تھا، اس نے اس میں بیسی

مثلیں بیان کی ہیں جن سے عقل مند لوگ

عبرت نصیحت، نعم و فراست، اور ہند

بعض علماء ہند کا بیان ہے کہ

ہندوستانیوں پر پیچ موت و ملاکت طاری

ہوتی رہی جس سوان کے علماء کا خاتمہ

اور نظام سلطنت میں کمزوری پیدا ہو گئی،

لیکن جب مشران کی سلطنت کا زمانہ

آیا تو اُس نے ایسے لوگوں کو طلب کیا جو

اُس کے آبائی دین کو زندہ کر سکے تہوں

یہ سن کر اُس کے پاس قفلان نام کا ایک

شخص آیا جو بڑا عویشا اور صاحب تدبیر تھا

اُس نے کہا کہ انسان حیوان ہی کا جز ہے

اور حیوان نامی کا جز ہے، اور نامی چار عناصر

یعنی آگ، ہوا، مٹی اور پانی سے مرکب ہے

ومن ملوکہم کیہوں وکان
رجلاً حکیمًا ذکیًا اذ ینبأ فمملکۃ
الاسکندر وبعث فودرعلی جمیع ارض
اتھند وکان کیہن قد استعل
الفکر فکان اول من قال بالتوہم
وان الطبیعة تنصرف الی ما
تتوہمہ فالتوہمت استل
ینفعھا نفعھا وان کان ضاراً و
کان کیہن یا کل البیش وھو
السؤال یقاتل تو میتوھوان علی
قلبہ احوال تلج فلا یضرب ذلک
البیش حتی احتوقت رطوبتہ و
کان من اصبح خلق اللہ ذھنا و
واحفظہ واذکاہ (۹)۔

ہندوستان کے ایک راجہ کا نام کہیں
تھا، یہ بڑا ذہین حکم آوارہ بیگ تھا اسکنہ
نے فور کے بعد اس کو چھوٹے ہندوستان
کا بادشاہ بنایا کہیں غور و فکر سے کام
لیتا تھا اور سب سے پہلے اسی نے نظریہ
توہم کو ظاہر کیا اور بتایا کہ طبیعت میں
جس چیز کا وہم پیدا ہوتا جاتا ہے اسی کی
طرف واقعہ وہ مائل ہو جاتی ہے جس چیز
کے متعلق وہم ہو کہ وہ نفع بخش ہوگی تو
وہ نفع بخش ثابت ہوتی ہے، اور اگر مضر
ہونے کا خیال ہو جائے تو وہ مضر ہوتی ہے
کہیں بیش (ایک قسم کا پودا ہوتا تھا) کھاتا
تھا، جو ہر قاتل تھا، مگر اسے یہ وہم تھا
کہ اس کے دل پر بون کے ٹکڑے ہیں،
جیسی یہ پودا اس وقت تک نقصان
نہیں پہنچا سکتا جب تک کہ اس کی پشت
جل نہ جائے، وہ نہایت صحیح الذہن اور
ذکی انسان تھا، اس کا حافظہ بہت تیز تھا،

لے غالباً آج کل اسے سرسبز نہیں کہا جاتا ہے،

واخرج فور الفيلة وكان العدو
 على الاسكندر فكانت لا يقف لها
 شئ فعمل الاسكندر تماثيل
 من نحاس ثور حشاها بالنفط و
 البكرية واشعل النار في دخلها
 ثم صيرها على عجل والبسها
 السلاح ثم قد مها اما والصفو
 فلما تلاقوا وخصها الرجال الى
 الفيلة فلما قرب حلت عليها
 الفيلة بخراطيمها فكانت تلف
 الخراطيم على ذلك النحاس و
 هو يلعب ويشوي وتنصرف
 منهزمة فتفل كواديس الهند
 وتهلكه ثم دعا الاسكندر
 قود ملك الهند الى ان يبارزه
 فبرز له فقتله الاسكندر رميا
 بعد له واستباح عسكره (ع)

یہ جواب سنتے ہی فوراً نکل کھڑا ہوا، اور
 فور کی سلطنت میں پہنچ گیا، فور ہاتھی
 لے کر اس کے مقابلہ میں آیا، ہاتھیوں کے
 مقابلہ میں کوئی چیز نہیں ٹکتی تھی، اس نے
 سکندر نے تانبے کی مور میں بنوائیں اور
 ان میں مٹی کا تیل اور گندھک بھر کر ان
 میں آگ لگا دی اچھڑا ایک گاڑی پر ان کو رکھ
 دیا، اور ہتھیار پہنا کر صفوں کے آگے کر دیا،
 جب بڑھ پڑی تو لوگوں نے انھیں ہاتھیل
 کی طرف بڑھا دیا، جب یہ ہاتھیوں کے قریب
 پہنچے تو انھوں نے اپنی سوزیوں سے
 ان پر حملہ کیا، اور ان کو سوزیوں میں لپیٹنا
 چاہا، مگر وہ آگ سے اس قدر بھڑک رہی
 تھیں کہ ہاتھی پیچھے ہٹ آئے اور اس
 سپاہی میں ہندوستان کی فوجیں بھی
 سپاہ اور ہلاک ہو گئیں، اسکندر نے ہندوستان
 کے راجہ فور کو تنہا مقابلہ کی دعوت دی
 وہ مقابلہ میں نکلا اسکندر نے اسے قتل اور
 اس کے لشکر کو ہلاک کر ڈالا،

لکواکب الی ان تجتمع جمیعاً فی
دقیقة الحبل کما کانت یوم
خلقت ،

(ص ۹۵)

ثم اضطرب امر الملك
بالهند فاقاد زماناً طويلاً
هو ممالك مفترقة في البلاد
لكل طائفة مملكة حتى غدتهم
الملوك فخافوا ان يغل عليهم
الوهن وكانوا اهل حكمة ومعرفة
وعقول مجاوزون بهما مقدار
غيرهم من الامم فاجمعوا على
تمليك رجل واحد فملكوا
زارح وكان عظيم الشان جليل
القدر فعظم ملكه وجل سلطانه
حتى ساد الى ارض بابل ثم تجاوزه
الى ملوك بني اسرائيل وهو الذي
غزا بني اسرائيل بعد ان مات
سليمان بن داود بعشر مئة

سارے دن سندھ سرحدت میں شامل ہیں
یہ ستاروں کی پہلی گردش سے دقیقہ
حمل میں جمع ہو جانے تک اپنی پیدائش
کے دن کی ہنیت پر آجاتے ہیں

پھر (برہمن کے بعد) ہندوستان میں
ایک طویل زمانہ تک نظام سلطنت برہم
برہم اور متفرق حکومتوں میں اس طور
سے تقسیم رہا کہ ہر جماعت ایک الگ ملک
اور سلطنت پر قابض رہی، یہاں تک کہ
جب دوسرے بادشاہ ان پر حملہ آور ہوئے
لگے، تو انہیں اندیشہ ہوا کہ (اس آخر
سے) ان میں کمزوری پیدا ہو جائے گی
ان کی حکمت و بصیرت مشہور تھی، اور
دانائی و تدبیر میں وہ دوسری حکومتوں
کے مقابلہ میں زیادہ فائق تھے، اس لئے
ایک شخص کو اپنا بادشاہ بنانے کے لئے
متفق ہو گئے۔ چنانچہ انھوں نے زارح
کو اپنا راجہ بنایا، وہ بڑی جاہ و عظمت
اور بڑے مرتبہ کا بادشاہ تھا، اس لئے

اہلِ جغرافیہ نے دنیا کو سات حصوں
میں تقسیم کیا ہے، پہلا حصہ ہندوستان ہے،
اور اس کی سرحد مشرق میں ہند کے
قریب اور چین کے علاقہ سے لیکر مغرب
میں دہل تک ہے، جو عراق کے قریب
خلیج بحرِ ہند وستان اور حجاز کی سرحد
سے متصل ہے،

اہلِ ہند کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ
نے ستاروں کو محل کے پہلے دقیقہ میں پیدا
کیا ہے اور یہی دنیا کا پہلا دن ہے پھر
ستاروں کو اس مقام سے پلک کے جھپکنے
سے بھی کم دقیقہ میں چلایا، اور ہر ستارے
کے لئے ایک متعین و معلوم رفتار مقرر کی
بیان کیا کہ وہ سب سندھ کے چند
دنوں کو پورا کر کے اس مقام میں پہنچ
جاتے ہیں جس میں پیدا کئے گئے تھے، اور
اپنی پہلی ہیئت کے مطابق ہو جاتے ہیں
اس کے بعد اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے فصل
کرتا ہے، چنانچہ وہ کہتے ہیں، اگر دنیا کے

وجعلوا الدنیا سبعة اقالیم
فالاقليم الاول الهند وحددة
مما يلي المشرق والبحر واحة الصين
الى الدنیل مما يلي ارض العراق
الى خليج البحر مما يلي ارض الهند
الى ارض الحجاز،

(ص ۹۳)

وقالت الهند ان الله عرو
خلق الكواكب في اول دقيقة من
الحمل، وهذا اول يوم من الدنيا
ثم سيراها من ذلك
الموضع في اسرع من طرفه بعين
فجعل لكل كوكب منها ميلا واولا
حتى يوافي جميعا في عدة ايام الله
الى ذلك الموضع الذي
خلقت فيه كما كانت كهيئتها
الاولى ثم يقضى تبادك تعالى
ما احب فعلاوا جميع ايام الدنيا
من الهند منذ اول مادتها

سے پہلے برجِ اسد کی تمام ہے،

قسم کے حساب حل کئے جاتے ہیں مگر ان
کی معرفت وادراک دشوار ہے اور یہ نوہم

۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸ اور ۱۹ ہیں،

پہلا ایک ہے، اور اسی سے دس، سوا ایک
ہزار، ایک لاکھ، ایک کروڑ، اور دس کروڑ

وغیرہ بھی بنتا ہے، اور اسی حساب سے

وہ ہمیشہ بڑھ سکتا ہے، دوسرا دو ہے،

وہی میں دس، دو ہزار، ۲۰، ہزار، ۲۰ لاکھ

اور ۲ کروڑ بھی بنتا ہے، اور اسی قاعدہ

کے مطابق اس سے زیادہ کے تمام ہندسے

تک بنتے ہیں، البتہ ایک کا خانہ دس

سے مشہور اور دس کا سو سے مشہور ہے

اور اسی طرح ہر خانہ مشہور ہے، اور چاب

کوئی خانہ خالی ہو جاتا ہے تو اس میں صفر

رکھ دیا جاتا ہے، اور صفر ایک چھوٹے کو

نشان اور دائرہ کا نام ہے،

وما اشبهها من الحساب و

وضع التسعة الألف الهندية

التي يخرج منها جميع الحساب

الذي لا يدرك معرفتها وهي

۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹ فالاول منها

واحد وهو عشرة ومائة وهو ألف

وهو مائة الف الف وهو

عشرة آلاف الف وهو مائة

الف الف وعلى هذا الحساب

ابدأ فضاء ۱۱ والثاني وهو

اثنان وهو عشرون (وهو اثنان

وهو الفان وهو عشرون) الف

وما ثلث الف والف الف وعلى هذا

هذا الحساب يجرى التسعة الألف

فضاء اثنان بيت الواحد

معروف من العشرة وكذلك

بيت العشرة معروف من المائة

وكذلك كل بيت واذا خلا بيت

منها يجعل فيه صفر ويكون الصف

(دائرة صفرية)

تاریخ یعقوبی

جلد اول

قال اهل العلو ان اول ملوک	اہل علم کا بیان ہے کہ پہلا ہندوستانی
الهند الذین اجتمعت علیہ	راجہ جس کو سب مانتے تھے، برہمن تھا
کلمتہ برہمن الملک الذی	برہمن جس کے زمانہ میں بدرا اول
فی زمانہ کان البداء الاول	نخا، اور اسی نے سب سے پہلے علم نجوم
وهو اول من تعلم فی النجوم	میں بحث و گفتگو کی، اور اسی سے یہ علم
اخذ عنہ علمہا والکتاب	اخذ کیا گیا، اور وہ پہلی کتاب بھی ہے
الاول الذی تسمیہ الهند	ہندوستانی سندھ یعنی دہرا لدھور (دہرا)
السندھ ہند وتفسیرہ دھر	کا زمانہ) کہتے ہیں اور جیہا در پہلی اسی کا
الدھور ومنہ اختصر الراجہ	اختصار میں، پھر راجہ کا مختصر اور کندا
والمجسطی ثم اختصر وامس	مجسطی کا مختصر بطلمیوس کی کتاب ہے پھر
الراجہ الادرکند ومن المجسطی	اس سے دوسرے مختصرات اور خبری
کتاب بطلمیوس ثم عملوا من	وغیرہ کی کتابیں تیار کی گئیں اور وہ نو
ذلک المختصرات والزیجات	ہندی ہند سے بھی بنائے گئے جن سے نام

لہ اس کا پورا سنسکرت نام برہمنیت سدھانت ہے، یہ یعنی آدریہ بحث سے تو زمانی زبان میں حکیم
بطلمیوس کی مشہور کتاب ہے یہی کھنڈا کہہ دیک

ان بلد آید عی الصیفان
 بین قشمیر والملائک وکابل
 کان له ملک عاقل وکان
 اهل ذلک البلد یحبون
 صنما قد بنی علیه بیت وایده
 فعرض ابن الملک قد عی
 سد نته ذلک البیت فقال
 له راد عوا الصنم ابن یری
 ابنی فخابوا عنه ساعة ثم
 اتوه فقالوا قد دعونا
 وقد اجابنا الی ما سألنا
 فلم یلبث الغلاہ ان مات
 فوثب الملک علی البیت فهدمه
 وعلی الصنم فکسره وعلی السنه
 فقتلهم۔

ثم رد عاقومًا من تجار
 المسلمین فعرضوا علیہ

بیان کیا کہ کشمیر، ملتان، اور کابل
 کے درمیان عسیفان نام ایک شہر
 تھا، وہاں کا راجہ بڑا دانشمند تھا،
 اہل شہر ایک بت کی پوجا کرتے تھے،
 اس کے لئے راجہ نے ایک مستحکم اور
 پائدار مندر بنادیا تھا، ایک با
 اس کا لڑکا بیمار ہوا، تو اس نے
 اس مندر کے پجاریوں کو بلا کر کہا
 کہ بت سے دعا کرو کہ میرے بیٹے کو
 شفا دے، یہ سن کر وہ لوگ کچھ دوا
 کے لئے چلے گئے، پھر واپس آکر کہنے
 لگے کہ ہم نے بت سے دعا کی ہے اس
 نے ہماری دعا قبول کر لی ہے، مگر
 تھوڑی ہی دیر میں لڑکا مر گیا
 یہ دیکھ کر راجہ نے مندر ٹوٹھا دیا بت
 تو ٹوٹا لا، اور پجاریوں کو
 قتل کر دیا،

پھر اس نے مسلمان تاجروں
 کی ایک جماعت کی دعوت کی،

ماہان مقامہ فساد فی سبعین
 بارجہ الی مید الہند فقتل
 منهم خلقا وافتخروا فی ورج
 الی سند ان وقد غلب علیہا
 اخ لہ یقال لہ ماہان بن الفضل
 وکاتب امیر المؤمنین المعتمد
 باللہ و اہدی الیہ ساجد
 یرمئلہ عظمًا و طولا و کانت
 الہند فی امراخیہ فمالوا علیہ
 فقتلوا و صلبوا ثوان الہند
 بعد غلبوا علی سند ان فترکوا
 مسجد ہا للمسلمین یجمعون
 فیہ ویدعون للخلیفۃ ،

باپ کا قائم مقام ہوا، اور ستر جنگی
 کشتیوں کے ساتھ میدوں پر حملہ
 کیا، اور ان کے بہت سے آدمی قتل
 کر کے فتح حاصل کی، وہاں سے پھر نہ
 واپس آیا، کیونکہ سند ان پر اس کا
 ایک بھائی ایمان بن فضل قابض ہو
 تھا، اور اس کے بارہ میں امیر المؤمنین
 معتمد باندہ کو خط لکھا اور خنہ کے ساتھ
 ساگون کا اتنا بڑا لٹھا بھیجا کہ ایسا
 دیکھنے میں نہیں آیا تھا، اہل ہند
 کے بھائی کے خیر خواہ تھے، اس نے
 وہ محمد پر پی پڑے، اور اسے قتل کر کے
 سولی پر لٹکایا، اور سند ان پر قبضہ کر لیا،
 مگر مسجد میں ہاتھ نہیں لگایا، اور اس
 کو مسلمانوں کے لئے چھوڑ دیا جس میں
 وہ حجامہ ادا کرتے اور خلیفہ کے نام
 کا خطبہ پڑھتے تھے،

رحمہ اللہ شیخ ابو بکر مولی الکوریہ بن
 کیریوں کے غلام ابو بکر نے مجھ سے

هذه احمق قد هـ السند مع
الحكم ابن عوانة الكلبي،

سے ملا دیا جس سے اُن کا پیٹنے کا پانی
شور ہو گیا، اور جاٹوں پر حملہ شروع
کر دیا، لیکن اسی درمیان میں نزاریہ
اور مانیوں کے درمیان عصبیت بھڑک
اٹھی، عمران کا میلان (مظلوم) مانیوں
کی طرف ہو گیا، یہ دیکھ کر عمر بن عبد العزیز
بہاری اُس کے پاس گیا، اور دھوکے
سے اس کو قتل کر دیا، عمر بہاری کا
دادا حکم بن عوانہ کلبي کے ساتھ سندھ
کے آنے والوں میں تھا،

وحدثني منصور بن حازم

قال كان الفضل بن ماهان

مولى بنى سامة فتح بسند

وغلب عليها، وبعث الى الباهلي

رحمه الله بفيل وكاتبه ودعا له

في مسجد جامع اتخذها بها،

فلما مات قاهر بن الفضل بن

مجھ سے منصور بن حاتم نے بیان کیا
کہ بنو سامہ کے غلام فضل بن ماہان نے
سندھ ان فتح کر کے اس پر قبضہ کر لیا،
اور مامون رحمہ اللہ کے پاس ایک خط بھیج
تختہ بھیجا، اور خط بھی لکھا اور ایک جامع
مسجد تعمیر کی جس میں خلیفہ کے لئے خطبہ
جبریل کا استعمال ہوا تو اس کا بیٹا محمد بن فضل

سے غالباً مدینہ کا کوئی تالاب تھا، جس سے شیریں پانی حاصل کرتے تھے، عمران نے انجنیروں کے مشورہ سے
سندھ سے ایک نہر کھدوا کر اس تالاب میں ملا دیا جس سے تالاب کا پانی کھرا ہو گیا،
نزاریہ سے حجازی اور یمنیہ سے محطانی مراد ہیں، ان دونوں میں بڑی پرانی رقبہ تھی،

الیوم و عسکر عمران علی نصر
 الرورثو نادى بالزوط الذین
 مجضرتہ فاتوہ فخر اید یلم
 واخذ الجزیة منهم و اهرم
 بان یكون مع کل رجل منهم
 اذا عترض علیه کلب فبلغ
 الکلبین درهما ثم غزا لیلہ
 و معه وجود الزوط فخر من
 البحر نصر الاجراء فی بطیمتھم
 حتی ملہ ما و هو و شن الزاد
 علیہم ثم وقت العصبیة بین
 بن النزادیة و الیامنیہ فال
 عمران الی الیامنیة فساد الیہ
 عمرو بن عبد الغنی یزید بادى
 فقتله و هو غار و کان جد عمر

کر کے قذابل کو اس کے قبضہ سے چڑھا
 اور باغیوں کے سرغنائوں کو قتل
 منتقل کر دیا، پھر مید قوم سے جنگ
 کر کے ان کے تین ہزار اشخاص قتل
 کئے، اور یہاں ایک بند تیسر کیا، جو
 سکرا الیہ کے نام سے موسوم کیا جاتا
 ہے، عمران نے دریائے رود پر زبیں
 جین کر کے جاٹوں کو بلا کر ان کے ہاتھ
 پر مہر لگائیں، اور ان سے جزیہ لیا
 یہ بھی حکم دیا کہ ہر باٹ اپنے ساتھ ایک
 ایک کتا لے، اس حکم کی وجہ سے کوٹ
 کی قیت اس وقت ۵۰ درہم کم گئی
 تھی، پھر میدوں پر تلے کیا، اس وقت
 اس کے ساتھ جاٹ لاء بھی تھے اس
 نے نہر کھود کر میدوں کے سرخسٹہ آب

ملے یعنی تیرہ لاکھ بہت ممکن ہے کہ آج جس مقام کو سکھر کہتے ہیں یہ وہی مقام ہو جس کو سکرا الیہ
 کہتے تھے..... اور نام تخفیف ہو کر سکھر اور پھر سکھر سے سکھر ہو گیا ہو، (تایید
 شدہ ص ۱۸۲) یہ قدیم رسم و رواج کے عہد سے جاٹوں کے متعلق چلی آتی تھی، عمران برکی نے اس کے
 اجراء کا پھر حکم صادر کیا،

وَأَثَرُهُ سَوِيٌّ أَثَرًا حَسَنًا وَمَاتَ
 سَنَةً وَاسْتَحْلَفَ ابْنَهُ لَمَرَاتِ
 ابْنِ مَوْسَى نَكَبَ إِلَيْهِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ
 ائْتَعَصَمَ بِاللَّهِ بَوْلًا يَتِمُّ الشُّفُوعُ
 إِلَى الْقِيَامِ وَهُوَ طَقَاتُكُمْ
 فَعَلِبَهُمْ وَبَنَى مَدِينَةً سَمَّاها
 الْبَيْضَاءُ وَاسْكَنَها الْجَنْدَ ثَوَاتِي
 الْمَنْصُورَةَ وَسَادَ مِنْهَا إِلَى
 قَنْدَابِيلٍ وَهِيَ مَدِينَةٌ عَلَى جَبَلٍ
 وَفِيهَا مَتَلَبٌ يَنَالُ لَهُ عَمْدُ بَنِي
 الْخَلِيلِ فَقَاتَلَهُ وَفَتَحَهَا وَحَمَلَ
 رُؤُوسًا ثِيَمًا إِلَى قَصْدِ أَرْثَمِ غَزَا
 الْمِيدِ وَقَتَلَ مِنْهُمْ ثَلَاثَةَ
 أَلْفٍ وَمَسَكَ سَكْرًا لِعَرَفَاتٍ بِسُكُورٍ

موسیٰ نے بڑے کام سے یادگار چھوڑا
 اس کا انتقال سنہ ۲۲۱ء میں ہوا اُس نے
 اپنی زندگی میں اپنے بعد اپنے بیٹے لمران
 ابن موسیٰ کو اپنا قائم مقام بنادیا تھا
 امیر المؤمنین معتمد باللہ نے بھی عمران
 کی تقرری کا پروانہ بھیج دیا لمران قندابیل
 کے جاؤں کی طرف بڑھا اور جنگ
 اُن پر جنبہ حاصل کیا اور ایک شہر آباد کرکے
 اس کا نام بقیار رکھا اور شہر میں ابن
 دالان قائم رکھنے کے لئے وہاں فوجی
 چھاؤنی قائم کی پھر منصورہ اور
 اس کے بعد قندابیل آیا قندابیل ایک
 پہاڑ پر واقع ہے جس پر محمد بن خلیل تاقین
 ہو گیا تھا عمران نے خلیل سے جنگ

لے یہ اقدام اس لئے کیا تھا کہ طائفت ہمیشہ سے کرشن چلے آ رہے تھے جہاں ذرا دالی کمزور ہوا یا ان کے ساتھ
 مراعات سے پیش آیا کہ فوراً کرشن اور بغاوت پر آمادہ ہو جاتے تھے چونکہ جاٹ بڑی کرشن قوم تھی
 اکثر بغاوت اور فساد پر آمادہ رہتی اس لئے عمران نے بوقان علاقہ بدھ میں ایک مناسب مقام تجویز کرکے
 ایک مستقل فوجی چھائی کے لئے بہشت آباد کیا ۵۳ منصورہ پہنچنے کے بعد قندابیل آئے
 کی بغاوت کی اطلاع پا کر یہ اقدام کیا ہو گا

الہامون فعمی وخالف فوجہ
 الیہ غسان بن عباد وھودج
 من اھل سواد الکوفة فتخرج
 بشر الیہ فی الامان ودریہ مد
 التلا و خلعت غسان علی الثغر
 موسیٰ بن یحییٰ بن خالد بن بربک
 فقتل بالہ ملک الشرقی و قد
 بذل لہ خمس مائۃ الف و در
 علی ان یتبقیہ و کان بالہ
 ہذا التوی علی غسان و کتب
 الیہ فی حقنور عسکریہ فوج حضرت
 من الملوک قابی ذلک،

اس پر قایم ہے اس سرحد کا قلم و
 نفس برابر دست رہا لیکن جب امون
 کے زمانہ حکومت میں بشر بن داؤد دلی
 ہوا تو اس نے سرکشی اور بغاوت کی اس
 نے امون نے اس کی سرکوبی کے لئے
 سواد کو ذک کے ایک شخص غسان بن بربک
 کو بھیجا بشر ان کا غالب ہو کر اس
 کے پاس آیا غسان اسے قید کر کے زندان
 لایا اور اپنی جگہ سرحد پر موسیٰ بن یحییٰ
 بن خالد بربک کو کر دیا موسیٰ نے شرعی
 علاقہ کے راجہ ہانا کو قتل کر دیا حالانکہ
 وہ اپنی جان بچانے کے لئے پانچ لاکھ
 دھرم نہ بدینے کو تیار تھا اس سے
 پہلے بالاجندہ غسان پر اپنی برتری
 جتا چکا تھا اور اس کو خط لکھا تھا کہ دوسرے
 رہاؤں کی طرح میرا وہ بھی اپنا لشکر
 لے کر آئے مگر غسان نے اس کی دعوت
 رو کر دی تھی،

فی السفن ففتحها وھن والبدو
بنی موضعہ مسجد ۱۱

کے شمالی حصوں کی طرف روانہ ہوا، اور
کثیر فح کر کے بہت سے قیدی اور
غلام حاصل کئے، پھر مکان فتح کیا،
قذیل پر عربوں کا ایک گروہ متغلب
ہو گیا تھا، ہشام نے انہیں وہاں
سے نکالا، اور جہاز کے ذریعہ قذیل
آیا، اور اسے فتح کیا، اور اس کا بیٹا
ڈھا کر اس کی جگہ مسجد تعمیر کی،

فاخصبت البلاد فی ولایتہ
فتبر کو ابہ و دوح الثغور حکم
امویہ، ثعلبی تغر السند
عمر بن حفص بن عثمان ہزار
حرد ثعلبی داؤد بن یزید بن حاتم
وکان معہ ابوالصمۃ التغلب
الیدم وھو مولیٰ لکنۃ، وکفر
یزید امر ذلک الثغر مستقیماً حتی
ولیتہ لبشر بن داؤد فی خلافتہ

ہشام کے عہد حکومت میں ملک
میشابی اور خوشحالی لگتی لوگ اس کو بابرکت
سمجھتے تھے، اس نے سرحدوں پر پورا
قابو حاصل کر لیا، اور تمام معاملات
کو مستحکم کر دیا، اس کے بعد حفص بن
عثمان ہزار مرد، پھر داؤد بن یزید بن
حاتم سرحد کا دالی ہوا، اس کے ساتھ
ابو صمۃ قبیلہ کندہ کا غلام
بھی آیا تھا، اور وہی اس زمانے میں

۱۱ اس کی بہادری اور غیر معمولی شجاعت کی وجہ سے ہزار مرد اس کا لقب ہو گیا تھا، ۱۱
بلاذری کے زمانہ میں، (ع)

السند فلمّا قدّ مهاکان بئینه
 وبن منصور بن جمهور مهران
 ثعلبیا فہنر منصور وحبشہ
 وقل منظور اخاخ وخرج منکو
 مفلولا ہار باحی ورد الممل
 فہات عطشا، وولی موسی
 السند فور المنصورۃ ذر اد
 فی مسجد ہا وغازا وفتحہ، و
 ولی امیر المومنین المنصور
 رحمہ اللہ ہشام بن عمر واخلبی
 السند ففتحہ ما استغلق وجہ
 عمر و ابن جہل فی بواج الی
 نارند ووجہ الی ناحیہ اہند
 فافتحہ تشمیرا وصاب سبا یا
 ورفیقا کثیرا وفتحہ الملتان و
 کان بقدر اہل متغلبۃ من العرب
 فاجلاہم عنہا واتی القندھا

والی بنا کرسند بھیجا، جب موسیٰ سند
 پہنچے تو ان کے اور منصور کے درمیان
 دیاے سند حاصل تھا، دونوں میں
 مقابلہ ہوا موسیٰ نے منصور اور اس کے
 لشکر کو شکست دی، اور اس کا بھائی
 منظور مارا گیا، منصور شکست کھانے
 کے بعد بھاگ گیا، اور ایک ریگستان
 میں پہنچ کر پیاس کی شدت سے
 ہلاک ہو گیا، سند کا والی ہونے
 کے بعد موسیٰ نے منصورہ کی مرمت
 کی، اور مسجد کی توسیع کی، جنگ کا
 سلسلہ بھی جاری رہا، جس میں کامیاب
 رہا، پھر امیر المومنین منصور رحمہ اللہ
 نے ہشام بن عمر ثعلبی کو سند کا والی
 بنایا، اُس نے بہت سے نئے علاقے
 فتح کئے، عمر و بن جل کو خدجی جازو
 کے ساتھ بارہ بھیجا، اور خود ہندوستان

صلہ ابو العباس عبد اللہ السفاح کے بعد یہ دوسرا عباسی خلیفہ تھا، اسے یہ بھر دج کے قریب بھاڑ بھونامی
 بندر لگا تھا (تاریخ سندھ ص ۱۵۷)

اور مالِ خفیہ حاصل کرتے رہے اور
 تمام عورتوں کو فوج کرنے
 کی کوشش کی، جہاں لوگوں نے شورش
 بغاوت اور بدعہدی کا رویہ اختیار
 کر لیا تھا۔

جب مبارک سلطنت کا زمانہ
 شروع ہوا تو ابو مسلم عبدالرحمن بن مسلم
 نے مفلس عبدی کو سرحد سندھ کا گورنر
 بنایا، مفلس طخارستان کے راستے سے واپس
 ہوئے اور منصور بن تمہر کلہی کے پاس
 سندھ پہنچے، اس نے مقابلہ کر کے
 مفلس کو قتل اور اس کی فوج کو شکست
 دے دی، ابو مسلم کو اس واقعہ کی خبر
 ہوئی تو اس نے موسیٰ بن کعب تیمی کو

فلما کان اول الدی ولتہ
 العباد رکعہ ولی ابو مسلم عبد الرحمن
 ابن مسلم مقلد عبدی تغیر السند
 واخذ علی طخارستان و ساو
 حتی صار الی منصور ابن تمہر کلہی
 الکلبی و هو بالسند فلقیہ منفقو
 فقتلہ و ہزہ رجندہ فلما بلغ
 ابا مسلم ذلک عقد لموسیٰ
 بن کعب تیمی ثم وجہ الی

۱۔ دولتِ مبارکہ سے مصنف نے عباسی سلطنت مراد لی ہے، جو بنی امیہ کی سلطنت کے خاتمہ کے بعد
 ۱۳۲ھ میں قائم ہوئی تھی ۲۔ ابو مسلم خراسانی نے پہلے عباسی خلیفہ ابوالباس عبداللہ السفاح کی طرف
 سے صرغ تخراسان بلکہ تمام مشرقی ممالک پر قبضہ کر لیا، اور ہر جگہ اپنے معتقد آدمی بھیج کر اپنی حکومت
 مضبوط کر لی، اسی سلسلہ میں اس نے سندھ بھی ایک فوج روانہ کی جس کا افسر مفلس عبدی سجستانی تھا،
 ۳۔ خراسان کا ایک بڑا صوبہ،

قد مر عليه وقد ظفرا مرة
 فبنی دون البجيرة مدینة و
 سماها المنصورة ففی التی
 ینزلها العمال الیوم وخلص لک
 ما کان فی ابی العد و مما غلبو
 علیه ورضی الناس بولایته و
 کان خالد یقول و اعجاب و لیت
 ففی العرب فوفض یعنی تیمار و لیت
 افضل الناس فوضی به ثور قتل
 الحکمر بها، ثور کان الحال بعد
 یقا تلون العد و قیاخذون ما
 استطعوا لیه و یفتحون الناحیه

محفوظ رکھتا ہوں، اور اسی شہر میں مقیم
 ہو گئے، محمد بن قاسم کے فرزند عمر و بھی حکم
 کے ساتھ تھے، اور حکم کو ان پر بڑا اعتماد
 تھا، اور اپنے بڑے بڑے اور اہم معاملات
 ان کے سپرد کرتے تھے، چنانچہ محفوظ سے
 انھیں کسی مہم پر روانہ کیا، وہ جب بنی
 ہو کر لوٹے تو دریائے سندھ کے قریب
 ہی ایک شہر آباد کیا، اور اس کا نام
 منصورہ رکھا، یہی شہر آج کل مالوٹ کاگو
 کی رہائش گاہ ہے، دشمنوں کے قبضے
 میں جو علاقے جا چکے تھے، حکم نے انھیں
 آزاد کرادیا، عام طور سے لوگ اس کی
 حکومت پسند کرتے تھے، خالد کہتے تھے
 تعجب ہے کہ میں نے جب سرکے بنی وانا
 نوجوان یعنی تیم کو والی بنایا تو لوگوں نے
 ناگواری کا اظہار کیا، اور جب بنجل بن
 شخص والی بنے تو وہ اسے خوش ہیں،
 یہیں حکم کا انتقال ہو گیا، ان کے بعد
 بھی مال دشمنوں سے جنگ کرتے

فلم ير للمسلمين بلجا الجيئون
 اليه قتي من وراء البحيرة
 متقابلين من يذنه سماها
 المحفوظة وجعلها ماري بصم
 ومعاذا ومصرها وقال لشيخ
 كلب من اهل الشام ترون
 ان نسميها فقال بعضهم دمشق
 وقال بعضهم حمص وقال
 رجل منصرف سمها تد موقل
 دمر الله عليك يا احمق وكفى
 اسميها المحفوظة ونزلها
 كان عمرو بن محمد بن القاسم
 مع الحاكم وكان يفوض اليه
 ويقبل كاجسم امور واعماله
 فاغزاه من المحفوظة فلما

ابن عوانه بکلی والی ہوئے اس وقت
 کچھ دنوں کے سوا تمام اہل ہند باغی
 اور مرتد ہو چکے تھے اور حکم کو مسلمانوں
 کے لئے کوئی باب نہ تھا نظر نہ آتی تھی
 اس لئے انہوں نے دریا کے اس پار
 ہی سندھ کے قریب ایک شہر آباد کیا
 اور اس کا نام محفوظ رکھا، اور اس کو
 مسلمانوں کا مستقر اور پناہ گاہ بنایا
 شہر کی تعمیر کے بعد شامی قبیلہ کلب کے
 سن رسیدہ لوگوں سے پوچھا کہ آپ لوگوں
 کے خیال میں اس کا کیا نام ہونا چاہئے
 کسی نے دمشق کسی نے حمص اور کیا
 آدمی نے تدمر نام تجویز کیا، تدمر نام
 سن کر حکم کو غصہ آیا، اور بولے اتنی
 خدا تجھے عار دت کرے، میں اس کا نام

لہ یعنی کش" ۱۱۱ بنادت اور تدا کی وجہ تسمی کی بدانتظامی اور پھر اس کی اچانک موت تھی ۱۱۲ شہر
 دریائے سندھ کے دہانہ پر مشرقی جانب آباد تھا ۱۱۳ تدمر علاقہ شام میں ایک مشہور شہر تھا چونکہ تدمر
 کا مادہ دمر ہے جن کے معنی ہلاکت و بربادی کے ہیں اس لئے بدستگونی سمجھ کر اس کو ناپسند کیا مگر وہی
 ہوا یعنی محفوظ "جلد برباد ہو گیا، اور آج اس کا نشان بھی نہیں ملتا،

اس لئے تو خنیں کو میرے پاس

بھیج کر ایک ضعیف ذاتوں میں

پر احسان کر جس کے طلق سے پانی

نہیں اترتا،

زید کے بیٹے تیم کو دیکھ امیری دست

پس پشت نہ ڈال دینا، اور تجھ پر

اس کا جواب گراں گزے،

اس کے متعلق زیادہ رو د و کمت

کر کیونکہ ضرورت کے تاخیر سے پورا

ہونے میں میں کبیدہ خاطر ہو جاتا ہوں

لیکن تیم کو فرزدق کی تحریر سے

یہ معلوم نہ ہو سکا کہ نوجوان کا نام

حبیش یا خنیں ہے، اس لئے اس نے

حکم دے دیا کہ جن لوگوں کے ناموں

میں اس طرح کے حروف ہوں وہ

مطبوعہ واپس چلے جائیں تیم کے زمانہ

میں مسلمان اپنے مرکوزوں کو چھوڑ کر

سندھ تک چلے آئے، اور اس وقت

تک واپس نہیں جاسکے ہیں، پھر حکم

فہب لی خنیا واتخذ فی منہ

لحوبۃ اہم ایسے سر ابھا

تمہارے سر پر

تیم بن زید کا تلوین حاجتی

بظہر ولا یجفی علیک ابھا

فلا تكثر التردا و فیہا فانی

ملول لحاجات بطی طلبھا

فلوید ما اسم الفی اھو

حبیش اور خنیں کا مراں یقل

کل من کان اسمہ علی مثل

ھذا الحروف فی ایاہ تیم

خرج المسلمون عن بلاد الھند

ورفضوا مراکزھو فلم یجودوا

الیھا الی ھذا الغایۃ ثوروی

الحکماء بن عوانۃ الکلبی وقد

کفراھل الھند الاھل قصۃ

مهر ان، وکان تمیم من

استخیا العرب وحب فی بیت

العمال بالسند ثمانية عشر

الف الف درهه طاطریہ

فاسرع فیہا وکان قد شخص

معه فی الجند فتی من بنی

یربوع بقال له خنيس وامه

من طی الى الهند فانت الفرز

فسالته ان یکتب الی تمیم فی

اقباله وعازت بقبر غالب

ابنته فکتب الفرزوق الختم

انتی فعازت یا تمیم بقال

وبالحق السانی علیہا تراہما

رہتے ہیں، اُن سے لوگ بھاگ کر بھینسوں

کی طرح) اس میں کو د پڑتے ہیں تیم کا

نثار عرب کے فیاض لوگوں میں ہوا تھا

اسے سندھ میں اسی لاکھ طاطری درہم

ملے، مگر بہت جلد انہیں خرچ کر ڈالا

تیم کے ساتھ جو لشکر ہندوستان آیا تھا

اس میں قبیلہ بنی یربوع کا ایک نوجوان

خنس بھی تھا، اس کی ماں قبیلہ طے کی

تھی، وہ فرزوق شاعر کے پاس اس کے

باپ غالب کی قبر کا واسطہ دلا کر اپنے

بیٹے کی داپسی کے لئے خط لکھانے آئی

فرزوق نے یہ اشعار لکھ کر تیم کے پاس

روانہ کئے،

اے تیم! میرے پاس یہ بڑھیا ماں

آئی ہے، اور میرے باپ غالب اور

اس کی قبر کا مجھے واسطہ دے رہی ہے

(بقیہ حاشیہ ص ۱۰۸) ”ذباب“ (کھیاں) پڑھا ہے، اور اس صورت میں مفہوم یہ ہو گا کہ یہ زرد کھیاں ملان کے کنارے رہتی تھیں، انہیں دیکھ کر بھینسیں بھاگتی تھیں اور اس تالاب میں آکر کو د پڑتی تھیں، (ض)

مندل، دھنچ اور بھرج میں عمال بھیجے۔

جنید کا مقولہ ہے "مردانہ وار قتل ہو جانا"

ایڑیاں رگڑا کر مرنے سے بہتر ہے "جنید"

نے ایک لشکر ازمین کی طرف اور دوسرا

حبیب بن مرہ کی کمان میں مالٹہ بھیجا

پہلے لشکر نے اجین پر چھاپ مار کر بھرج

کا رخ کیا، اور اس کی شہر بناہ میں

آگ لگا دی اور خود جنید نے بھیلان

اور گجرات فتح کیا، یہاں اس کو اتنا

مال غنیمت ملا کہ زائرین اور سائین کو

دینے کے بعد بھی چار کروڑ خرچ کیا اتنا

ہی مال بیت المال میں بھی وہ بھیج

جنید کے بعد نسیم بن زید عقی دانی ہوا

وہ ضعیف و کمزور تھا، اس کا انتقال

دیل کے قریب ایک تالاب کے پاس

ہوا جس کو ماہاجرا میں (بھنڈوں کا

تالاب) کہتے ہیں اب نام اس نے پڑا

کو دریاے سندھ کے کنارے نزدیک

ثعلبی بعد الجنید تمیذ بن

زید العقبی فضعف ووهن و

مات قریبا من الدین بماء یقال

له ماء الجوامیس واما سماء

الجوامیس لانه یهرب بہمالیہ

من دباب ندق تکون بشاطئ

سے ازمین سے اجین اور مالٹہ مراد ہے سے بہرید یعنی مارواڑ سے دباب (ریچھ) کے بجائے بعض لوگ

میں دونوں کا مقابلہ ہوا اتفاق سے

جسے سنگھ کی کشتی (اپنے بڑے سے) بھا

ہو گئی تھی، اس لئے گرفتار کر کے قتل

کر دیا گیا، اس کا بھائی چچ بن آہ

جنید کے اس فریب کی شکایت کرنے

کے لئے عراق جانا چاہتا تھا مگر جنید

نے اس کو مانوس کرنے کی کوشش کی،

اور جب وہ تابو میں آگیا، تو قتل کر دیا

پھر جنید نے کیرج (بجے پور) پر حملہ کیا،

وہاں کے لوگ معاہدے توڑ کر باغی

ہو چکے تھے، جنید قتل شکن آلات

کے ذریعہ شہر سپاہ کی فہیل توڑ کر

زبردستی شہر میں داخل ہو گیا، اور

لوگوں کو قتل و گرفتار کر کے مال

غنیمت حاصل کیا، اس کے بعد مرید

حافظ الہدیٰ ینتہ حتی تلمیذہ و

دخلہا عنوة فقتل و بسی و

غنم و وجہ العال الی مرید

والمندل و دھنیم و بود ص و

کان الجنید یقول القتل فی

الجمع اکبر منه فی الصبر و وجہ

الجنید حبشاً الی اذین و وجہ

جیب بن مرثیہ فی حبش الی

الی ارض السالمة تا غار و اعلی

اذین و غزو ابصر یم و خرق و

رضعھا و فتم الجنید السلیمان و

الجزد و حصل فی منزله سوی

ما اعطی ذوارکة اربعین الف

الف و حمل مثیھا،

بقیہ حاشیہ ص ۱۰۶) آبائی وطن مجھ سے پھر چھوٹ جائے، اسی لئے اس نے ایسی روش اختیار کی جس سے نہ صرف جنگ کی نوبت آئی، بلکہ ہمیشہ کے لئے اس کا خاندان تباہ ہو گیا، پس ایک باغی کی سرزنش جنید کا فرض تھا، اور جس کے لئے وہ مدح و توصیف کا مستحق ہے، نہ کہ الزام اور اتہام کا،

من الخراج ثمرانہما تزداد ^{ھن}
 وکفر حلیستہ وحارب وقل ^{نہ}
 لدیارب دکن الجنید یحیی
 علیہ فاتی الہند فجمع جموعاً
 واخذ السفن واستعد للرب
 فسار الیہ الجنید فی السفن
 فالتقوا فی بطیحة الشرقی ^خ فآخذ
 حلیستہ اسیراً وقد جفت سفینتہ
 فقتلہ وھرب صصر بن داھم
 وھو یرید ان یمضی الی العراق
 فیشکو غدر الجنید فکمر یزل
 الجنید یونسہ حتی وضع یدہ
 فی یدک فقتلہ وغزا الجنید
 الکیرج وکانوا قد نقصوا فاقبل
 کباً مشا نطاحہ فھک بہا

مملکت کا حاکم برقرار رکھا ہے اور مجھے
 تمھاری جانب سے اطمینان نہیں ہے،
 جنید نے اسے اطمینان کی ضمانت دی
 اور اس سے اس بات کی ضمانت لی
 کہ وہ اپنی مملکت کا خراج ادا کرتا
 رہے گا لیکن پھر دونوں نے ضمانتیں
 اور معاہدے توڑ ڈالے اور حلیستہ
 (جے سنگھ) مرید ہو کر آمادہ پیکار
 ہو گیا، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جے سنگھ
 پہلے آمادہ جنگ نہیں ہوا تھا، بلکہ خود
 جنید نے اس کے ساتھ زیادتی کی تھی،
 بہر کیف جے سنگھ ہندوستان آیا، اور
 لشکر جمع اور کشتیاں تیار کر کے لڑائی
 کے لئے تیار ہو گیا، جنید کشتی کے ذریعہ
 اس کی طرف بڑھا، اور مشرقی جانب

لیکن اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ملتا، غالباً جنید کے حملہ کو صحیح ثابت کرنے کے لئے اس کے ارتداد
 کا اقرار کیا گیا ہے حالانکہ یہ تو ایک مرتد سیاسی مسئلہ تھا، جنید چاہتا تھا کہ اسے جے سنگھ اپنے ملک سے راستہ
 دیتے آکر سندھ کے باہر مالک پر حملہ آور ہو سکے، اور بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے اس کی امداد کرے
 اور جے سنگھ شاید یہ سمجھتا تھا کہ اگر جنید یہاں آ گیا، تو ممکن ہے کہ مجھ سے یہ ملک واپس لے لے، اور میرا

قتزابل میں بدرک بن حملب کو موشا
کے گھاٹ اتار دیا، اور مفضل،
عبد الملک، زیاد، مردان، اور معاویہ
وغیرہ افراد بنی حملب کو بھی قتل کیا
اور معاویہ بن زیاد اور بعض دوسرے لوگوں
کو بھی قتل کیا،

عمرو بن ہبیرہ فزازی کی جانب سے
جنید بن عبد الرحمن مری سرحد سندھ
کا والی ہوا، پھر مشام بن عبد الملک
نے بھی اسے برقرار رکھا، جب خالد
بن عبد اللہ قسری عراق کے والی ہو
آئے، تو مشام نے جنید کو تائید کی کہ
وہ سندھ کے متعلق ان سے خط و
کتابت کرتے ہیں، جنید پہلے وہیں
آئے، اور دریائے سندھ کے کنارے
اترے، جے شگھ نے انھیں دریا پار
کرنے سے روکا، اور پیغام کہلا بھیجا،
کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں اور مجھے
مرد صالح (عمر بن عبد العزیز) نے میری

دولی الجنید بن عبد الرحمن
المری من قبل عمرو بن ہبیرہ
الفزازی ثغر السند ثور ولا
ایاہ ہشاہ بن عبد الملک
فلما قد خالد بن عبد اللہ
القسری العراق کتب ہشاہ
الی الجنید یاہراہ بکاتبہ
فاتی الجنید الدیل ثور نزل
شط مہران فنعہ حلشۃ العبو
وارسل الیہ انی قد اسلمت
وولا فی الرجل الصالح بلادی
ولست امنک فاعطاه دھنا
واخذ منه دھنا بما علی بلادہ

فاسلم حلیثۃ والہلوک وسموا
 باسماء العرب وکان عمرو بن
 مسلم الباہلی عامل عمر علی
 ذلک الثغر فخر بعض الہند
 فظفر وھرب بنو المہلب الی
 السند فی ایام یزید بن عبد الملک
 فوجہ الیہوھلال بن احوز
 التیمی فلیقہو فقتل مدارک بن
 المہلب بقندابل وقل لفصل
 وعبد الملک وزیا دومروان
 و معاویۃ بنی المہلب وقل
 معاویۃ بن یزید فی آخرین،

حاصل ہوں گے جو عام مسلمانوں کو
 حاصل ہیں، اور ان کے ذمہ بھی وہی
 فرائض عائد ہو جائیں گے، جو عام
 مسلمانوں پر عائد ہوتے ہیں، ان
 راجاؤں کو حضرت عمر بن عبد العزیز
 کی پاکیزہ سیرت و کردار اور تقویٰ
 و دنیادری کا پہلے ہی سے علم ہو چکا
 تھا، اس لئے جے سنگھ اور دوسرے
 راجہ مسلمان ہو گئے، اور اپنے نام
 عربوں کے جیسے رکھے، عمرو بن مسلم
 باہلی نے جو عمر بن عبد العزیز کی طرف
 سے اس سرحد کے عامل مقرر ہوئے
 تھے، ہندوستان کی بعض سرحدوں
 پر حملہ کیا، اور مظفر و منصور ہوئے
 بنو مہلب یزید بن عبد الملک کے
 عہد میں بھاگ کر سندھ چلے آئے
 تھے، اس لئے عمرو بن مسلم نے ہلال
 بن احوز تیمی کو ان کے تعاقب پر
 بھیجا، ہلال نے ان سے جنگ کر

بعد قدومه ارض السند
 بثمانیۃ عشر یوما واستعمل
 سلیمان بن عبد الملک حبیب
 بن المہلب علی حزب السند
 فقد مها وقد رجع ملوک
 الهند الی مہالکھد فرجع
 حلیشہ بن داہر الی برہمنا
 باذ و نزل حبیب علی شاطیء مہرا
 فاعطاه اهل الود والطاعة
 وحارب قوما فظفر بہم ثم
 مات سلیمان بن عبد الملک
 وکانت خلافة عمر بن عبد
 الغفر بن بعد ۱۰ فکتب الی الملوک
 یدعوہم الی الاسلام والطاعة
 علی ان یملکھم ویصحبہ المسلمین
 وعلیہم ما علیہم وقد کان
 بلغتمہم سیرتہ ومن ہیۃ

۱۸ ہی دن ہوئے تھے کہ اس کا انتقال
 ہو گیا، اس کے بعد سلیمان بن عبد الملک
 نے حبیب بن مہلب کو سندھ کا والی
 بنایا، حبیب جب وہاں آئے تو ہند
 کے راجہ اپنے اپنے ملک واپس جا چکے
 تھے، اور راجہ داسر کا بیٹا حلیشہ برہمنا
 واپس آکر اس پر قابض ہو چکا تھا،
 حبیب نے دریائے سندھ کے کنارے
 پڑاؤ ڈالا اور کے باشندوں نے اطاعت
 قبول کر لی، لیکن ایک اور قوم سے انھیں
 جنگ کرنی پڑی، مگر فتحیاب ہوئے پھر
 سلیمان بن عبد الملک کا انتقال ہو گیا،
 اس کے بعد حضرت عمر بن عبد الغفر بن
 خلیفہ ہوئے، انھوں نے راجاؤں کو
 تبلیغی خطوط لکھے، اور اسلام و اطاعت
 کی دعوت دی کہ اگر وہ اس کو قبول
 کر لیں تو انھیں وہی حقوق اور مراعات

یعنی محمد بن قاسم کی گرفتاری اور سکسکی کی موت نے سندھ میں بد نظمی اور انتشار پیدا کر دیا تھا۔
 ہے سنگھ،

ابی عقیل حتی قتلہ وکان الحاج
قتل ادا و اخصا صا ل و کان یبری
راسی الخوارج و قال حمزة بن یحیی
الحنفی :

کے ساتھ محمد کو سخت تکلیفیں پہونچائیں،

یہاں تک کہ قتل کر ڈالا، حجاج نے

ساحج کے بھائی اوم کو قتل کیا تھا اور وہ

خوارج کا ہم نوا تھا، حمزہ بن یحییٰ حنفی

نے محمد کا مرثیہ کہا ہے،

ان المروءة والسماحة والذي
لمحمد بن القاسم بن محمد
ساس الجيوش سبع عشرة حجة
يا قوب ذلك سود دامن لئو

بیشک محمد بن قاسم جو انروسی تھا

اور فیاضی کا پیکر تھا، اس نے، اس

کی عمر میں جو جوں کی قیادت کی، یہ

سیادت و قیادت اس کے سن ولادت

سے کس قدر قریب تھی!

وقال آخر:

ساس الرجال سبع عشرة حجة

ولداته عن ذلك في اشغال

سردار بن گیا، حالانکہ اس وقت اس

کے ہم عمر شباب کی سرستیدوں اور دنیا

کی رعنائیوں میں فریفتہ ہو کر سیادت

و قیادت کی حقیقت سے بے خبر

ومات یزید بن ابی کبشة

یہ یزید بن ابی کبشہ کو سندھ پہونچے بھی

لے نہیں کس قدر کم سن میں وہ سردار اور قائد بن گیا تھا،

اگر مجھے بیڑیاں اور زنجیریں پہنا کر
 واسطیں قید کر دیا گیا ہے، تو اس میں
 کوئی برقع نہیں، اس لئے کہ اس سے
 پہلے کتنے نوجوان شہسواروں کے دل
 میں میری دھماک رہ چکی ہے، اور کتنے
 بہادروں اور سرداروں کو میں نے مردہ
 کر کے چھوڑ دیا ہے،

انہی کے یہ اشعار بھی ہیں :
 اگر مجھے کچھ موقع ملا ہوتا تو جنگ
 کے لئے جو مرد اور عورتیں میاں کی گئی تھیں
 پاال کر ڈالی گئی ہوتیں، اور قبیلہ سکک
 کے سواروں کو ہمارے سر زمین میں داخل
 ہونے کا موقع ہی نہ ملا ہوتا، اور نہ قبیلہ
 سکک کا کوئی آدمی مجھ پر امیر ہوا ہوتا
 اور نہ میں معمولی عمانی غلام کا تابع فرما
 بنا ہوتا، اے دے زمانے! تجھے پراسو
 تو سرخشا کو کیسے سخت دھکے لگاتا ہے،
 صانع نے آلِ ابی عقیل کے چند آدمیوں

فلان ثویت نو اسطو باد نہما
 رهن الخدین مکبلہ منکلا
 قلوب فتیة نارس قد ثمر
 ولوب قون قد ترکت قتیلا

وقال :-

لو كنت اجمعت القرا ولو طئت
 اناث اعدت للوغى وذکور
 وما دخلت خیل السکاسک ضنا
 ولا کان من عک علی امیر
 ولا کنت للعبد المزوفی تابعا
 فیا لک دهر بالکرام عشورا

فعل بد صالح فی رجال من آل

لہ سکک اور عک وغیرہ قبیلوں اور خاندانوں کے نام ہیں،

نَحْنُ قَتَلْنَا دَاهِرًا وَدَوْهَرًا

وَالْخَيْلُ تَرْدَى مَثَرُ قَنْسَرٍ

وَمَاتَ الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ

دَوْلَى سَلِيمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ

فَاسْتَعْمَلَ صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عَلَى خُرَاجِ الْعِرَاقِ دَوْلَى يَزِيدَ بْنِ

أَبِي كَبْشَةَ السَّكَلِيِّ السَّنْدِيَّ

عُمْدَةَ مَعْنَى الْقَاسِمِ مَقِيلَ مَعْنَى

بْنِ الْمَهْلَبِ فَقَالَ عُمْدَةُ مَقِيلًا

أَضَاعُونِي وَأَمْسَى فَتَى أَضَاعُوا

لِيُوَدَّ كَرِيهَةً وَسَلَادَ لَخْرٍ

مَكِّي أَهْلُ الْيَمَنِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَصَوْدَا

بِالْكَيْتِ رَجُحْبَسَهُ صَالِحُ بَوَاسِطَ

فَقَالَ -

ہیں نے داہر اور دوسر کو قتل کیا، اور ہم

گھوڑے اور سوار دشمنوں کے غول

کے غول ٹٹو کروں سے، مگر گرا رہے

جب ولید بن عبد الملک کا انتقال

ہو گیا، اور سلیمان بن عبد الملک تخت نشین

ہوا تو اس نے صالح بن عبد الرحمن کو عراق

کا عامل خراج اور یزید بن ابوکبشہ کی

کوندہ کا گورنر بنایا، یزید نے معاویہ

ابن مہلب کے ساتھ محمد بن قاسم کو بھی

گرفتار کر کے صالح کے پاس بھیج دیا،

محمد نے بطور شل یہ شعر پڑھا،

ان لوگوں نے مجھے ضائع کیا یعنی

ایسے فوجان کو ضائع کر دیا جو میرا

کارزار اور سرحدوں کی حفاظت میں

اپنے جوہر و کمال دکھاتا تھا،

اہل ہند نے محمد کے غم میں گریہ زاری

کی، اور اس کا ایک مجتہد کیرج بن تیار

کیا، صالح نے انہیں واسطہ کے جبل ثا

میں قید کر کے رکھا، محمد نے یہ شعر کے

ووجه الى البليمان جيشا قلد
 يقاتلوا واعطوا الطاعة وسالمه
 اهل سرست وهي مغرمي
 اهل البصرة اليوم واهلها
 الميذ الذی یقطعون فی البحر
 شرانی محمد الکیرج فخرج الیه
 دوهر فقاتله فانهزم والعدو
 وهرب دوهر ویقال قتل نزل
 اهل المدينة علی حکم محمد
 فقتل وسبی قال الشاعر:

کو ہوئی تو وہ ملتان سے رور اور بغڑو
 واپس چلے آئے، اور لوگوں کو داد و دوش
 کی ان دونوں شہروں کو وہ پہلے فتح
 کر چکے تھے، پھر بھیلان کی طرف ایک
 لشکر بھیجا مگر جنگ کی نوبت نہیں آئی
 اور بھیلان والوں نے اطاعت قبول
 کر لی، کاٹھیاواڑ کے لوگوں نے بھی صلح
 کر لی، اس زمانہ میں وہ اہل بصرہ
 کا جولا نگاہ ہے، یہاں کے باشندے
 سید ہیں جن کا کام سمندروں میں ڈاکہ
 ڈالنا ہے اس کے بعد محمد کیرج کی طرف
 بڑھے تو دوہر مقابلہ میں آیا، مگر دشمن
 کو شکست فاش ہوئی اور دوہر کہیں
 بھاگ نکلا، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ قتل
 کر دیا گیا تھا، اور اہل شہر محمد بن قاسم
 کے فیصلے پر رضامند ہو گئے، چنانچہ محمد
 نے جنگ آزما لوگوں کو قتل اور بقیہ
 اشخاص کو قید کر لیا شاعر کہتا ہے:

دستری سرحد بھی کہتے ہیں، اور فرج
 بمعنی سرحد ہے، ملتان کا بتجانہ ایسا
 تھا کہ اس میں ہدیہ اور نذر و نیاز کا
 مال و اسباب آتا تھا، اور سندھی اس
 کی عظمت کی وجہ سے اس کی زیارت
 اور طواف کرتے اور سر اور دانتھیل
 کا وہاں جا کر بھدر کرتے تھے، اور
 سمجھتے تھے کہ ایک بت حضرت ایوبؑ
 کا مجسمہ ہے،

وقائع نگاروں کا بیان ہے
 کہ حجاج نے جنگ کے بن جب آمد
 خوج کا جائزہ لیا تو پتہ چلا کہ اُس
 نے محمد بن قاسم کے لشکر پر ۶ کروڑ
 صرف کیا تھا، اور ۱۲ کروڑ مال غنیمت
 اُس کے ہاتھ لگا ہے، تو کہنے لگا کہ ہا
 غصہ ٹھنڈا ہو گیا، ہم نے اپنے خون
 کا بدلہ پا لیا، اس کے علاوہ چھ کروڑ
 درہم اور راجہ داسر کا سر بھی حاصل
 کیا حجاج کے انتقال کی خبر جب محمد بن قاسم

قالوا و نظر الحجاج فاذا
 هو قد انفق على محمد بن القاسم
 ستين الف الف ووجد باطل
 اليه عشرين ومائة الف الف
 فقال شفينا غيظنا وادركنا ثاذا
 وازددنا ستين الف الف درهم
 ورأس داهر ومات الحجاج
 فانتحى محمد اذ فاتته فرجع عن
 الملكات الى الودود وبعث و
 كان قد فتحها فاعطى الناس

ما یجوزی من نہر سبیل فی صید
فی عجمت لہ مثل البرکۃ فی المدینۃ
وہو سیمونہ التلاح فغورۃ
فلہا عطشوا نزلوا علی الحک
فقتل حمید المقاتلۃ و...

... وصابوا ذہباً کثیراً
فجمعت تلک الاموال فی بیت
یکون عشرۃ اذرع فی ثمانی
اذرع یلقی ما اودعه فی کفۃ
مفتوحۃ فی سطحہ فسمیت الملتان

فرج بیت الذہب والفرج الثغر
وکان بد الملتان بد اتھری
الیہ الاموال وینزلہ الذی
ویحج الیہ السند فی طوفون بہ و
یحلقون رؤسہم و یحکم عند
و یرعمون ان صنما فیہ ہو
ایوب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اس لئے کہ ہوں کا گوشت کھانا پڑا،
اسی دوران میں دشمن کی جماعت کا ایک
اسن خواہ آیا اور اس نے اس گھاٹ
کی خبر کر دی، جہاں سے شہر ولے
پانی پیتے تھے، اس گھاٹ میں دریا
سب سے کا پانی اکٹھا ہوتا تھا، اور وہ
شہر کے تالاب کی طرح تھا، جیسے لوگ
مالہ کہتے تھے، محمد نے مالے کی ناکہ بند
کر لی، جب اہل شہر پیاس سے مجبور
ہو گئے، تو انھوں نے مہر تسلیم کر دیا،
محمد بن قاسم نے جنگی آدمیوں کو قتل
کر دیا،

..... یہاں کافی

سونہ دستیاب ہوا، یہ ساری دولت
اگر بلبے ہرگز چڑے ایک کمرہ میں
پورا کمرہ بند رہتا تھا، صرف بھت

میں ایک روز دن تھا، جس میں مال ڈالا
جاتا تھا، ملتان کو فرج بہت اذیت

لے لیکن چارہ کی روایت ہو کہ ملتان نے جب پیاسے مرنے لگے تو مجبوراً قلعہ سے باہر نکل کر جنگ پر آمادہ ہو گئے،

فحصہ ہوا شہر انفتحہا صلحا
 علی ان لا یقتلہم ولا یقرض
 لبدہم وقال ما لبدلہا لکنائس
 المنصاری والیہود و یہوت
 نیران المجوس ووضع علیہم
 الخراج بالورود بنی مسجد
 وساد محمد الی السکة وھی
 مدینة دون بیاس ففتحہا
 والسکة الیوم خراب ثم قطع
 نیرہ بیاس الی الملتان فقلا
 اهل الملتان فابلی زائد بن
 عمیر الطائی وانہزم المشرکون
 فد خلوا المدینة وحصرہم محمد
 ونفدت ازواد المسلمین
 فاکلوا الحمر ثمانا ہم رجل
 مستامن فد لہم علی مدخل
 الما الذی منہ شربہو و

کے محاصرے کے بعد اس شرط پر ہمت
 ہو گئی کہ مسلمان کسی کو قتل نہ کریں اور
 نہ بتانوں سے کوئی تعرض کریں، محمد
 نے (اسے منظور کیا) اور کہا کہ بتانے
 بھی نصاریٰ کے گرجوں، یہود کے کنیوں
 اور مجوسیوں کے آتشکدوں کی طرح
 ہیں، غیر مسلموں پر خراج متعین کیا
 اور مسلمانوں کے لئے ایک مسجد تعمیر کی
 وہاں سے سکے روانہ ہوئے اور اسے
 فتح کیا، سکے دریاے بیاس کے قریب
 واقع تھا، مگر اب ویران ہے، دریا
 بیاس پار کر کے ملتان پہنچے، ملتان
 والوں نے جنگ کی، ازائد بن عمر
 نے کارہائے نمایاں انجام دیئے، مشرکوں
 کو شکست ہوئی، اور انھوں نے شہر
 میں پناہ لی، محمد بن قاسم نے محاصرہ
 کر لیا مگر مسلمانوں کا زور دبا، ختم ہو چکا

اسے بلاذری نے بیان کیا ہے کہ یہ شہر ویران ہو چکا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے، کہ اس کے بعد میں اس
 کے کچھ آثار باقی تھے، مگر اب تو اس کے نام سے بھی لوگ واقف نہیں، یہ بھی تسلیم،

البیور مسلمانوں، توفیق دہانی
 بسند فصالحہ اعلیٰ مثلی
 مسلمانوں کی زندگی،
 مسلمانوں کی زندگی، اب مسلمانوں کی

بائندے مسلمان ہو چکے ہیں، وہاں سے
 بسند کی طرف بڑھے اور ان سے بھی سادگی
 کی طرح صاف کی،

دانتی محمد علی الوردی
 من مدائن السنن وھی اعلیٰ
 پیر محمد الوردی پوچھے، اور سند کا شہر
 اور ایک پیادہ پر واقع ہے، چند مینوں

بقیہ (۹۲) بعد تغیر بھی تنبیہ کی موجود ہے جس سے دو شہر ہونے کا ثبوت ملتا ہے، محمد بن قاسم
 حجاج کے مرنے کے بعد لبنان سے واپس آ گیا ہے، اور ہر وقت خلافت کے حکم کا منتظر رہتا ہوگا، اس
 اسلامی ناک سے قریب ترین جگہ اس نے رہنا پسند کیا ہوگا، اس کے علاوہ واپسی لبنان کے بعد وہ جس
 جگہ مقیم ہوا وہاں سے ہلیان فتح کرنے کے لئے فوج بھی روانہ کی، اور ظاہر ہے کہ اس نے اسی جگہ کا
 انتخاب کیا ہوگا کہ ہر وقت فوج کو مدد سے سکے، غرض دونوں باتوں کے لئے راہ اور
 سے بہتر کوئی دوسری جگہ نہ تھی، پس راہوری کا دوسرا نام بغور ہے، لیکن راہ کے نام سے
 کسی باعث عوام میں مشہور ہو گیا جیسا کہ آج نامہ ص ۲۵ سے ظاہر ہوتا ہے،

(تاریخ سندھ ص ۱۰۹ - ۱۱۰)

سندھ وستان کا ایک چھوٹا اور پر رونق شہر تھا،

چند چند چند چند چند چند چند

المنصورة، ولعن تكن المنصورة
 یومئذ انما كان موضعها
 غیضة وكان قل داهر یرہنا
 باذھذا فقاتلوا ففتحها محمد
 عنوة وقتل بها ثمانیۃ الاف
 وقيل ستة وعشرين الفا و
 خلف فیها عامله وهی البوہ
 بخراب وسار محمد یرید الروما
 ولغزو وقتل قاضی اهل ساوند
 فسألوہ الا مان فاعطاهم ایاہ
 واشترط علیہم ضیافۃ المسلمین
 ودلا لبقعہ واهل ساوند ہری

جس کا فاصلہ منصورہ سے دو فرسنگ
 تھا، منصورہ اس وقت تک آباد نہیں ہوا
 تھا، بلکہ اس کی آبادی کی جگہ جھڑیاں
 تھیں، اس کی شکست خوردہ فوج ہر ہفتا
 میں جمع ہو گئی تھی، اور اس نے محمد بن
 قاسم سے جنگ کی، مگر محمد بن قاسم نے
 بزدلی سے جامل کیا، اور آٹھ ہزار اشخاص
 کو قتل کیا، دوسری روایت کے مطابق
 ۲۶ ہزار اشخاص قتل کئے گئے، برج بن ابی
 اس زمانہ میں دیران ہو چکا تھا، محمد
 بن قاسم وہاں اپنا عامل چھوڑ کر خود
 رور اور بغور چلے گئے، راستے میں

سب سے پہلے چائے نامہ میں راور کا دوسرا نام بغور اور ۹۶ پر راور کا دوسرا نام بغور بتایا ہے، مگر راور ہی کا
 دوسرا نام بغور ہے، کیونکہ راور کے ساتھ بغور صرف ایک جگہ آیا ہے، جو کاتب کی غلطی معلوم ہوتی ہے،
 بخلاف راور کے دوسرے راور ہی کے وزن پر بغور اس کا اصل نام رکھا گیا ہوگا، بلاذری میں راور کے بعد
 بغور واو عاطفہ کے ساتھ آیا ہے، اور راور کا لفظ تنہا لکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بلاذری کے
 نزدیک راور و بغور، اور تین الگ الگ شہر ہیں، لیکن راور و بغور کے لئے ضمیر واحد استعمال کرتا ہے
 اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک شہر ہیں، اس لئے بلاذری کو اس معاملہ میں مخالف ہو گیا ہے، اس نے بھی
 راور و بغور کو ایک ہی سمجھا ہے، لیکن الکامل جلد ۴ ص ۴۴ لیدن میں ان دونوں کا نام واو عاطفہ کے

لیکن مجھ سے منصور بن قاسم نے
 بیان کیا کہ واپرا اور اس کے قاتل کی
 تصویریں بھروسہ میں اور بدیل بن
 کی تصویر قندیل اور اس کی قبر بدیل
 میں ہے،

مجھ سے علی بن محمد مدائنی نے اور وہ
 ابو محمد ہندی سے اور ابو محمد ابو الفرج
 سے روایت کرتے ہیں کہ واپرا جب قتل
 کیا گیا، تو محمد بن قاسم سارے سندھ پر
 غالب ہو گئے، ابن کلبی کے بیان کے مطابق
 راجہ واپرا کا قاتل قاسم بن ثعلبہ بن عبد
 ابن حصن طائی ہے،

لوگوں کا بیان ہے کہ محمد بن قاسم
 نے راور پر فتح کیا، وہاں راجہ واپرا
 کی ایک عورت تھی وہ اپنی گرفتاری
 کے ڈر سے آگ میں جل گئی، اور اپنی
 تمام لڑکیوں اور سہیلیوں اور مال
 اسباب کو بھی جلا ڈالا، راور فتح کرنے
 کے بعد محمد بن قاسم قدیم رہنما بادشاہ

خدا شنہ منصور بن حاتم
 قال والذی قتلہ منصوران
 یبروص و بدیل ابن طہفة
 منصور بقند و قبرہ بالذیل

وحدثنی علی بن محمد المدائنی
 عن ابی محمد البندی عن ابی
 الفرج قال لما قتل داہر غلب
 محمد بن القاسم علی بلاد السند
 وقال ابن الکلبی کان الذی
 قتل داہر القاسم ابن ثعلبة
 بن عبد اللہ بن حصن الطائی،
 قالوا وفتح محمد بن القاسم
 راور عنوة وکانت بہا امرؤ
 لداہر فحافت ان تؤخذ
 فاحرقت نفسها وجواربھا
 وجميع مالھا ثم اتی محمد بن
 القاسم برہننا باذ الحقیقة
 وہی علی راس فرسخین من

پرسوار ہو کر ٹھا کر ون کے ساتھ نکلا،
ٹھا کر بھی پا پیوں پرسوار تھے، بڑا سخت
مقابلہ ہوا، ایسی گھسان کی لڑائی کبھی
نہیں سنی گئی تھی،

داہر ہاتھی سے اتر کر پیدل جنگ
کرنے لگا، اور شام کے وقت قتل کر ڈا
گیا، مشرکوں کو ایسی سخت شکست ہوئی
کہ مسلمانوں نے جس طرح چاہا، انھیں
قتل کیا، مدائنی کی روایت کے مطابق
قبیلہ بنو کلاب کے ایک شخص نے داہر
کو قتل کیا تھا، چنانچہ وہ کہتا ہے،

گھوڑے نیرے اور خود محمد بن قاسم
سب شاہد ہیں کہ معرکہ داہر میں میں
بڑی بہادری سے دشمن کے لشکر کو منتشر
کیا، اور ان کے سردار برتین ہندی،
بند کی، اور اس کو گر دو غبار میں ات
پت زمین پر اس حال میں چھوڑا کہ چہرہ
خاک میں اٹا ہوا، اور سر با تکیہ تھا،

و
قَاتِلِي فَقَتَلَ عِنْدَ الْمَاءِ وَافْتَحَ
الشَّرْكُونَ فَقَتَلَهُمُ الْمُسْلِمُونَ
كَيْفَ شَأْوَ دَوْكَانَ الذِّمَّةِ
فِي رَوَايَةِ الْمَدَائِنِيِّ رَجُلًا مِنْ بَنِي
كَلَابٍ، وَقَالَ:

الحیل تسمیہ یوہوداہر والقنا
وہجمید بن القاسم بن محمد
انی فوجت الجمع غیر معود
حتی علوت عظیمہم بہند
فتو کہتہ تحت العجاج محمد لا
متعظا الخدین غیر مودل

لوگوں نے امان و صلح کی درخواست کی
 سمنیہ نے فریقین کے درمیان سفارت
 کا کام انجام دیا، ابن مصعب نے امان
 بخشی، خراج مقرر کیا، اور ان سے پابند
 کی ضمانت لے کر محمد کے پاس چار ہزار
 جاڑوں کے ساتھ واپس چلے آئے اور
 سد و سان میں اپنے ایک ساتھی کو ولی

بنایا، دوسری طرف محمد دریائے ہران
 پار کرنے کی تدبیر کر رہے تھے، اور کچھ
 کے پاس راجہ راسل کی عملداری کے
 قریب اسے پار کرنے کے لئے (کشتیوں)
 کا ایک پل بنایا، داہران ساری
 کارگزاروں سے بے خبر محمد بن قاسم
 کا مذاق اڑا رہا تھا، حالانکہ محمد اور
 ان کے ساتھی اس کی عملداری میں
 پہنچ چکے تھے، وہ مقابلہ کے لئے ہاتھی

سد و سان فی خیل و حمار
 فطلب اهلها الا امان والصلح
 و منصرف بنہ و بنی نصر السمنیة
 فامنعہ و وظف علیہم خراج
 و اخذ منہم دھنا و انصرف
 الی محمد و معہ من الزطاریة
 الالف فصار مع محمد و ولی
 سد و سان رجلا، ثم ان حملا
 احتال لعبود مہران حتی عبورہ
 مہرا یلی بلاد راسل ملک قصۃ
 من المہند علی جسر عقل کا و
 دابر مستخف بہ لای غنہ و
 لقیہ محمد و المسلمون و هو
 علی خیل و حوله الفیلۃ و معہ
 التکا کورۃ فانتصروہ قتالہ شدید
 لہ یسبح بمثلہ

آج کل یہ مقام خدشاب ضلع بن جوہیلیم دریا کے پاس واقع ہے (تاریخ سندھ ص ۱۰۹)
 سندھ کے مشرقی جانب ایک قلعہ خبریہ میں ہے، یہاں کے ٹھاکر (یاراجہ) کو راسل کہتے ہیں،
 (تاریخ سندھ ص ۵۵)

بروٹن آنے سے پہلے ہی اہل شہر اپنا ایک
گروہ سمیٹ کر حجاج کے پاس بھیج کر حکمت
کر چکے تھے، اور جب محمد پہونچے تو لوگوں
نے انہیں شہر میں عزت کے ساتھ داخل
کیا، اور سردو غیرہ پیش کی اور صلح کی
پابندی کی،

وكان اهلها اجثوا سميين منهم
الى الحجاج فصالحوه فاقاموا المحمد -
العوفه وادخلوه مد يدهم
وفوا بالصلح

محمد جس شہر سے بھی گزرتے اسے فتح کر لیتے
یہاں تک کہ ورن کے پاس ایک دریا پڑا
کیا، وہاں سرسبز جس کے سمیٹے اُن کے
پاس آئے، اور وہاں کے لوگوں کی طرف
سے صلح کر لی محمد نے اُن لوگوں پر خراج
مقرر کیا، پھر سہبان فتح کیا، اور ورن
جا کر وسط علاقہ میں اُترے، داہر کو معلوم
ہوا تو وہ جنگ کے لئے کمر بستہ ہوا، محمد
بن قاسم نے محمد بن مصعب بن عبد الرحمن
ثقفی کو سواروں اور سواری کے ساتھ
کے ساتھ سردو سان بھیجا، وہاں کے

وَجَدَ مُحَمَّدٌ لَا يَمُوتُ
بَدَلُ يَمُوتُ إِلَّا فَتَحَهَا حَتَّى عَدِرَ نَهْرُ
دُونِ مِهْرَانِ فَأَتَا سَمِينَةَ
سَرِيْدَ مِنْ فَصَالِحِ
عَمِنْ خَلْفِهِدْ وَوَضَعَتْ عَلَيْهِمُ
الْخَرَاجَ وَسَادَ إِلَى سَهْبَانَ
فَفَتَحَهَا ثُمَّ سَادَ إِلَى مِهْرَانَ
فَنَزَلَ فِي وَسْطِهِ فَبَلَغَ ذُلَّكَ
دَاهِرُ وَاسْتَعَدَّ لِمُحَارَبَتِهِ وَابْتَدَأَ
مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ مَعَهُ بِنُصَيْبِ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الثَّقَفِيِّ إِلَى

۱۵۰ء اصل یہ نیرون ہے جو سندھ کا ساحلی شہر اور دہلی سے ۵۰ میل پر واقع تھا۔ یہ عربوں کے نزدیک
بہت متہ والوں کا نام تھا (عرب ہند کے تعلقات ص ۲۱۶) سندھ یعنی شہری ویدو اس کے بدھ (دکن تاریخ سندھ)

کی، راجہ واسر کا حاکم وہاں سے بھاگ
گیا، بتانوں کے خادم اور پجاری قتل
کر دیئے گئے، اور فاتح سندھ نے وہاں

مسلمانوں کی آبادی قائم کی، ایک جامع
مسجد بنائی اور ہم ہزار مسلمانوں کو آباد کیا،

محمد بن یحییٰ کا بیان ہے کہ مجھ سے منصوص

ہن حاتم نخوی نے جو آل خالد بن اسید کے غلام

تھے، بیان کیا کہ انھوں نے بت کے منارہ

کی ٹوٹی لکڑی دیکھی ہے، مقصم باللہ کے

دور خلافت میں سندھ کے گورنر عبید بن

اسحاق ضبی نے منارہ کے بالائی حصے ٹھاکر

وہاں قید خانہ تعمیر کیا، اور سکستہ منارہ

کے اینٹ اور پتھروں سے شہر کی مرمت

شروع کر دی، مگر اسے مکمل کرنے سے

پہلے ہی معزول کر دیا گیا، اس کے بعد

ہارون بن ابو خالد مروزی کو حکومت

سپردی گئی، مگر وہ جلد ہی قتل کر دیئے گئے

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ محمد بن قاسم کے

قال محمد بن یحییٰ فذلّی منصوص

بن حاتم الخوی مولیٰ آل خالد بن

اسید انه راى الد قل الذی

کان علی منارة البید مکسورا

وان غلبسته بن اسحاق الضبی

العامل کان علی السند فی خلافة

المقتصر بالله رحمه الله هـ علی

تلک المنارة وجعل فیها سجنًا وابتدا

فی مرمة البید بنة بما نقص من

حجارة تلک المنارة فزل قبل استقامتها

ذلک وولی بعدہ هارون بن ابی

خالد المرور وری فقطل بها،

فالوا واتی محمد بن قاسم الی

(بقیہ حاشیہ ص ۸۹) کرتے تھے، جیسا کہ آگے چل کر بلاذری نے خود اسکی تشریح کر دی ہے،

مُحَمَّدٌ أَنَا مُحَمَّدٌ وَقَدْ خَرَجَ إِلَيْهِ
 فَهَنُ مَهْدٍ حَتَّى رَدَّ هَدًى وَأَمَرَ
 بِالسَّلَامِ لِيَوْمِ فُضِّتِ وَصَعْدَتْ
 عَلَيْهَا الرِّجَالُ وَكَانَ أُولَاهُمْ
 صَعُودًا رَجُلٌ مِنْ مَرَادٍ مِنْ
 أَهْلِ الْكُوفَةِ فَفُتِحَتْ عُنُوقُ
 وَمَكْتُ حُمِدٌ يَقْتُلُ مِنْ فِيهَا
 ثَلَاثَةٌ أَيْ مَرُوحٌ وَهَرَبٌ عَامِلٌ
 دَاهِرٌ عَنْهَا وَقَتْلٌ سَادَ نَابِتٌ
 إِلَيْهِمْ هَمْدٌ وَاخْتِطَ حُمِدٌ لِلْمُسْلِمِينَ
 بِمَا وَبَى مَسْجِدًا وَأَنْزَلَهَا لِدَعَا

ایک مرتبہ حجاج نے محمد کو لکھا کہ تم
 زمین (یعنی) اس طرح نصب کرو کہ اس
 کا ایک پایہ ذرا کم اور مشرقی سمت کے
 قریب ہو جائے، اور اس کے چلانے
 والے کو حکم دو کہ پتھر کے مانند بڑی
 لکڑی کی طرح جس کا تم نے ذکر کیا ہے
 گول بازی کی جائے، پانچ چوبیس گولہ
 باری ہوئی تو وہ بڑی لکڑی ٹوٹ
 گئی، اس کا ٹوٹنا کافروں پر بہت
 گراں گذرا، اور وہ آگے بڑھے، محمد
 نے انہیں شکست دے کر شہر میں پھا
 کر دیا، اور شہر چاہ کی دیوار پر پیر
 لگانے کا حکم دیا، اور مسلمان اس کی
 مدد سے سیرٹھی پر چڑھ گئے، فصیل
 پر سب سے پہلا چڑھے والا کوہ کئے
 قبیلہ مراد کا ایک شخص تھا، اس طرح
 دیل بزدل شہر فتح کیا گیا، اور محمد نے
 تین دن تک شہر میں قتل و خونریزی

قابل جنگ لوگوں کو قتل کیا، ورنہ عورتوں بچوں اور ناقابل جنگ افراد سے مسلمان تعرض نہیں

اطافت بالمیدینۃ وکانت تدور
والمید فیما ذکر وامنارة عظيمة
یتخذ فی بنالهم فیہ صنم لهم
او اصنام لیشرب بها وقد یکن
الصنم فی داخل المنارة ایضاً
وکل شیء اعظموه من طریق
العبادة فهو عند هم بد و الصنم
بد ایضاً وکانت کتب الحاج
ترد علی محمد وکتب محمد ترد
علیه بصفة ما قبله واستطاع
رأیه فیما یعمل به فی کل
ثلاثة ايام فورد علی محمد من
الحجاج کتاب ان انصب العروسی
واقصر منها قائمة ولتکن
مما یلی المشرق ثم ادع
صاحبها فمره ان یقصد
برمیته للدقل الذی وصف
لی فوجی الدقل فکسر فاشتد
طرفة الکفر من ذلک ثوان

متعین کے وسیل میں ایک بڑا تاجانہ تھا،
اس کے گنبد پر کشتی کے تہوار کی طرح
ایک لمبی کڑھی میں ایک سرخ جھنڈا
لگا ہوا تھا، جب ہوا چلتی تو چاروں
طرف لہرانے لگتا، لوگوں کا بیان ہے
کہ تاجانہ ایک بلند امتیاز تھا، اس طرح
کے منارے ہندوستانی اپنے بت کدوں
کی عمارتوں یا ایسے بتوں کے لئے بناتے
ہیں جس کی نسبت سے وہ مشہور ہوتے
ہیں، کبھی بت منارے کے اندر بھی
ہوتا ہے، اور ہر وہ چیز جس کی بطریق
عبادت تعظیم کی جائے اہل ہند کے
یہاں بت کہلاتی ہے، صنم بھی بت
ہوتا ہے، اس زمانہ میں حجاج کے
خطوط محمد کے پاس اور محمد کے حجاج
کے پاس ہر تیسرے دن آتے رہتے
تھے، محمد خطوط میں واقعات کی روایت
اور صورت لکھ کر حجاج کی رائے معلوم
کرتا کہ اس کے مطابق عمل کیا جائے

ایا ماشع اقی قنز پور مفتحھا شو
 اقی ارمائیل مفتحھا و کان محمد
 بن ہارون بن ذراع قد لقیہ
 فانضمدا لینیہ و سارمعه فتوفی
 بالقر بن منھا فن بقبل شعر
 ساد محمد بن القاسم من ارمائیل
 و معہ جہم بن زحر الجعفی فقد
 الد یبل ایومہ ۳۰ الجمعہ و وفاته
 سفن کان حمل فیہا الرجال
 والسلاح والا داتہ فخذ ق
 حین نزل الی یبل و د کزت
 الرماح علی الخنذ ق و نشرت
 الا علاہ و انزل الناس علی
 رایاتھم و نصب بخیقا تھن
 بالعر دس کان یمل فیہا خمس مایہ
 رجل و کان بال یبل بد عظیم
 علیہ دقل طویل و علی الدقل
 رایۃ حمراء اذ اھبت الریاح

بھی جب ملک اگئی تو محمد بن قاسم شیراز
 سے کراں روانہ ہوئے اور وہاں چند دن
 قیام کرنے کے بعد قنز پور پر حملہ کر کے فتح
 کیا پھر ارمائیل بھی فتح کیا یہاں محمد بن
 ہارون بن ذراع کا انتقال ہو گیا وہ
 اس ملک میں تھے جو بعد کو شیراز بھی تھی
 اور محمد بن قاسم کے لشکر سے مل گئی تھی
 انھیں قبلی میں دفن کر کے محمد بن قاسم
 جہم بن زحر جعفی کو ساتھ لے کر ارمائیل
 سے روانہ ہوئے اور جہم کو سندھ پہنچے
 یہاں ہخاندوں کی وہ ملک بھی پہنچ
 گئی جن میں ذہیں ہتیار اور سد او
 دوسرے جنگی سامان تھے محمد نے یبل
 آتے ہی خندق کھودی اور اُس کے
 کنارے نیزے نصب کر کے اُن پر پرچم
 لہرائے پھر لوگوں کو اُن کے جھنڈوں
 تلے کر کے عودس نام ایک منہنی نصب
 کی جس کو چلانے کے لئے ۵۰۰ آدمی

لے کر ان کی سرحد پر ایک شہر جو ہندو کے نزدیک ہے اور اس کے دوسرے کنارے پر بیابان ہے

وعلى مقدمته ابوالاسود جهم
 بن زحر الجعفی فردک الیه وعقد
 له ثغر السند وضم الیه ستة
 الاف من جند اهل الشام و
 خلقا من غیرهم وجهزة کل
 ما احتاج الیه حتی الخیوط والمسا
 واهرة ان یقیم لبشیرا زحی یتنا
 الیه اصحابه ویوافیه ماعدا
 وعین الحجاج الی القطن المحلوج
 فتقع فی الخلل الخمر الحاذق ثم
 جفف فی الظل فقال اذا صیر
 الی السند فان الخلل بها ضیق
 فانقعوا هذا القطن فی الماء
 ثم اطبخوا به واصطبغوا و
 یقال ان محمد الماصد الی
 التخرکت بشکو ضیق الخلل
 علیهم فبعث الیه بالقطن
 المنقوع فی الخلل فسار محمد بن
 القاسم الی مکران فاناه بها

جانے کا حکم دے چکا تھا اور ان کے
 مقدمہ ابجیش پر جهم بن زحر جعفی کو شیخ
 کر چکا تھا مگر بدلی کے قتل ہونے کے بعد
 انہیں رسے جانے سے روک دیا اور سند
 کی سرحد کا علم عطا کیا اور شام او
 بعض دوسرے مقامات کی چھ ہزار تو
 ان کے ساتھ کیں اور اس کے لئے جملہ
 ضروری سامان یہاں تک کہ سوئی،
 دھاگہ بھی ساتھ کر دیا اور کل ساتھیوں
 اور سامان کے پہونچے تک شیراز میں
 روکے رہنے کا حکم دیا اور روئی سر کے
 میں ترکہ کے اس کو سکھا کر دیا اور کما
 سر کہ سندھ میں کیا ہے جب اسکی
 ضرورت ہو تو اس روئی کو پانی میں
 ڈال کر پکا لو اور سر کہ نکال کر اس کو
 استعمال کرو ایک روایت یہ ہے کہ
 محمد بن قاسم جب سرحد پر پہنچا تو حجاج
 کے پاس سر کہ کی کمی کی شکایت لکھی اس
 نے روئی سر کہ میں تر پھر خشک کر کے

بن طهفة الجلی وهو بعمان
 ابن یسیر الی الد یبل فلیما
 یقیم فیقر به فریسه فاطاف
 بته العد و فقتلوه و قال
 بعضهم قتلہ زط البدھة
 قال انما سمیت هذه الجزیرة
 جزیرة الیا قوت لحسن وجوه
 کسائھا،

دائر نے جواب دیا کہ انھیں بحری قزاقوں
 نے پکڑا ہے جو میرے بس سے باہر ہیں،
 یہ جواب سن کر حجاج نے عبید اللہ بن
 بنحان کو دیبل پر حملہ کئے بھیجا، مگر
 وہ قتل ہو گئے، ان کے بعد حجاج نے
 بدیل بن طہفہ کو جو عمان میں تھے دیبل
 جانے کا حکم دیا، وہ حکم پاتے ہی پہنچ
 گئے، مگر عین میدان جنگ میں ان کا
 گھوڑا بدکا اور دشمنوں نے انھیں گھیر کر
 قتل کر دیا، بعض لوگ کہتے ہیں کہ بد
 جاٹوں نے بدیل کو قتل کیا تھا، اس
 جزیرے کو جزیرۃ الیا قوت اس لئے کہتے
 ہیں کہ یہاں کی عورتوں کے چہرے نہایت
 حسین ہوتے ہیں،

ثم ولی الحجاج محمد بن القاسم
 بن محمد بن الحکم بن ابی عقیل
 فی ایاد الولید بن عبد الملک
 فخر السند و کان عمن بفاویا
 وقد امره ان یسیر الی الری

اس کے بعد ولید بن عبد الملک
 کے زمانہ خلافت میں حجاج نے محمد بن
 قاسم بن محمد بن حکم بن ابی عقیل کو ولی
 بنا کر سندھ روانہ کیا، محمد اس وقت
 فارس میں تھے، اور حجاج انھیں سے

ثم استعمل الحجاج بن
 معاوية بن وهب بن هارون بن ذراع
 النمري فاهوى الى الحجاج
 في ولايته ملك جزيرة الياقوت
 نسوة ولدان في بلاد مسلمة
 ومات اباؤهم وكانوا تجارا
 فاداد القريب بومن فعرض
 السفينة التي كن فيها قوم من
 ميد الدبيل في بوارج فاخذوا
 السفينة بما فيها قنادل امر
 منهم وكانت من بني يربوع
 يا حجاج اوبلغ الحجاج ذلك فقال
 يا البياض فارسل الى داهر يسأله
 تخليمة النسوة فقال انما اخذ
 لصوص لا اقدر عليهم فاعني
 الحجاج عبدا لله بن بھان
 الدبيل فقتل فكتب الى دبيل

حجاج کے بعد حجاج نے محمد بن ہارون
 ابن ذراع نمري کو سرحد پر بھیجا، نمري کے
 زمانہ ولایت میں جزیرہ یاقوت کے
 نے حجاج کے پاس کچھ عورتیں بھیجیں
 یہ عورتیں مسلمان تھیں اور اسی راجہ کے
 ملک میں پیدا ہوئی تھیں، ان کے آبا
 واجداد یہاں تجارت کرتے تھے، اور
 یہیں فوت ہو گئے تھے، راجہ نے حجاج
 کو خوش کرنے کے لئے ان عورتوں کو
 بھیجا تھا، جس کشتی میں یہ سوداگر تین دہل
 کے میدوں نے جو جنگی کشتیوں پر سودا
 تھے ان کشتیوں اور اس کے کل سامان
 پر قبضہ کر لیا، قبیلہ بنی یربوع کی ایک
 عورت نے حجاج کی دہائی دی، حجاج
 کو جب یہ خبر معلوم ہوئی تو اس نے جواب
 میں کہا میں آیا، اور راجہ داس کے پاس
 کھلا بھیجا کہ وہ عورتوں کو چھڑا کر بھیجے

یعنی لٹکا اسے جزیرہ یاقوت کے جانے کا ایک سبب تو خود بلا ذریعہ نے اس کے بیان کیا ہے دوسری وجہ یہ ہے
 کہ یہاں ہیرے اور جواہرات کی پیداوار بکثرت ہوتی تھی،

.. واهل البوقان اليوم

وقد بنى عمران بن موسى بن

يحيى بن خالد البرمكى بهامدنية

سماها البضاء وذلك فى خلافة

المعتصم بالله ولما ولى الحاج

بن يوسف بن الحكم بن ابى

عقيل الثقفى العراق ولى سعيد

بن اسلم بن زرعة الكلابى

مكران وذلك الثغر فخرج عليه

معاوية ومحمد ابنا الحارث

العلافان قتل وغلب لفلان

على الشز..... فولى الحاج عجا

بن سمرامتى ذلك الثغر فخرج

جماعة فغلبه وفقه طوائف من

قذايل ثم اتم فتحا عجل بن

القاسم ومات جماعة بعد سنة

بمكران.....

پر مقرر کئے گئے تھے..... بوقان کے

بائندے آج کل مسلمان ہیں عمران

ابن موسیٰ بن یحییٰ بن خالد برمکی نے

معتصم بائندہ کے عہد خلافت میں یہاں

ایک شہر آباد کیا تھا، اور اس کا نام

البیضاء رکھا تھا، جب حاج بن یوسف

ابن حکم بن ابوعقیل ثقفی عراق کا گورنر

مقرر ہوا، تو اس نے سعید بن اسلم بن

زرعہ کلابی کو مکران اور اس سرحد پر

امور کیا، حارث علانی کے بیٹے معاویہ

اور محمد نے سعید کے خلاف بغاوت

کر کے اسے قتل کر دیا، اور خود سرحد پر

قابض ہو گئے، اسے حاج

جماعہ بن سمرامی کو اس سرحد کا گورنر

بنایا، جماعہ نے حملہ کر کے مال غنیمت

حاصل کیا، اور قذایل کے کچھ حصے فتح

کئے، سرحد کی فتوحات کو بعد میں

محمد بن قاسم نے تکمیل تک پہنچایا،

اور جماعہ سے ایک سال بعد مکران میں

بوقان

العبدی و یکنی ابلا شغت تغر
 الہند فخر البوقان والقیقان
 فظفر المسلمون وغنوا و
 بث السرایانی بلادہم وفتح
 قصد اروسباہا وکان سنا
 قد فتحہا لان اہلہا انتقضوا
 وبہامات.....

بابی الاشعث کو ہند کی سرحد کا حاکم بنایا
 انھوں نے بوقان اور قلات پر حملہ کیا اس
 حملہ میں مسلمانوں کو کامیابی ہوئی اور
 مال غنیمت ہاتھ آیا، ابوالاشعث نے
 مختلف اطراف میں دستے پھیلا دیے
 اور قصد ارنج کر کے قیدیوں کو گرفتار
 کیا، اس سے پہلے سنان قصد ارنج
 کر چکے تھے، مگر وہاں کے لوگ
 باغی ہو گئے تھے، اس لئے دوبارہ اشعث
 کو فوج کشی کرنی پڑی (سنان کا قصد
 ہی میں انتقال ہوا).....

ثرولی عبد اللہ بن زیاد
 ابن حری الباہلی ففتح اللہ
 تلک البلاد علی یدہ وقاتل
 بہا قتلاً شدیداً وظفر و
 غلہ وقال قوم ان عبد اللہ
 بن زیاد ولی سنان بن مسلمہ
 وکان حری علی سراہا.....

پھر عبید اللہ بن زیاد نے ابن حری
 بابلی کو گورنر بنایا، اللہ تعالیٰ نے اُن کے
 ہاتھ پر ان ممالک کو فتح کر دیا، ابن حری
 کو بہت سخت جنگ کرنی پڑی، اور
 آخر میں فتح ہوئی، اور مال غنیمت
 بعض لوگوں کا بیان ہے کہ عبید اللہ
 ابن زیاد نے سنان بن مسلمہ کو اس علاقہ
 کا والی بنایا تھا، اور حری فوجی دستوں

اخذ علی حری کہن الی الود زبار
 من اراض سبستان الی
 المند مند فنزل کش و قطع
 المفاذۃ حتی اقی القند ہار
 فقاتل اہلہا فہزمہم فقتلہم
 وفتحہا بعد ان اصیب رجال
 من المسلمین وراعی قلائد
 اہلہا طوا لا فعل علیہا
 فسمیت العبادۃ و قال ابن
 مفرغ ۱۔

کہ بالجوہ و وارضا ہند من
 و من سرائیک قتل لاہم قتل

بقند ہار و من تکتب منیۃ
 بقند ہار و جہد و فہ الخبرا

ثمدولی زیاد المند و بن الجا

پھر کز کی سمت سے سبستان میں روڈ بنا
 تک اور ہند مند تک بڑھ گئے اور کش
 میں مقام کیا، اور صحرا طے کر کے قند ہار
 پہنچے، قند ہار و اون نے جنگ کی مگر
 عباد نے ان کو شکست دی، اور بہت
 سے مسلمان کے کام آنے کے بعد قند ہار
 فتح ہوا، عباد نے وہاں لوگوں کی بسی
 ٹوپیاں دیکھ کر اسی قسم کی ٹوپیاں بنوا
 اسی لئے ان ٹوپوں کا نام عبادیہ پڑ گیا،
 ابن مفرغ شاعر نے کہا ہے:

(سخت گرم علاقوں اور سرزمین ہند
 میں کتنے بہادر اور سردار شہید ہوئے مگر
 انہیں قبر نصیب نہ ہوئی)

(یعنی قند ہار میں جس کی موت تقد
 ہو تو سمجھنا چاہئے کہ اس کی کوئی خبر
 نزل سکے گی)

پھر زیاد نے مندر بن جا رو لکنی

۱۔ سبستان کا مشہور دیا جسے یاقوت نے ہزارندیوں والا دریا اور کتابت کی غلطی کی وجہ سے ہند مند
 بھی کہتے تھے اور آج کل زیادہ تر ہند بولا جاتا ہے،

شاعر نے طلاق کی قسم دلانے کے
مستحق کہا ہے :

میں نے ہذیل کو ایک نئی طرح کی قسم
کھاتے دیکھا کہ بغیر ہر اوکٹے عورتوں پر
طلاق کی قسمیں کھا رہے ہیں،

ابن کلبی کا بیان ہے کہ مکران کو
حکیم بن جبلة عبدی نے فتح کیا، ابن
محق کے بعد نہ یاد دے راشد بن عمرو
ابجدی ازوی کو سرحد پر مقرر کیا
وہ مکران آئے قلات پر حملہ کیا، اور
فقیاب ہوئے، پھر میدوں کی طرف
بڑھے اور قتل کر دیئے گئے، ان کے قتل
ہو جانے کے بعد سنان بن سلمہ نے انتظام
اپنے ہاتھ میں لے لیا، اور زبانی ان
عباد بن زیاد نے سجستان سے ہند
کی سرحد پر حملہ کیا، اور ساروڑ پہنچے،

رأيت هذا أحد ثلث فيمنها
طلاق نساء ما شيق لها فمولا

وقال ابن الكلبي كان الذي
فتح حليم بن جبلة العبدى ثم
استعمل زياد على الثغر وراشد
بن عمرو والجدي من الازد
فأتى مكران ثم غزا القيقان فظفر
ثم غزا الميذ فقتل وقاهر بامر
الذاس سنان بن سلمة فزلا
زياد الثغر فاقاهر به سنتين،

وغزا عباد بن زياد ثغر الهند
من سجستان فأتى سناد وذر

مکران کی دلائی
مکران کی دلائی

۱۔ ہشام کلبی (متوفی ۱۸۵ھ) یعنی ابو المنذر ہشام بن محمد بن سائب بن بشر بن عمرو کلبی جو کوفہ کا رہنے والا
اور انساب اعلام اور ثقائع عرب کا مشہور عالم اور متعدد کتابوں کا مصنف جن میں کتاب الاعننام بہت مشہور ہے،
۲۔ دیاہ ہند کی ایک شاخ کا نام ہے (جغرافیہ خلافت مشرقی ص ۱۱۵) اور اس سے غالباً دیاہے ٹاکس مراد ہے
(تاریخ ہند)

الیہ خیلایقمانیہ واقارعدنہ
تدرجہم الی القیقان فاستجاشوا
التوک فقتلوه وفیہ یقول
الشاعر:

حاصل کیا اور اسے حضرت معاویہ کے
پاس لائے اور طلاق گھوڑے بھی تہ
پیش کئے، چند دنوں ان کے پاس قیام
کر کے پھر طلاق واپس چلے گئے مگر
قتلاتوں نے ترکوں کی فوج جمع کر کے
انہیں قتل کر دیا، ان کے متعلق ایک
شاعر کہتا ہے:

اور ابن سیار جہ فوج کشی کے وقت
ہمیشہ اپنا باد چرخ خانہ گرم رکھتا ہے او
دشمنوں کو تر تیغ کرتا ہے،

اس کے بعد زیاد بن ابی سفیان نے
سنان بن سلیہ محبت بڑی کو امیر معاویہ
کے زمانہ ہی میں والی بنایا، سنان
صاحب فضل عبادت گزار اور پہلے
شخص تھے جنہوں نے فوج کو بڑ دلی
سے بچانے کے لئے طلاق کی قسم دی
اور مکران پر زور قوت فتح کر کے اسے
شہر بنایا، اور وہاں قیام کر کے
شہروں کا نظم و نسق درست کیا، ایک

وابن سواد علی عداتہ
موقد اسناد و قتال الشعب

دولی زیاد بن ابی سفیان
فی آیاہ معاویہ سنان بن سلمہ
الحیق الہمدلی وکان فاملا
ماتہا و ہوا ول من ا حلف الجند
بالطلاق فاقی الشرف ففقم کردان
عنوة و مصرھا و اقاہ بہا و
ضبط البلاد و فیہ یقول الشاعر

کی اور سب کام آئے، مہلب نے کہا
مجموع تراذوں سے زیادہ پھرتی اور
مسند ہی کے حقدار ہیں، پھر انگوٹھ پر

سجایا

گھوڑے کی دم کاٹنے
واسے مسلمانوں میں یہ پہلے شخص تھے

نبیہ کی جنگ کے متعلق ازدی

شاعر کہتا ہے

کیا تم نے نہیں دیکھا جس رات کو
قبیلہ ازد نے نبیہ پر حملہ کیا تو یہی لوگ
مہلب کی فوج کے سب سے بہتر سپاہی تھے

پھر عبد اللہ بن عامر نے امیر معاویہ
ہی کے زمانہ میں عبد اللہ بن سوار عبد
کو ہند کی سرحد کا گورنر بنایا اور یہ

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ خود حضرت معاویہ
نے عبد اللہ کو گورنر مقرر کیا تھا،
عبد اللہ نے قلات پر حملہ کر کے غنیمت

فکان اول من حذفها من
المسلمین.

وفی بنیۃ یقول الازدی:

المعتر ان الازد لیلۃ بنیۃ
بنیۃ کا نواخیر حبیش المہلب

ثم ولی عبد الله بن عامر

فی زمن معاویۃ بن ابی سفیان

عبد الله بن سوار العبدی و یقال

ولا معاویۃ من قبلہ ثغر

الهند فخر المقتان غاصب

منعنا ثم وفد الی معاویۃ

۱۵ ترکوں کے جو گھوڑے ال غنیمت میں لے گئے وہ دم بریدہ تھے، یہ طرز مہلب کو بہت پسند آیا، اور
انھوں نے حکم دیا کہ تمام لشکر کے گھوڑے بھی اسی طرح کر دیے جائیں کیونکہ اس عہد میں عرب اپنے
گھوڑوں کے نہال کاٹتے تھے، اور نہ دیں،

وسبیا وقسم فی یوم واحد لف
 راس ثوانه قتل ومن معه
 بارض القیقان الا قلیلا وکان
 مقتله فی سنة ۴۲ والقیقان
 من بلاد السند ممایلی خولسا
 ثدغزا ذلک الثغر المہلب
 ابی صفرة فی ایاہ معاویة سنة
 ۴۴ فاتی بنتہ والاھوار وھابین
 الملتان وکابل فلقیہ العدو
 فقاتلہ ومن معه ولقی المہلب
 ببلاد القیقان ثمانیۃ عشر فارسا
 من التزک علی خیل محد دفه
 فقاتلوا فقتلوا جمیعا فقال
 المہلب ما جعل ھتولاء
 الاعاجم ادلی بالمشیر منا فخذن
 الحیل

قیدیوں کی تعداد اتنی تھی کہ ایک دن
 میں ایک ہزار تقسیم کئے گئے، لیکن پھر وہ
 اور ان کے اکثر ساتھی ثلاث میں قتل
 کر ڈالے گئے اور جن تھوڑے سے زندہ
 بچے، حادثہ کا حادثہ قتل ۴۲ء میں
 پیش آیا اور ثلاث خراسان کے قریب
 ہی سندھ کا شہر ہے، پھر ۴۴ء میں
 مہلب بن ابی صفرة نے حضرت امیر
 معاویہؓ کے زمانہ میں اس سرحد پر لشکر
 کشی کی اور بنتہ اور اٹھواڑ تک پہنچ
 گئے یہ دونوں شہر کابل اور غمان کے
 درمیان میں ہیں دشمنوں سے مقابلہ
 ہوا، مہلب نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ
 ان سے جنگ کی، ثلاث میں انہیں
 ۸۰ ترک سوار ملے جو دم بریدہ گھوڑوں
 پر سوار تھے، انھوں نے مہلب سے جنگ

ملے، بادری نے بنتہ اور اٹھواڑ کو کابل اور غمان کے درمیان بتایا ہے، اس لئے مہلب موجودہ نقشے کے
 مطابق کابل اور پشاور (جو اس وقت سندھ کے علاقے تھے) کی درمیانی گھاٹیوں (درہ خیبر) کو طے کر کے
 سرزمینِ سندھ میں پہنچے،

ضاعوا وان كثر و اجاعوا
فقال لئ عثمان آخا بواحد ساج
قال بل خا برفلو يغرها احداً

عثمانؓ کے پاس بھیج دیا، حضرت عثمانؓ
نے پوچھا اس ملک کا کیا حال ہے جو
دیا، امیر المومنینؓ میں نے خوب چل پھر
کر معلوم کیا ہے، حضرت عثمانؓ نے کہا
مجھ سے اس کی کیفیت بیان کر دوئے
وہاں پانی کم، پھل خراب، اور چربیا
ہیں، اگر فوج کم ہو تو ملک و مہر باد
ہو جائے اور زیادہ ہو تو بھوک مر جائے،
حضرت عثمانؓ نے کہا یہ تم حال بیان
کر رہے ہو یا فانیہ بندی کا مظاہرہ کر رہے
ہو، بولے امیر المومنینؓ صورت حال سے
مطلع کر رہا ہوں، حضرت عثمانؓ نے یہ حال
سن کر کسی کو فوج کشی کے لئے نہیں بھیجا،

لیکن ۳۸ھ کے اواخر یا ۳۹ھ
کے اوائل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ
کی خلافت کے زمانہ میں حارث بن
مرہ عجمی نے اُن کی اجازت سے اس
سرحد پر رضا کارانہ حملہ کیا، اُن کو فتح
حاصل ہوئی، اور کثیر مالی غنیمت ہاتھ آئی

فلما كان آخ سنة ۳۸
و أوّل سنة ۳۹ فی خلافت علی
بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
توجّه الی ذلک الشغل الحارث
ابن مرّة العجمی متطوعاً
باذن علی فظفر و اصاب غنائماً

الی بروص ووجه اخا المغيرة
بن ابی العاصی الی خور الدیل
فلقی العدن و فظفر۔

فلما ولی عثمان بن عفان
رضی اللہ عنہ و ولی عبد اللہ
بن عامر بن کریر العراق کتب
الیہ یا مریض ان یوجه الی ثغر
الهند من یعلم علمہ و ینصرف
الیہ بنجرہ فوجه حکیم بن
جبلۃ العبدی فلما سرجع
اورفدۃ الی عثمان فسالہ عن
حال البلاد فقال یا امیر المؤمنین
قد عرفتها و تفرقتها قال فصفها
لی و قال ماؤها و شل و ثمرها
رقل و لصها بطل ان قل لحشی

ہو گئے ہوتے تو میں تمہاری قوم سے
ایسے ہی آدمی لے لیتا، حکم نے اپنے
بھائی مغیرہ کو خلیج دیل کی طرف
بھیج کر خود بھر دھچ پر چڑھائی کی
دشمن سے مقابلہ میں کامیاب ہوئے
جب حضرت عثمان بن عفان
رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور عبد اللہ
بن عامر بن کریر کو عراق کا گورنر بنایا
تو ان کے پاس یہ فرمان بھیجا کہ ہندوستان
کی سرحد کے حالات معلوم کرنے کے لئے
کسی آدمی کو بھیجو جو واپس آنے کے بعد
مجھے بھی وہاں کے حالات سے آگاہ
کرے، اس فرمان کی تعمیل میں
عبد اللہ نے حکیم بن جبلہ عبدی کو
دینی ان کی سرکردگی میں ایک دستہ
ہندو ہند کی طرف بھیجا جب حکیم پس
ہوئے تو عبد اللہ نے انہی کو حضرت

سے یعنی تمہاری قوم بھر سے معاوضہ لیتا ہے بھر دھچ گجرات کا مشہور نذر گاد ہے افندیہ عربوں
کا گجرات پر دوسرا اور سندھ پر پہلا حملہ تھا،

فتوح البلدان

اخبرنا علی بن محمد بن
 عبد اللہ بن ابی سیف قال
 ولی عمر بن الخطاب رضی اللہ
 عنہ عثمان بن ابی العاص ثقفی
 البحرین و عمان سنۃ ۵۰ فوجه
 اخاه الحکم الی البحرین و مضی
 الی عمان فاقطع حبشیا الی تانہ
 فلما رجع الجیش کتب الی عمر
 یعلمہ ذلک فکتب الیہ عمر
 یا اخا ثقیف حملت دودا علی
 عود وانی اخلت باللہ الوا
 اصیبوا لا خذت من قومک
 مثلہم ووجه الحکم ایضا
 علی بن محمد بن عبد اللہ بن ابی سیف نے
 ہمیں بتایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی
 اللہ عنہ نے سنہ ۵۰ھ میں عثمان بن ابی
 العاص ثقفی کو بحرین اور عمان کی ولا
 پر مقرر کیا، عثمان ثقفی نے اپنے بھائی
 حکم کو بحرین بھیجا، اور خود عمان جا کر
 ایک لشکر تھانہ کی طرف روانہ کیا،
 وہ لشکر جب وہاں سے (کامیاب)
 واپس آیا تو انھوں نے حضرت عمر کو
 اس کی اطلاع دی، حضرت عمرؓ نے
 جواب میں تحریر فرمایا کہ ثقیف کے
 بھائی تم نے تو ایک کیڑے کو لکڑی
 پر چڑھا دیا بخدا اگر وہ لوگ ہلاک

یعنی تھانہ مشہور بندر گاہ جو گجرات اور کوکن بھی کی سرحد پر واقع ہے ایہ عربوں کا گجرات بلکہ ہندو

بلاذری

المتوفی ۳۷۹ھ مطابق ۹۲۷ء

بلاذری کا نام احمد بن یحییٰ بن جعفر اور کنیت ابو جعفر یا ابو الحسن تھی، بغداد کا رہنے والا اور عباسی خلفاء متوکل، مستعین اور معتز کے دربار میں باریاب تھا، جغرافیہ، تاریخ، ادب، روایات و انساب کا ماہر اور شاعر بھی تھا فارسی زبان سے اچھی طرح واقف اور فارسی سے عربی میں کتابوں کا ترجمہ کرتا تھا، اس کی مشہور کتابوں میں انساب الاشراف و اخبار ہم ۲۰ جلدوں میں تمام اور دوسری فتوح البلدان ہے جس میں اسلامی فتوحات کا ذکر ہے، اور اس سلسلہ میں اس نے سندھ پر مسلمانوں کے حملوں کا مفصل تذکرہ اور یہاں کے متعلق بعض سیاسی اور تاریخی ملاحظات بھی بیان کئے ہیں، یہ کتاب یورپ اور مصر دونوں جگہوں سے شائع ہو چکی ہے، ۳۷۹ھ میں اس وفات پائی،

نسأهم اذا جلسوا لمن
 دخل اليهم من اهل بلدهم
 وغيرهم لا يحجب عن النظر
 اليهم -
 (ص ۵۴ تا ۵۷)

جب ملکی یا غیر ملکی لوگ آتے ہیں
 تو وہ اُن سے اپنی رانیوں کا
 پردہ نہیں کراتے، بلکہ جو بھی
 دربار میں پہنچ جاتا ہے، انھیں
 دیکھ لیتا ہے،

النارجیل سفاو لیم عمل منه
 کھیٹہ الغضار والصحاف
 فاذا احضر الغدا آكلوا الطاء
 فی ذالک الخوص المسفوف
 فاذا فرغوا من غدا التهم وحی
 بتلك المائدة والغضار
 والمسفوف من الخوص حما
 بقى من الطعام الى الماء و
 استلقوا من غدا هم مثله
 وكان یحمل الى الهند فی القديس
 الدنا نیر السندیة فیباع الدینا
 بثلاثة دنانیر وما زاد ویحیل
 الیهم الرمد الذی یرد من
 مصر مرکبا فی الخوا یتهم بمصونا
 فی الحقائق ویحیل البسند وهو
 المرجان وحجوة یقال لیه اللحنج
 ثوب کوبه واکثر ملوکهم یظهرون
 جب کھانا آتا ہے، تو وہ اسی چھال
 کے بنے ہوئے برتن میں کھاتے ہیں
 کھانے سے فارغ ہونے کے بعد وہ
 دسرخوان اور چھال کی تھالی اور بچا ہوا
 کھانا پانی میں پھینک دیا جاتا ہے
 دوسرے دن پھر نیا تھال بنایا جاتا
 ہے، قدیم زمانے میں ہندوستان
 میں سندھی ذائیر برآمد کئے جاتے
 تھے۔ اور ایک دینار تین یا اس
 سے زائد دینار میں فروخت کیا
 جاتا تھا، ان کے یہاں مسک کارڑ
 بھی انگوٹھیوں میں جڑا ہوا آتا
 تھا جو ڈبوں میں بند ہوتی تھیں
 بسد یعنی مرجان اور جو جے و سنج
 کہتے تھے، و سنج بھی برآمد ہوتی تھی
 مگر اب لوگوں نے اسے ترک کر دیا
 یہاں کے اکثر راجاؤں کے دربار میں

بسد اور حج کی تشریح مصنف نے خود ہی کر دی ہے، یہ دونوں دراصل جواہرات
 بیرون کی تھیں ہیں۔

رہتی ہے، اور ہاتھ میں مور کے پر کا چتر
(چھتر) ہوتا ہے جس سے وہ اور اس
کے ارد گرد کے ساتھی دھوپ سے
بچتے ہیں،

قد استتر بہا و فی یدہ شئ
یعرف بالچترتہ وہی مظللہ
من ریش الطواولیس یاخذھا
بیدہ فیلتقی بہا الشمس و
اصحابہ محمد قون بہ -

یہاں ایک گروہ ایسا بھی ہے
جس کے دو فرد ایک برتن میں ایک ساتھ
مل کر اور ایک دسترخوان پر کھانا نہیں
کھاتے، اور وہ اسے بڑے عیب کی
چیز سمجھتے ہیں ان لوگوں کا ایک گروہ سواڈوں
پر مشتمل تھا، جب سیرات آیا اور ایک
بڑے تاجر نے ان کی دعوت کی تو ہر
شخص کے لئے الگ الگ تھالی فراہم
کرنی پڑی، تاکہ وہ اس میں تنہا
بلا شرکت غیرے کھا سکیں،

ومنہم صنف لا یاکل اثنا
منہم فی غصاة واحدة و
لا علی مائدة واحدة یجدو
ذلک عیبا فاحشا فاذا وردوا
سیرات فدعاهم وجہ من
وجہ التجار وکانوا مایة نفس
اودونہما و فوقہما احتاج ان
یضع بین یدی کل رجل منہم
طبقا فیہ مایا کملہ لا یشارکہ
فیہ سواک،

وہاں کے راجاؤں اور امیروں کیلئے
روزانہ دسترخوان اور ناریل کی چھال
کا تھالی سا کوئی برتن بنایا جاتا ہے،

واما ملوکھد فی بلادہم
ووجوہہم فاندہ یتخذ لہم فی
کل یوم موائد لیست خاص

۱۰ ایسا چھوت چھات کی وجہ سے کرتے تھے،

الطواويس وخرشات ارضه
 الزباد وظباء المسك وما
 لا يحصىه احد لكثرة خيره
 (ص ۱۳۴، ۱۳۸)

پودے ہوتے ہیں، پرندوں میں طوطے۔
 جیسے خوش اکان، اور مور جیسے خوشنا
 پرند ہوتے ہیں، اس کی زمین کا فضلہ
 زیادہ (ایک جانور کا خوشبودار پسینہ) اور
 مشک والے ہرن اور اس قسم کی بہت
 سی عمدہ چیزیں ہوتی ہیں، جن کا شمار
 نہیں کیا جاسکتا،

وبلوک الهند تلبس الاقم
 من الجوهر النفیس فی آذانہما
 المركب فی الذهب وتضع فی
 اعناقہما القلائد النفیسۃ
 المشتملۃ علی فاخر الجوهر الاخر
 والاخضر واللؤلؤ ما یعظم
 قیمته ولجللہ مقدارک وهو
 الیوم کنوزہم ودخائرہم و
 تلبسہ قوادہم ووجوہہم و
 والرئیس منہم ویرکب علی
 عنق رجل منہم وعلیہ فوطۃ

ہندوستان کے راجہ اپنے کانوں
 ایسے سونے کے بائے جن میں بڑے قیمتی جواہر
 اور موتی ہوتے ہیں، اور گلے میں بیش
 قیمت الے پینتے ہیں، جن میں عمدہ قسم
 کے موتی اور سرخ و زرد رنگ کے جواہر
 ہوتے ہیں، اور یہی موتی اور جواہرات
 ان کی دولت اور خزانہ ہیں، یہ زیورات
 فوجوں کے سپہ سالار اور افسر بھی پہنتے
 ہیں، یہاں کے امراء آدمیوں کی گردن
 پر سوار ہوتے ہیں، اور اس کی گردن پر
 ایک رومال ہوتا ہے جس سے وہ چھپی

تاجرانِ خادموں سے اس عود کو خریدتے

۵۶

ہندوستان میں ایسے عابد بھی ہیں
جو اپنی شریعت کے پابند اور سمندر کے
کنارے واقع جزیروں میں جا کر ناریل کی
کاشت کرتے ہیں، اور اس کا پانی
نکال کر بیچتے ہیں، جہتیں وہاں سے گزرنے
والے جہاز خریدتے ہیں،

اس سمندر (جو ہند کے دائیں جانب
عمان کی طرف ہے) کا حال بحر ہند اور
چین جیسا نہیں ہے، کیونکہ بحر ہند میں
موتی اور عنبر ہوتا ہے، اس کے پہاڑوں
میں جو امیرات اور سونے کی کانیں ہیں،
وہاں کے چوپایوں کے منہ میں عاج
(ہاتھی کے دانت) ہوتے ہیں، اس
کازمین میں آنبوس، بقم، ہید، عود
کافور، جوزبوا (جائے پھل) لونگ،
صندل اور دوسرے پاکیزہ اور خوشبودار

وبالہند عباد فی شرایعہم
يقصدون الى الجزایر التي تحد
في البحر غیر سون بها النارجیل
ومیتنبطون بها المسیاء
للاجوان یجتاز بها المراكب قتال
منها - (صف ۱۲۹-۱۳۰)

ولیس بحر الہند والصین
الذی فی بطنہ اللؤلؤ والعنبر
وفی جبالہ الجوهر ومعادن
الذہب وفی افواجا ذواہ
العاج وفی منایة الانبوس
والبقم والخیزران وشجر العود
والکافور والجوزبوا والقمر نقل
والصندل وسائر الافواجا
الطیبة الذکیہ وطیور
الففافی یعنی البغاوت و

یعنی بحرِ احرار یعنی ہاتھی

بالزء

بہا اهل الهند وغيرهم من
سائر الملل ممن يتجاوز في
دينه فتمكن من نفسه باجوة
معلومة وكلما اجتمع لها شئ
من ذلك دفعته الى سدنة
الصنم يصرف في عمادة الهيكل
.....
..... فاما الصنم المحدث
بالمولتان وهو قريب المنصورة
فانه يقصد من مسيرة اشهر
كثيرة ويحمل الرجل منهم
العود الهندى القامرولى وقامرو
بلد يكون فيه فاخر العود حتى
ياقن به الى هذا الصنم فيدفعه
الى السدنة ليجود الصنم ومن
هذا العود ما قيمة المئاة منه
ما يتا ديتا درجما ختم عليه
فانطبع الخاتم فيه للسدنة
فالنجا ديتا عودنه من هوكا

کو ٹھہرایا جاتا کہ اس کے پاس جب کوئی
ہندوستانی یا کسی دوسری ملت کے لوگ
گزرے تو وہ ان سے ایک تین اجرت لیکر
انہیں متع ہونے کا موقع دے، اور جب
اس کے پاس کچھ رقم جمع ہو جاتی ہے تو
وہ اسے تھانہ کے مصارف کے لئے پکار پو
کے سپرد کر دیتی ہے،
منصورہ کے قریب تمان میں جو مشہور ہے
اس کی زیارت (یا ذرا) کے لئے
لوگ کئی کئی مہینہ کا سفر طے کر کے آتے
ہیں، اور اپنے ساتھ مشہور عود ہندی
قامرونی لاتے ہیں، قامرون ایک شہر
ہے جہاں عمدہ قسم کا عود پیدا ہوتا ہے
لوگ اسے بت پرستوں کے لئے لاتے ہیں
اور منتوں کے حوالہ کر دیتے ہیں بعض
اقسام کے ایک من عود کی قیمت دو سو
دینار ہوتی ہے، اس کی بعض قسمیں
نرم ہوتی ہیں کہ اگر ان پر انگوٹھی سے
مرنگائی جاتی تو اس کی چھاپ آ جاتی

والہند ضرب من الشیخ
 یقر بون بہار عموالی خالقہم
 جل اللہ وعز عما یقول الظالمون
 عوا کبیرا منها ان الرجل یتبی
 فی طرقہم الخان السالطہ و
 یقیم فیہ بقلا یتباع المجتازون
 منہ حاجتہم و تقام فی الخان
 فاجتمع من نساء الہند یجری
 علیہا النال منہا المجتازون و
 ذاک عند ہما مینا بون
 علیہ (دس ۱۲۸)

والہند خاب یعرفون بھا
 البد والسبب فیہ ان النساء
 اذا ندرت نذرا و ولد لہا
 جارية جمیلة اتت بہا البد
 ہولہن الذی یصید و شہ
 فجعلتھا لہ ثم اتخذت لہا فی
 السوق بیتا و علقت علیہ ستر
 و اتعد لہا علی کرسی لتجتازہا

ہندوستانیوں کے ان کے خیال کے
 مطابق خالق کائنات سے تقریباً
 کرنے کے مختلف طریقے ہیں، حالانکہ اللہ
 تعالیٰ ان کے باطل تصورات سے بہت بلند
 و برتر ہے، مثلاً لوگ راستوں میں سرائے
 کے لئے سرائیں بنواتے ہیں، ہر سرائے
 میں ایک بنیاد رہتا ہے، جس سے مسافر اپنی
 ضرورت کی چیزیں خریدتے ہیں، اور ایک
 بدکار عورت بھی رہتی ہے جس سے
 گزرنے والے متبع ہوتے ہیں، اور یہ
 سب کچھ اُن کے نزدیک کاروبار ہے

ہندوستان میں قبا میں ہوتی ہیں
 جوہوں کی قبا میں کہلاتی ہیں، جب کوئی
 عورت منت مانتی ہے، اور اس کے خوب
 لڑکی پیدا ہوتی ہے، تو وہ اس کو بت پر
 چڑھا دیتی ہے، اور بت ہی کی وہ لوگ
 عبادت کرتے ہیں، پھر اس لڑکی کے لئے
 بازار میں ایک گھر بنایا جاتا ہے، اور
 اس میں پردہ لٹکا کر ایک کرسی پر لڑکی

اور تنوچ میں خاص طور سے ہوتے ہیں
تنوچ صوبہ گجرات کا ایک مشہور اور
بڑا شہر ہے۔

یہاں ایک جماعت بیکرجین کے
نام سے مشہور ہے جو نگلی رہتی ہے اس
کے بال اتنے بڑے ہوتے ہیں کہ جسم اور
شرنگا کو ڈھانکے رہتے ہیں، ناخن لمبے
اور نیروں کی طرح تیز ہوتے ہیں، اوڈو
ناخن یا بال نہیں کٹواتے، البتہ بعض ڈو
ہی ٹوٹ کر گر جاتے ہیں، یہ لوگ سیر و
سیاحت کرتے ہیں، اور ان میں سے شخص
کے گلے میں ایک مالا ہوتا ہے جس میں
انسانی کھوپڑی ٹکی رہتی ہے، جب
انہیں زیادہ بھوک لگتی ہے تو کسی
ہندوستانی کے دروازے پر چلے جاتے
ہیں، تو وہ ان کو باریک سمجھ کر ذرا کچے
ہوئے چاول لا کر ان کے سامنے پیش
کرتے ہیں، جسے یہ کھوپڑی میں رکھ کر

بالہند قوم یعرفون
بالبیکرجین عراۃ قد غطت
شعورہما بدنہم و فروجہم
واظفارہم مستطیلۃ کالجوا
اذ کانت لا یقص الا ما ینکسر
منہا و ھو علی سبیل سیاحتہ
وفی عنق کل رجل منہم خط
فیہ جمجۃ من جما جمالا نس
فاذا اشتد بہ الجوع وقفت
باب بعض الہند فاسرعوا
الیہ بالارذالمطبوخ مستبشر
بلہ فیاکل فی تلک الجمجۃ فاذا
اشبع انصرفت فلا یعود لطلب
الطعام الا فی وقت حاجتہ

(ص ۱۲۷-۱۲۸)

طبع بیکرجین سے مقصود بھکشو یعنی پڑھ فقیر ہیں

لکن انی الامس اولہ الجبرا

کی گھٹی ہوتی ہے، اس کے علاوہ وہ اور کسی
نذ سے واقف نہیں، اور یہی اُن کی اصل
نذ ہے، اور یہی فصل اسی زمانہ میں کیا رہی
کے اندر ہوتی ہے، اور اس کے لئے اُن کی
آپاشی اور نیت کی ضرورت نہیں پڑتی
حرامات سے مراد اُن کے دھان کے کیت
ہیں، جب برسات ختم ہو جاتی ہے اور مطلع
صاف ہو جاتا ہے، تو دھان وافر مقدار
میں پک کر تیار ہو جاتا ہے، چارے کے
موسم میں بارش نہیں ہوتی،

ہندوستان کے ماہدوں اور عالموں
کو برہمن کہتے ہیں، یہاں کے شعراء درباری
ہوتے ہیں، نجومی، فلاسفر، کاسن، اکو
وغیرہ سے شگون لینے والے، جادوگر،
شعبہ باز، اور طلسمات و تخیلات میں
اظہار کمال اور طرح طرح کی ایجادیں
دکھانے والے عموماً ہندوستان میں ہر

ولا قوت بعد سواۃ انما یکون
فی ہذا الوقت فی حرامات ہم
طوبیحا لا یحتاجون الی سستی و
معاناة ومعنی الحرامات منابت
الادری عندہم فاذا انکشف الشما
عنہم بلغ الادری النہایۃ فی الزیج
والکثرة ولا یطرون الشاء
(ص ۱۲۱-۱۲۰)

والہند عباد و اہل علم یعرفون
بالبراہمۃ و شعراء یخشون الملک
و منجیون و فلاسفۃ و کھان و
اہل زجر و الخربان و غیرہا و بہا
سحرۃ و قوم یظہرون التماہیل
و یدعون فیہا و ذاری یتزوج
خاصۃ و ہو بلد عظیم فی

سہ سیماں اور اونید دونوں جنوبی ہند کے ستیاچ ہیں، اور انھوں نے عموماً وہیں کے حالات لکھے ہیں،
اسلئے ممکن ہو کہ اس زمانہ میں یہ بات رہی ہو اور اب بھی ہنگال وغیرہ میں لوگ زیادہ تر چاول ہی کھاتے ہیں،

وسنن شریعتهم

(ص ۱۶۲)

ہندوستانی شریک ہو کر اپنے مہینوں
کے حالات اور شریعتوں کے قوانین
قلبند کرتے ہیں

امرا الیادۃ الی تکون

ببلاد الهند وتفسیرھا المطر

فانھد ید وہ علیھو فی الصیف

ثلثۃ اشھر تباعا لیل و نھاذا

وقد استعدوا قبل ذلک

لا قوا تھم فاذا کانت الیادۃ

اقاموا فی منازلھم لا یھاملوا

من خشب مکنسۃ لسقوف مظللۃ

بحشائش لھد فلا یظھر احد

منھم الا لھد علی ان اھل

الضاعات یعالجون ضایعھم

فی ہذہ الاماکن ہذہ المکات

وربما عفنت اسافل ارجلھم

فی ہذا الوقت ویھذہ الیسا

عیشھم واذ العتکن ہلکوا لان

فراعتھم لا یذکرا یعرفون غیر

ہندوستان میں موسم گرما کے بدترین
مہینہ یک سسل رات دن بارش ہوتی
رہتی ہے، لوگ برسات آنے سے پہلے ہی

اپنی خوراک وغیرہ کا انتظام کر لیتے ہیں

اور جب برسات شروع ہو جاتی ہے تو

مستقل اپنے گھروں میں رہتے ہیں، ان

کے گھر کڑیوں کے ہوتے ہیں، چھتوں پر

گھاس پوس کا پھیر ڈال کر سایہ کرتے ہیں

اس زمانہ برسات میں لوگ عموماً غریب

اور اہم ضرورت کے علاوہ باہر نہیں نکلتے

اور پیشہ ور لوگ گھروں ہی میں اپنے کام

میں مصروف رہتے ہیں، عموماً لوگوں کی

ایڑیاں برسات میں سڑ جاتی ہیں، اسی

بارش پران کی زندگی کا دار و مدار

ہے اور اگر بارش نہ ہو تو لوگ ہلاک اور

تباہ ہو جاتے ہیں، اس لئے کہ یہاں دھان

اهل الساحل يدخل الجبل
فيستدعي من يصابه على
التمثيل بنفسه وكنال
اهل الجبل لاهل الساحل

..... (ص ۸۱)

ومن شأنهم اذا ما اخذت
السن من رجالهم ولسانهم
وضعت حواسهم ان يطلب
من صادف في هذه الحال منهم
اهله بطرحه في النار واللعنة
في المائقة منهم بالرجعة وسيل
مواهم الا اخرج

..... (ص ۱۲۰)

ولم يملك هذه الجزيرة

شرية ومشاخرهم محال

لهم بالس محمد ثانيا يجمع اليهم
لهم فيكتبون عنهم سيرة النبيا

لهم فيكتبون عنهم سيرة النبيا

درمیان سخت عصبیت رہتی ہے اور
اہل ساحل پہاڑ والوں کے یہاں
پہاڑ والے اہل ساحل کے پاس برابر
آتے جاتے رہتے ہیں اور ایک دوسرے

سے ایسے شخص کا مطالبہ کرتے ہیں جو صبر
صبط اور بہادری میں ان کا مقابلہ اور نو پیش

ان کا دستور ہے کہ جب کسی

مرد یا عورت کی عمر دراز ہو جاتی ہے

اس کے حواس کمزور ہو جاتے ہیں تو اس

کے گھروالے اس سے مطالبہ کرتے ہیں کہ

اپنے کو آگ میں جھونک دے یا پانی میں

غرق کر دے کیونکہ انہیں یقین ہے کہ وہ

دوسرا ختم پا کر لوٹ آئیں گے، ان کے یہاں

مردوں کے جلانے کا طریقہ رائج ہے

اس جوڑے کے راجہ کی ایک شہرت

ہے جس کے ماہر شیوخ ہوتے ہیں اور

ہمارے محدثین کی طرح ان کے دروس

کی مجلسیں ہوتی ہیں، ان مجلسوں میں

انہ لما اشرف علیہا اخذ الخنجر
فوضعه علی راس فوادہ فتقه
بیدہ الی عائشہ ثم ادخل یدہ
الیسری فقبض علی کبدہ فخن
منہا ماتھیالہ وهو یتکلم و
قطع بالخنجر منہا قطعة فدفعها
الی اخیه استہانہ بالموت
وصبر علی الالہ

وزعم هذا الرجل الحاکمی ان
فی جبال هذه الناحية قوما من
الهند سبيلهم سبيل الكيفية
والجلدية عندنا فی طلب الباطل
والجعل بنه وبن اهل الحل
عصبية وانه لا يزال رجل من

اس کی رفتار میں کوئی فرق نہیں آتا اور
نہ کسی قسم کے خوف و گھبراہٹ کا اظہار
ہوتا ہے، بالآخر وہ آگ میں جا کر کود پڑتا
ہے اور جل کر خاکستر ہو جاتا ہے، بعض شاہدین
کا بیان ہے کہ ایک شخص جو چلنے کا قصد
کر رہا تھا، جب آگ کے قریب آیا تو خنجر
لے کر بیچ سر پر دکھا اور اپنے ہاتھ سے اس
کے نیچے تک چاک کر ڈالا، پھر مائیں ہاتھ
سے جگر پکڑ کر جتنا ممکن ہو اٹوچنا شروع
کیا، اور کچھ کتابھی جاتا تھا، پھر خبر سے
اس کا ایک ٹکڑا اکاٹ کر اپنے بھائی کو
دیا، اس طرح وہ موت کی حثارت اور
تحلیقوں پر تحمل کا مظاہرہ کرتے ہیں
اسی حکایت بیان کرنے والے کا
بیان ہے کہ اس علاقہ کے پہاڑوں میں،
ایک ہندوستانی قوم آباد ہے جو ہمارے
یہاں کے فرقہ کینیغہ اور جلیدیہ کی طرح
تلاش باطل اور طلب جہالت میں سرگرم
ہے، اس میں اور ساحلی علاقہ والوں کے

تو پہلے دربار شاہی میں جا کر اجازت
 طلب کرتا ہے پھر بازاروں میں چکر
 لگاتا ہے، اور اس کو جلانے کے لئے بائبل
 خشک لکڑی میں آگ لگائی جا چکی ہوتی
 ہے، اس آگ کو بھڑکانے کے لئے کچھ
 لوگ متعین ہوتے ہیں، یہاں تک کہ یہ
 آگ بھڑک کر عقیق کی طرح گرم
 اور شعلہ زن ہو جاتی ہے، اور وہ آدمی
 برابر بازار میں چکر لگاتا رہتا ہے، اور
 اُس کے آگے چنگ و طبل بجاتے رہتے ہیں
 اور اس کے اتر بار اور اعزہ گھیرے رہتے
 ہیں، اور ان میں سے کوئی شخص اُس کے
 سر پر گل نامزد کا تاج رکھ دیتا ہے جس
 میں آگ کے انگارے بھرے رہتے ہیں،
 پھر اس میں گوند گرا دی جاتی ہے جو
 مٹی کے تیل کی طرح جلنے لگتی ہے، وہ
 آدمی چلتا، اور اُس کا سر جلتا رہتا ہے،
 اور سر کی کھال کی چراند پھیلنے لگتی ہے مگر

نفسہ صادر الی باب الملک
 فاستاذن ثم دار فی الاسواق
 وقد اجمت له النادی حطب
 جزل کثیر علیہا رجال یقومون
 بایقادھا حتی تصیر کالعقیق
 حرارۃ والتمہا بشوید واد بین
 ید یدہ الصنوح دایرانی الاسواق
 وقد احتیثہ اہلہ وقواتہ
 وبعضہم یضع علی راسہ
 اکلید من الریحان یملا وہ
 جملًا ویصب علیہ السندرد
 وهو مع النار کالنفط ویشی و
 هامتہ تحترق وروائح لحم
 راسہ یفوح وهو لا یتغیر فی
 مشیتہ ولا یتظہر منہ جرع
 حتی یاتی النار فیتب فیہا فیصیر
 رماد اذن کر بعض من حضر
 رجلاً منہم یرید دخول النار
 لہ عقیق ایک قیمتی اور سرخ پتھر ہوتا ہے،

(صفحہ ۱۱۵)

قائل ہیں، اور یہ عقیدہ ان کے دل میں
ایسا ماسخ ہے کہ اس کے متعلق ان کو
کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہے،

وفی ماو کھو من اذا قود انا
للک طخزلہ اذ قود وضع بین
ید یہ علی ورق الموز ویندب
من اصحابہ الثمانۃ ولا رقیبا
باختیار هیچہ لا نفسہم ولا کوا
مین الملک لہم فیعطیہم الملک
من ذلک الا رزقہ ان یا کل
منہ ویتقرب رجل رجل منہم
فیاخذ منہ شیئا یسیر فی کلہ
فیلمر کل من اکل من ہذا
الا رزقا مات الملک او قتل
ان یحرقوا انفسہم بالنازعین
آخر صفی الیوم الذی مات
فیہ لا یتاخرون عنہ حتی لا
یتی منہم عن ولا اثر (صفحہ ۱۱۵)
واذا اعزہم الرجل علی احوال

ان میں ایسے راجہ بھی ہیں کہ جب اولاد نہ ہو
تو حکومت پر بیٹھے ہیں تو چاول پکا کر
اس کے سامنے کیلے کے پتے پر رکھا جاتا
ہے، اور تین چار سو آدمی خوشی راجہ کے
جبر و اکراہ کے بغیر خود ہی جمع ہو جاتے
ہیں، راجہ پہلے تھوڑا چاول خود کھا کر ان
سب کو دیتا ہے، چنانچہ ہر شخص راجہ کے
قریب سامنے جاتا اور تھوڑا تھوڑا
چاول لے کر کھاتا ہے، جو لوگ چال
کھانے میں شریک ہوتے ہیں ان سب
کے لئے لازمی ہو جاتا ہے کہ بادشاہ
کی موت یا قتل ہو جانے کے بعد
اسی دن بغیر کسی تاخیر کے اس طرح
میں جل جائیں کہ ان کا کوئی نشان باقی

نہ رہ جائے،

جب کوئی آدمی جلنے کا ارادہ کرے

الكتاب الثاني

من سلسلة التواريخ

ولقد حمد ملك الفيلة وهو
ملك الهند وجداً عند الملوك
الحكمة لان اصلها منهم...
(ص ۷۹)

چینی بادشاہ نے عرب کے قبیلہ قریش
کے ایک آدمی سے اپنے دربار میں دنیا
کے بڑے بڑے اور قابل ذکر شہنشاہوں
کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ جو شخص

نمبر پر ترکوں کے بعد ہاتھیوں والا یعنی
ہندوستانی بادشاہ ہے، اور ہم لوگ اسے
حکمت و دانائی کا راجہ سمجھتے ہیں کیونکہ ہندو
ہند حکمت و دانش کا مرکز و منبع ہے،

سارے ہندوستانی اور چینی راجہ سناخ
کے قابل ہیں، اور وہ ان کا دین ہے،
راجہ بلہرا اور دوسرے ہندوستانی
راجاؤں کی سلطنت میں ایسے لوگ پائے
جاتے ہیں، جو اپنے کو لوگ میں جلاؤ داتے
ہیں، اس لئے کہ وہ عقیدہ تینا سناخ کے

وساؤ ملوک الهند والصين يقولون
بالتناسخ ويدنيون به، (صفت)
في مملكة بلهرا وغيره من
ملوك الهند من يحرق نفسه
بالناسخ وذاك لقولهم بالناسخ
وتكلمه في قلوبهم وزوال الشك

ابوزید حسن سیرانی

یہی تیسری صدی ہجری کا ایک سیاح اور تاجر ہے، اور خلیج فارس کی مشہور بندرگاہ سیراف کا رہنے والا تھا، یہیں پر مشہور مؤرخ اور سیاح مسعودی سے اس کی ملاقات ہوئی تھی، یہ سیرات سے ہندوستان اور چین کے درمیان بحری اور تجارتی سفر کیا کرتا تھا، اُس نے سلیمان آج کے سفر نامہ کا ۲۵، ۳۰ برس کے بعد مکمل کیا، جس میں ہندوستان کے رسم و رواج، تمدن و معاشرت، مذہبی اشیاء، بتانوں اور راجاؤں کے حالات وغیرہ کا تذکرہ کیا ہے، اس کے معلومات کی بنیاد یا تو چند پڑھائی یا مشرقِ اقصیٰ کا سفر کرنے والے دو مرتبے سوداگروں کے بیانات ہیں، اس کا یہ مکمل بھی سلیمان کے سفر نامہ کے ساتھ پہلی مرتبہ پیرس سے شائع میں چھپا ہے،

ہتے ہیں، وہاں کے دریا ہمارے ملک کے
دریاؤں سے بڑے ہوتے ہیں، دونوں
مکوں میں بارش خوب ہوتی ہے ہندوستان

چین

کل سال آباد ہے، اہل چین اہل ہند سے
زیادہ خوبصورت ہیں،

اہل ہند دو انگلیاں استعمال کرتے ہیں
اور مرد اور عورت سب سونے اور جواہرات
کے گنگن اور زہر پہنتے ہیں،

والعین تلمذاً عمارۃ

والعین الفین اجمل من اہل
الہند۔

واخل الہند یلبسون

فوطین ویتھلون بامسورات

الذہب والجوهر الرجال

والنساء (۵۹)

احد امن الفريقين مسلما ولا
يتكلم بالعربية - وللهند خيل
قليل وهي للصين اكثر (ص ۵)

وجنود ملاك الهند كثيرة و
لا يزوجون وانما يدعوهن الملوك
الى الجهاد فيخرجون، ينفقون
اموالهم ليس على الملك من لک
شئ (ص ۵)

وبلاد الصين اقرب و
احسن واكثر الهند لا مد آبن
لها

وبلاد الصين اصح و اقل
امراضا و اطيب هوا و لا يکاد ي
بها اعشى ولا اعود ولا من به
عاهة و هكذا اکثر ببلاد الهند
ولها دالبلد يتبعها عظام فيها
ما لم اعظم من انهارها و الامط
۱۱. ابن جیغاکثیر و فی بلاد الهند

چینی اور ہندوستانی دونوں فرقوں میں میں نے
کسی کو مسلمان نہیں دیکھا، اور کوئی عربی
بوقت ہے، ہندوستانیوں کے پاس گھڑ
کم اور چینیوں کے پاس زیادہ ہیں،

ہندوستانی راجہ کی فوج کی تعداد
زیادہ ہے لیکن تنخواہ دار نہیں بلکہ
ضرورت کے وقت جب راجہ ان کو جنگ کے
لئے بلاتا ہے تو وہ آتے ہیں اور اپنا مال خرچ
کرتے ہیں بادشاہ پاکی ذمہ دار ہی نہیں ہوتی
چین ہندوستان سے زیادہ صاف
سحرانگ ہے، ہندوستان کے اکثر علاقے
میں شہر نہیں ہیں،

چینی بیمار کم اور تندرست زیادہ
ہوتے ہیں، آب و ہوا نہایت عمدہ
خوشگوار ہے، کوئی شخص، اندھا، کاٹا
یا کسی اور مرض و آفت میں مبتلا نظر
نہیں آتا، ہندوستان کے اکثر شہروں
کا بھی یہی حال ہے، دونوں ملکوں
کے دریا بڑے بڑے اور پانی سے بھر

لمو کہہ اکثر و بلاد الصين اعلم
 وليس الصين ولا الهند غنى
 ولهم سائر الثمر وثمر ليس
 عندنا ولا الهند لا غنى لهم
 وهو بالصين قليل وسائر بلاد
 عندهم كثيرة والومان بالهند
 اكثر وليس لا غنى للصين علم
 وانما اصل ديانهم من الهند
 وهو يزعمون ان الهند وحنوا
 بعد البلية واليه هم اصل
 الدين وكل البعد بن يرحبون
 الى التناثرة ويختلفون في فروع
 دينهم والطب بالهند والافلا^{سفة}

ولا اهل الصين علم بالفجر
 وذلك بالهند اكثر ولا اعلم

راہبوں کی تعداد بھی چین سے زیادہ ہو
 مگر چین کی سلطنت زیادہ آباد ہے چین
 اور ہند میں کھجور نہیں ہوتی، مگر اڈوٹر
 ایسے رشت اور ایسے پھل ہوتے ہیں جو
 ہمارے یہاں نہیں ہیں ہندوستان
 میں انگور نہیں ہوتا اور چین میں بہت
 کم ہوتا ہے لیکن دوسرے میوے بکثرت
 ہوتے ہیں، انار تو ہندوستان میں بہت
 ہوتا ہے چین والوں کے پاس علم نہیں
 ہے، ان کے امین کی اصل بنیاد بھی ہندو
 ہی پر ہے، وہ سمجھتے ہیں کہ ہندوستان
 والوں ہی نے ان کے لئے بت بنائے
 وہی دراصل دین والے ہیں، دونوں
 ملکوں کے لوگ تنازع (اداگوں) کے
 قائل اور جذبات دین میں ایک دوسرے
 سے منہایت ہیں، طبیب اور فلسفی ہندوستان
 میں بہت ہیں،

چین والے علم نجوم سے ضرور واقف
 ہیں لیکن ہندوستان میں یہ علم زیادہ ہے

من الصين والهند ما شاء
من النساء وطعام الهند
وطعام الصين الحنطة و
الارز واهل الهند لا ياكلون
الحنطة ولا يخبثون الهند ^{والصين}
(۵۴)
والهند يطولون لحاهم
ويعتبر ايت لحية احد هـ ثلثة
اذع ولا ياخذون شواربهم
واكثر اهل الصين لا الحالمهم خلقة
لاكثرهم (۵۵)

عورتوں سے چاہتے ہیں شادی کر لیتے
ہیں، ہندوستانیوں کی غذا چاول ہے،
لیکن چین والے گیہوں اور چاول دونوں
کھاتے ہیں مگر ہندوستانی گیہوں
نہیں کھاتے بلکہ

اور دونوں ملکوں کے لوگ ختم نہیں
کراتے، ہندوستانی لمبی لمبی داڑھیوں
رکھتے ہیں، میں نے بعض لوگوں کی تین
تین ہاتھ لمبی داڑھی دیکھی ہے، انہیں
نہیں کٹواتے، اور اکثر چینیوں کے پسینے
داڑھی نہیں ہوتی،

اہل ہند کا جب کوئی عزیز مر جاتا
ہے، تو وہ سراور داڑھی کا بھر کر کرتے
ہیں، اور جب کسی کو قید کرتے یا تادیب
عائد کرتے ہیں تو سات دنوں تک اسے
کھانا پانی نہیں دیتے، اور برابر اس
کے ساتھ رہتے ہیں، چین والوں کی
طرح ہندوستانیوں میں بھی عمال کے

واهل الهند اذا مات
لاحد هم ميت حلق راسه
ولحيته والهند اذا حبسوا
رجلا او لازموه منوعوا الطعام
والشراب سبعة ايام وهم
يتلازمون ولا اهل الصين
قصات يحكمون بنهم دون

اس ممکن ہے سیلان کے زمانہ میں یہ بات رہی ہو اور دوسرے اس کا دورہ زیادہ تر جنوبی ساحلی علاقوں میں تھا،
اس لیے وہاں کے متعلق یہ بات صحیح ہو سکتی ہو

بذلک (۵۲)

بہت کم ہوتا ہے، سیاہ مریچ کے علاقہ کے
متصل جو قوم ہے اس کے سوا کسی قوم کو
دوسری قوم اور مملکت پر غالب نہیں پایا،
جب کوئی راجہ کسی دوسری سلطنت پر
غلبہ حاصل کرتا ہے تو وہ منادب راجہ کے
خاندان اور ماتحتوں ہی میں سے کسی آدمی
کو والی بناتا ہے، اس لئے کہ مفتوح سلطنت
کے لوگ اس کے علاوہ کسی صورت کو
پسند نہیں کرتے،

ہندو چین والے جب شادی بیاہ
کرنا چاہتے ہیں تو پہلے سلام و پیام
کرتے ہیں، پھر تحفہ و تحائف بھیجتے ہیں،
اور پھر پتل اور جھانجھ بجا کر شادی کا
اعلان کرتے ہیں، اور جس قدر بھی
ہو سکتا ہے، مال و دولت دیتے ہیں،
اور جب کوئی آدمی کسی عورت کو لے
اور وہ عورت بدکاری کرے تو برکھاری

واهل الهند والصين اذا
ارادوا التزويج تها نوابينهم
ثم تهادوا ثم تمشرون
التزويج بالصنوج والطبول و
هد يتهد من المال على قدا
الامكان واذا احقر الرجل منهم
فبغت فعليها وعلى الباغي بها
القتل في جميع بلاد الهند وان

۱۔ اہل عرب بلخار (جنوبی ہند کے مغربی ساحل) کو بلاد اہل بھی کہتے تھے، کیونکہ طفل (سیاہ مریچ) یہاں کی مخصوص پیداوار ہے،

حلقة حدید ثلایا بقی النساء
 ومنہما العریان ومنہما من
 ینصب نفسه للشمس مستقیلاً
 عریاناً الا ان علیہ شیئاً من
 جلود النہر فقد رأیت رجلاً
 منہما کما وصفت ثوا نصرفت
 وعدت بعد سبت عشرة سنة
 فرائدہ علی تلک الحال فتعجبت
 کیف لو قتل عینہ من حر الشمس

ماہ

واهل بیت المملكة فی
 کل مملکة اهل بیت واحد لا
 یخرج عنہم المملک ولہم ولا
 عہود وکن لک اهل الکتابۃ
 والطب اهل بیوتات لا تکن
 تلک الصناعات الا فیہم و
 لیس تنقاد مالوک الیہن الملک

میں لوہے کی ایک زنجیر اس لئے ڈال دیتے
 ہیں تاکہ عورتوں کے پاس نہ جاسکیں ان
 میں سے کچھ لوگ بالکل ننگے رہتے ہیں ان
 میں سے کچھ لوگ سورج کی طرف رخ
 کر کے ننگے کھڑے رہتے ہیں، ان کے جسم
 پر چیتوں کی مخمڑ سی کھال ہوتی ہے ایک
 آدمی کو میں نے خود دیکھا کہ سورج کی طرف
 رخ کر کے ننگا کھڑا ہے، پھر ۱۶ سال بعد
 میں واپس ہوا تو اسی حالت میں پایا
 مجھے سخت تعجب ہوا کہ سورج کی تمازت
 سے اس کی آنکھیں کیوں نہ بگئیں،

یہاں کی ہر سلطنت میں ایک ہی خاندان
 اور گھرانے کے لوگ حکمران ہوتے ہیں جن
 سے کبھی حکومت نہیں نکلتی، ان کے وئی
 ہوتے ہیں، اسی طرح دوسرے پیشے خطابی
 اور طب وغیرہ بھی چند گھروں میں (روٹی
 ہوتے ہیں، اور یہ پیشے ہمیشہ انہی میں رہتے ہیں
 یہاں کے راجگان کسی ایک راجہ کے تحت

کہ انگوٹھی کے حلقہ میں آسانی سے سہا جاتے
ہیں اس طرح کے بعض کپڑے ہم نے خود
دیکھے ہیں، ان مالک میں کوڑیاں رائج
ہیں جو بطور سکے کے چلنی ہیں، اور یہی کوڑیا
یہاں کی دولت ہیں، سونا، چاندی، عود
اور کپڑے یہاں جوتے ہیں..... اس ملک میں
گنیٹا ابھی ہوتا ہے، جس کی پیشانی پر ایک
سینگ ہوتا ہے، سینگ کے اندر آدمی
کی شکل کے مانند ایک شکل ہوتی ہے، سارا
سینگ سیاہ ہوتا ہے، مگر یہ شکل سفید
ہوتی ہے، گنیٹا اجسامت میں اتھی سے
چھوٹا اور بھینس کی طرح سیاہ ہوتا ہے، اس
کے جیسا طاقت ور کوئی جانور نہیں ہوتا،
اس کے گھٹنوں اور ہاتھوں میں کوئی جوڑ
نہیں ہوتا، بلکہ پیر سے نعل تک ایک ہی
ٹکڑا چلا گیا ہے، ہاتھی اس سے بہت بھگتا
ہے، وہ اونٹوں اور گایوں کی طرح جگتا
کرتا ہے، اس کا گوشت حلال ہے، اور
ہم نے اسے کھایا ہے، اس ملک کے جنگلوں

والتی ینفق فی بلادہ الودع و
هو عين البلاد یعنی مالها و خف
بلادہ الذهب والفضة والعود
والتياب..... وفي بلادہ البشان
المعلوم هو الكركدن له خف
مقل وجهته قرن واحد وفي
قرنه علامة صورة خلقه
كصورة الانسان في حكايته
القرن كله اسود والصورة
بيضا في وسطه وهذا الكركدن
دون الفيل في الخلقه الخالسا
ما هو ويشبه الجاموس قومي
ليس كقوته شيء من الحيوان
وليس له مفصل في ركبته ولا
في يداه وهو من لدن رجله
الى ابطه قطعة واحدة و
الفيل يهرب منه ويحتركما
تحت البقر والابل ولحمه حلال
قد اكلناه وهو في هذه المملكة

هوعد والعرب غيرا شجر
 مقرون ملك لعرب اعظم الملوك
 وليس احد من الهند اعدى
 للاسلام منه وهو على لسان
 من الارض واموالهم كثيرة
 وابلهم ومواسيهم كثيرة و
 يتبايعون بالفضة التبر ويقال
 ان لهم معادن وليس في بلاد
 الهند امن من السرق منها
 والى جانبه ملك الطافى وهو
 قليل المملكة ونساء وهوبض
 اجمل نساء الهند وهو ملك
 مواع لمن حوله لقله جيشه
 وهو يحب العرب كحب بلهم

غالب آجاتا ہے، ان میں ایک گجرات کا راجہ
 ہے جس کے پاس بڑی فوجیں ہیں، کسی
 ہندوستانی راجہ کے پاس اتنی فوجیں اور
 گھوڑے نہیں، وہ عربوں کا دشمن ہے لیکن
 اس حقیقت کا معترف ہے کہ عرب کا باشندہ
 ہی سب سے بڑا بادشاہ ہے، اس سے بڑھ کر
 کوئی ہندوستانی اسلام کا دشمن نہیں، یہ
 خاکناے (کاٹھیاواڑ) میں رہتا ہے اس
 کے پاس دولت اور دولت اور مویشی بہت زیادہ
 ہیں، اس ملک کے لوگ چاندی کے بدلہ
 سونا خریدتے ہیں، گنا جاتا ہے کہ ان
 کے پاس کئی کانیں ہیں، اس شہر سے زیادہ
 کوئی شہر چرہ سے محفوظ نہیں، اس کے
 ایک کنارے طافن (دکن) کا راجہ ہے
 جس کی مملکت چھوٹی سی ہے، یہاں
 کی عورتوں کا رنگ گورا ہوتا ہے اور
 وہ ہندوستان کی خوبصورت ترین عورتیں
 ہوتی ہیں، لشکر کی کمی کی وجہ سے یہ آج
 اپنے گرد و پیش کے راجاؤں سے مصالحت

کشتی سواران چیده و گشتی
نظر بکنند

مردان و زنان و بچه ها و پیران
بدرگشت گشتی نیاورند
و بیکدیگر برانگیزند و
کند و کند و شادان و غمناک
وین و نین و سب و سب و سب
و گشتی و سب و سب و سب
و گشتی و سب و سب و سب
و گشتی و سب و سب و سب
و گشتی و سب و سب و سب

و بیکدیگر و بیکدیگر
و بیکدیگر و بیکدیگر
و بیکدیگر و بیکدیگر
و بیکدیگر و بیکدیگر
و بیکدیگر و بیکدیگر
و بیکدیگر و بیکدیگر
و بیکدیگر و بیکدیگر
و بیکدیگر و بیکدیگر
و بیکدیگر و بیکدیگر
و بیکدیگر و بیکدیگر

و بیکدیگر و بیکدیگر
و بیکدیگر و بیکدیگر
و بیکدیگر و بیکدیگر
و بیکدیگر و بیکدیگر
و بیکدیگر و بیکدیگر
و بیکدیگر و بیکدیگر
و بیکدیگر و بیکدیگر
و بیکدیگر و بیکدیگر
و بیکدیگر و بیکدیگر
و بیکدیگر و بیکدیگر

الهند وهم له مقرون بالشرف
 وكل ملك من ملوك الهند
 متفرد بملكه غير انهم مقرون
 بهذا فاذا وردت رسله على
 سائر الملوك صلوا الرسله
 تعظيما له وهو ملك يعطي العطاء
 كما تفعل العرب وله الخيل
 والفيلة الكثيرة والعمال الكثير
 وماله دراهم تدعى الطاطرة
 وزن كل درهم درهم ونصف
 بسكة الملك وتاريخه في سنة
 من مملكة من كان قبله ليس
 كسنة العرب من عصر النبي
 عليه السلام بل تاريخهم
 بالملوك وملوكهم غير من و
 وبما ملك احد هم خمسين سنة
 وتزعم اهل مملكة بلخ انها طول
 مدّة ملكهم واعمارهم في الملك
 لجنتهم للعرب وليس في الملوك

تھا) ہے، جو چھیدے ہوئے کان والے
 لوگوں کا بادشاہ ہے، بلہرا ہندوستان
 کا سب سے مغزز راجہ ہے اور سارے
 ہندوستان اس کی عظمت کے قائل
 ہیں، ہندوستان کے تمام راجے خود
 مختار ہیں، اور کسی کے ماتحت نہیں ہیں مگر
 بلہرا کی عظمت و شرف کے یہ سب معترف
 ہیں، اور جب اس کے قاصداور سفیر دوسرے
 راجاؤں کے دربار میں پہنچتے ہیں تو ان
 کی عظمت کے اعتراف میں وہ اس کے سفیر کو
 کورنش بجالاتے ہیں راجہ بلہرا عربوں کی طرح
 داد و پیش کرتا ہے، اس کے پاس گھوڑے،
 ہاتھی، اور مال و دولت کی فراوانی ہے،
 اس بادشاہ کی دولت یعنی سکے طاطری
 کہلاتے ہیں، ان کا وزن عام سکوں کے
 وزن سے ڈیڑھ ہوتا ہے اس کا سنہ عربوں
 کے سنہ کے برعکس جو عہد رسالت سے
 شروع ہوتا ہے بادشاہوں کے سنہ جلوس
 سے شروع ہوتا ہے ان کے بادشاہوں کی

Journal of Management Inquiry 18(6)

2010年10月10日

2010年12月10日

2010年12月10日

[illegible]











1. *Chlorophyll a*

— 25 —

[illegible]

Journal of Management Inquiry 18(6)

[illegible][illegible]

一、政治：

一、政治
 二、經濟
 三、文化
 四、教育
 五、社會
 六、宗教
 七、藝術
 八、科學
 九、法律
 十、軍事
 十一、外交
 十二、內政
 十三、財政
 十四、交通
 十五、衛生
 十六、農業
 十七、工業
 十八、商業
 十九、金融
 二十、貿易
 二十一、稅收
 二十二、預算
 二十三、債務
 二十四、保險
 二十五、銀行
 二十六、證券
 二十七、期貨
 二十八、期權
 二十九、債券
 三十、股票
 三十一、基金
 三十二、信託
 三十三、遺產
 三十四、繼承
 三十五、遺贈
 三十六、遺囑
 三十七、遺失
 三十八、遺失聲明
 三十九、遺失證明
 四十、遺失公證
 四十一、遺失執照
 四十二、遺失印章
 四十三、遺失證件
 四十四、遺失文件
 四十五、遺失資料
 四十六、遺失記錄
 四十七、遺失數據
 四十八、遺失信息
 四十九、遺失知識
 五十、遺失技能
 五十一、遺失經驗
 五十二、遺失教養
 五十三、遺失素養
 五十四、遺失修養
 五十五、遺失品德
 五十六、遺失風采
 五十七、遺失魅力
 五十八、遺失氣質
 五十九、遺失風度
 六十、遺失儀表
 六十一、遺失舉止
 六十二、遺失言談
 六十三、遺失行為
 六十四、遺失習慣
 六十五、遺失性格
 六十六、遺失脾性
 六十七、遺失性情
 六十八、遺失秉性
 六十九、遺失天性
 七十、遺失本能
 七十一、遺失 instinct
 七十二、遺失 reflex
 七十三、遺失 habit
 七十四、遺失 custom
 七十五、遺失 tradition
 七十六、遺失 culture
 七十七、遺失 civilization
 七十八、遺失 society
 七十九、遺失 community
 八十、遺失 nation
 八十一、遺失 state
 八十二、遺失 government
 八十三、遺失 system
 八十四、遺失 mechanism
 八十五、遺失 process
 八十六、遺失 method
 八十七、遺失 technique
 八十八、遺失 technology
 八十九、遺失 science
 九十、遺失 knowledge
 九十一、遺失 wisdom
 九十二、遺失 insight
 九十三、遺失 understanding
 九十四、遺失 perception
 九十五、遺失 cognition
 九十六、遺失 thought
 九十七、遺失 idea
 九十八、遺失 concept
 九十九、遺失 notion
 一百、遺失 theory
 一百零一、遺失 hypothesis
 一百零二、遺失 model
 一百零三、遺失 framework
 一百零四、遺失 paradigm
 一百零五、遺失 perspective
 一百零六、遺失 viewpoint
 一百零七、遺失 position
 一百零八、遺失 stance
 一百零九、遺失 attitude
 一百一十、遺失 posture
 一百一十一、遺失 bearing
 一百一十二、遺失 demeanor
 一百一十三、遺失 comportment
 一百一十四、遺失 conduct
 一百一十五、遺失 behavior
 一百一十六、遺失 action
 一百一十七、遺失 deed
 一百一十八、遺失 feat
 一百一十九、遺失 exploit
 一百二十、遺失 achievement
 一百二十一、遺失 accomplishment
 一百二十二、遺失 success
 一百二十三、遺失 triumph
 一百二十四、遺失 victory
 一百二十五、遺失 conquest
 一百二十六、遺失 domination
 一百二十七、遺失 supremacy
 一百二十八、遺失 superiority
 一百二十九、遺失 preeminence
 一百三十、遺失 prominence
 一百三十一、遺失 distinction
 一百三十二、遺失 honor
 一百三十三、遺失 glory
 一百三十四、遺失 fame
 一百三十五、遺失 reputation
 一百三十六、遺失 status
 一百三十七、遺失 rank
 一百三十八、遺失 grade
 一百三十九、遺失 level
 一百四十、遺失 degree
 一百四十一、遺失 extent
 一百四十二、遺失 scope
 一百四十三、遺失 range
 一百四十四、遺失 sphere
 一百四十五、遺失 domain
 一百四十六、遺失 territory
 一百四十七、遺失 jurisdiction
 一百四十八、遺失 authority
 一百四十九、遺失 power
 一百五十、遺失 influence
 一百五十一、遺失 impact
 一百五十二、遺失 effect
 一百五十三、遺失 result
 一百五十四、遺失 consequence
 一百五十五、遺失 outcome
 一百五十六、遺失 end
 一百五十七、遺失 goal
 一百五十八、遺失 objective
 一百五十九、遺失 purpose
 一百六十、遺失 aim
 一百六十一、遺失 intention
 一百六十二、遺失 design
 一百六十三、遺失 plan
 一百六十四、遺失 strategy
 一百六十五、遺失 tactic
 一百六十六、遺失 maneuver
 一百六十七、遺失 move
 一百六十八、遺失 step
 一百六十九、遺失 measure
 一百七十、遺失 action
 一百七十一、遺失 act
 一百七十二、遺失 deed
 一百七十三、遺失 feat
 一百七十四、遺失 exploit
 一百七十五、遺失 achievement
 一百七十六、遺失 accomplishment
 一百七十七、遺失 success
 一百七十八、遺失 triumph
 一百七十九、遺失 victory
 一百八十、遺失 conquest
 一百八十一、遺失 domination
 一百八十二、遺失 supremacy
 一百八十三、遺失 superiority
 一百八十四、遺失 preeminence
 一百八十五、遺失 prominence
 一百八十六、遺失 distinction
 一百八十七、遺失 honor
 一百八十八、遺失 glory
 一百八十九、遺失 fame
 一百九十、遺失 reputation
 一百九十一、遺失 status
 一百九十二、遺失 rank
 一百九十三、遺失 grade
 一百九十四、遺失 level
 一百九十五、遺失 degree
 一百九十六、遺失 extent
 一百九十七、遺失 scope
 一百九十八、遺失 range
 一百九十九、遺失 sphere
 二百、遺失 domain
 二百零一、遺失 territory
 二百零二、遺失 jurisdiction
 二百零三、遺失 authority
 二百零四、遺失 power
 二百零五、遺失 influence
 二百零六、遺失 impact
 二百零七、遺失 effect
 二百零八、遺失 result
 二百零九、遺失 consequence
 二百一十、遺失 outcome
 二百一十一、遺失 end
 二百一十二、遺失 goal
 二百一十三、遺失 objective
 二百一十四、遺失 purpose
 二百一十五、遺失 aim
 二百一十六、遺失 intention
 二百一十七、遺失 design
 二百一十八、遺失 plan
 二百一十九、遺失 strategy
 二百二十、遺失 tactic
 二百二十一、遺失 maneuver
 二百二十二、遺失 move
 二百二十三、遺失 step
 二百二十四、遺失 measure
 二百二十五、遺失 action
 二百二十六、遺失 act
 二百二十七、遺失 deed
 二百二十八、遺失 feat
 二百二十九、遺失 exploit
 二百三十、遺失 achievement
 二百三十一、遺失 accomplishment
 二百三十二、遺失 success
 二百三十三、遺失 triumph
 二百三十四、遺失 victory
 二百三十五、遺失 conquest
 二百三十六、遺失 domination
 二百三十七、遺失 supremacy
 二百三十八、遺失 superiority
 二百三十九、遺失 preeminence
 二百四十、遺失 prominence</

Phragmites australis, *Spartina patens*, *Spartina cynosuroides*

2000

—



Journal of Management Studies

Journal of Management Studies

[illegible]

Abstract

1. **Introduction**
 2. **Background**
 3. **Methodology**
 4. **Results**
 5. **Conclusion**
 6. **References**
 7. **Appendix**
 8. **Index**
 9. **Table of Contents**
 10. **Summary**
 11. **Abstract**
 12. **Keywords**
 13. **Subject Headings**
 14. **Notes**
 15. **Footnotes**
 16. **Endnotes**
 17. **References**
 18. **Appendix**
 19. **Index**
 20. **Table of Contents**
 21. **Summary**
 22. **Abstract**
 23. **Keywords**
 24. **Subject Headings**
 25. **Notes**
 26. **Footnotes**
 27. **Endnotes**
 28. **References**
 29. **Appendix**
 30. **Index**
 31. **Table of Contents**
 32. **Summary**
 33. **Abstract**
 34. **Keywords**
 35. **Subject Headings**
 36. **Notes**
 37. **Footnotes**
 38. **Endnotes**
 39. **References**
 40. **Appendix**
 41. **Index**
 42. **Table of Contents**
 43. **Summary**
 44. **Abstract**
 45. **Keywords**
 46. **Subject Headings**
 47. **Notes**
 48. **Footnotes**
 49. **Endnotes**
 50. **References**
 51. **Appendix**
 52. **Index**
 53. **Table of Contents**
 54. **Summary**
 55. **Abstract**
 56. **Keywords**
 57. **Subject Headings**
 58. **Notes**
 59. **Footnotes**
 60. **Endnotes**
 61. **References**
 62. **Appendix**
 63. **Index**
 64. **Table of Contents**
 65. **Summary**
 66. **Abstract**
 67. **Keywords**
 68. **Subject Headings**
 69. **Notes**
 70. **Footnotes**
 71. **Endnotes**
 72. **References**
 73. **Appendix**
 74. **Index**
 75. **Table of Contents**
 76. **Summary**
 77. **Abstract**
 78. **Keywords**
 79. **Subject Headings**
 80. **Notes**
 81. **Footnotes**
 82. **Endnotes**
 83. **References**
 84. **Appendix**
 85. **Index**
 86. **Table of Contents**
 87. **Summary**
 88. **Abstract**
 89. **Keywords**
 90. **Subject Headings**
 91. **Notes**
 92. **Footnotes**
 93. **Endnotes**
 94. **References**
 95. **Appendix**
 96. **Index**
 97. **Table of Contents**
 98. **Summary**
 99. **Abstract**
 100. **Keywords**
 101. **Subject Headings**
 102. **Notes**
 103. **Footnotes**
 104. **Endnotes**
 105. **References**
 106. **Appendix**
 107. **Index**
 108. **Table of Contents**
 109. **Summary**
 110. **Abstract**
 111. **Keywords**
 112. **Subject Headings**
 113. **Notes**
 114. **Footnotes**
 115. **Endnotes**
 116. **References**
 117. **Appendix**
 118. **Index**
 119. **Table of Contents**
 120. **Summary**
 121. **Abstract**
 122. **Keywords**
 123. **Subject Headings**
 124. **Notes**
 125. **Footnotes**
 126. **Endnotes**
 127. **References**
 128. **Appendix**
 129. **Index**
 130. **Table of Contents**
 131. **Summary**
 132. **Abstract**
 133. **Keywords**
 134. **Subject Headings**
 135. **Notes**
 136. **Footnotes**
 137. **Endnotes**
 138. **References**
 139. **Appendix**
 140. **Index**
 141. **Table of Contents**
 142. **Summary**
 143. **Abstract**
 144. **Keywords**
 145. **Subject Headings**
 146. **Notes**
 147. **Footnotes**
 148. **Endnotes**
 149. **References**
 150. **Appendix**
 151. **Index**
 152. **Table of Contents**
 153. **Summary**
 154. **Abstract**
 155. **Keywords**
 156. **Subject Headings**
 157. **Notes**
 158. **Footnotes**
 159. **Endnotes**
 160. **References**
 161. **Appendix**
 162. **Index**
 163. **Table of Contents**
 164. **Summary**
 165. **Abstract**
 166. **Keywords**
 167. **Subject Headings**
 168. **Notes**
 169. **Footnotes**
 170. **Endnotes**
 171. **References**
 172. **Appendix**
 173. **Index**
 174. **Table of Contents**
 175. **Summary**
 176. **Abstract**
 177. **Keywords**
 178. **Subject Headings**
 179. **Notes**
 180. **Footnotes**
 181. **Endnotes**
 182. **References**
 183. **Appendix**
 184. **Index**
 185. **Table of Contents**
 186. **Summary**
 187. **Abstract**
 188. **Keywords**
 189. **Subject Headings**
 190. **Notes**
 191. **Footnotes**
 192. **Endnotes**
 193. **References**
 194. **Appendix**
 195. **Index**
 196. **Table of Contents**
 197. **Summary**
 198. **Abstract**
 199. **Keywords**
 200. **Subject Headings**
 201. **Notes**
 202. **Footnotes**
 203. **Endnotes**
 204. **References**
 205. **Appendix**
 206. **Index**
 207. **Table of Contents**
 208. **Summary**
 209. **Abstract**
 210. **Keywords**
 211. **Subject Headings**
 212. **Notes**
 213. **Footnotes**
 214. **Endnotes**
 215. **References**
 216. **Appendix**
 217. **Index**
 218. **Table of Contents**
 219. **Summary**
 220. **Abstract**
 221. **Keywords**
 222. **Subject Headings**
 223. **Notes**
 224. **Footnotes**
 225. **Endnotes**
 226. **References**
 227. **Appendix**
 228. **Index**
 229. **Table of Contents**
 230. **Summary**
 231. **Abstract**
 232. **Keywords**
 233. **Subject Headings**
 234. **Notes**
 235. **Footnotes**
 236. **Endnotes**
 237. **References**
 238. **Appendix**
 239. **Index**
 240. **Table of Contents**
 241. **Summary**
 242. **Abstract**
 243. **Keywords**
 244. **Subject Headings**
 245. **Notes**
 246. **Footnotes**
 247. **Endnotes**
 248. **References**
 249. **Appendix**
 250. **Index**
 251. **Table of Contents**
 252. **Summary**
 253. **Abstract</**

44-38861-100



—

Abstract

1000

蘇子瞻詩集卷之六

Abstract

Figure 6

[illegible]



ذلک ان رجالاً لہم خبیرات
 من الخمر فی زوارق منقوشة
 من خشبة واحدة ومعهم
 النار جلی وقصب السكر والمو
 وشراب النار جلی وهو شراب
 ابيض فاذا شرب
 ساعة یوخذ من النار جلی
 فهو حلو مثل العسل فاذا ترک
 ساعة صار شراباً وان بقی اياماً
 صار خلا فیدعون ذلک بالحد
 وریما وقع الیهم الغبار الیسیر
 فیدعونہ بقطع الحديد وانما
 یتبایعون بالاشارة ید ابید
 اذ کانوا لا یفہمون اللغة و
 هم حذاق بالسباحة فربما
 استلبوا من التجار الحديد و
 لا یعطونهم شیئاً

پرواڑھیاں فطری طور پر نہیں ہوتیں،
 لوگوں کا بیان ہے کہ ان کی عورتیں
 نہیں نظر آتیں، اس لئے کہ مرد ہی جزیرہ
 سے نکل کر لکڑی کی ڈونگیوں میں ان
 کے پاس جاتے ہیں، اور ان کے ساتھ
 ناریل، گنا، کیلا، اور ناریل کی شراب
 ہوتی ہے، یہ شراب سفید ہوتی ہے،
 اگر اس کو تیار کئے جانے کے وقت ہی
 پیا جائے، تو وہ شہد کی طرح میٹھی معلوم
 ہوتی ہے، اور اگر کچھ دیر اسے چھوڑ دیا جائے
 تو وہ شراب ہو جاتی ہے، اور اگر کئی دن
 تک باقی رہ جائے تو سرکہ بن جاتی ہے،
 لوگ اسے لوہے کے عوض بیچ دیتے ہیں،
 اور کبھی کبھی تھوڑا سا غنہ بھی ان کو مل
 جاتا ہے، اس کو بھی لوہے کے ٹکڑے
 کے بدلہ میں بیچ دیتے ہیں، اور زبان
 نہ سمجھنے کی وجہ سے ہاتھوں کے اشارہ
 سے خرید و فروخت کرتے ہیں، انھیں ترائی
 میں بڑی مہارت ہے، کبھی تاجروں

فتخطف المراكب منها الى
 بلاد الهند وتقصدا الى كوكه
 ملي والمسافة من مسقط الى
 كوكه ملي شهر على اعتدال اليم
 وفي كوكه ملي مسلحة لبلاد كوكه
 ملي تسمى السفن الصينية وبها
 عذب من ابار فياخذ من الصينية
 الف درهم ومن غيرها من السفن
 برعشتر دنا نيواني دينا وبيع مسقط
 وبين كوكه ملي وبين هر كند
 نحو من شهر و ب كوكه ملي
 يستعدون المراكب تخطف
 المراكب اى تفلح الى بحر هر كند
 فاذا جاز ذودا صادر الى موضع
 يقال له لنج بالوس لا يفهمون
 لغة العرب ولا ما يعرفه التجار
 من اللغات وهم قوه لا يلبسون
 الثياب بيض كواسم وذكروا
 انهم كثير وامنهم النساء و

جواز مسقط سے ہندوستان کی طرف آتے
 ہیں اور کوکن کا رخ کرتے ہیں مسقط
 سے کوکن ایک ماہ کی مسافت پر پہنچتے
 ہوا سارنگا اور معتدل ہوا کوکن میں
 جہازوں کے بنانے اور دست کرنے کا
 کارخانہ ہے کوکن میں چینی جہاز
 آتے ہیں اور وہاں بیٹھے پانی کے کوئیں
 بھی ہیں چینیوں سے ایک ہزار درم
 لیا جاتا ہے لیکن دوسرے ملکوں کے
 جہازوں سے دس سے ایک دینار تک
 بھی لے لیتے ہیں مسقط اور
 بحر ہند کے درمیان تقریباً ایک مہینہ
 کی مسافت ہے کوکن کے لوگ بیٹھا پانی
 پیتے ہیں اس کے بعد جہاز بحر ہند کی طرف
 جاتے ہیں اور اسے پار کر لینے کے بعد
 چنگام اور سلط پہنچ جاتے ہیں یہاں
 کے لوگ عربوں اور دوسرے تاجروں
 کی زبان نہیں سمجھتے یہ لوگ کپڑے نہیں
 پہنتے ان کا رنگ گورا ہے ان کے پیر

عورۃ المواتۃ ورقا من ورق
الشجر فاذا موت بهما المراكب
جاؤا اليها بالقوارب الصغار
والكبائر وبيعوا اهلها العنابر
والنادجيل بالحديد وما
يحتاجون اليه من كسوة لاهن
لا حرج عند هو ولا برد،

۱۰۹۹

واما جو ہر کند فلہ ریج
غیر ہذا..... فیغلی لہا البحر
کفلیان القد ورویقن العنبر
الکثیر وکلما کان البحر اعز و
ابعد فورا کان العنبر اجد و
ہذا البحر اعنی ہر کند اذ
عظمت امواجه تراہ مثل
النار تنقذونی ہذا البحر صمد
یدعی اللحد و هو سلع یتبع

الناس (۱۳)

سے ستر پوشی کر لیتی ہیں، جب جہاز ان
لوگوں کے علاقے سے گزرتے ہیں تو وہ
چھوٹی بڑی کشتیوں میں ان کے پاس
آتے ہیں، اور جہاز والوں کے ہاتھ غبر
اور ناریل، لوہے کے بدلے میں فروخت
کرتے ہیں، اچانکہ گرمی اور سردی یہاں
نہیں پڑتی، اس لیے ان لوگوں کو لباس
کی ضرورت نہیں ہوتی،

بحر ہند کی ہوا بحر اوقیانوس سے مختلف
ہے، یہ طغیانی کے زمانہ میں ہانڈیوں کی
طرح ابلنے لگتا ہے، اور بہت سا عنبہ گنا
کی طرف پھینک دیتا ہے، اور سمندر جس
قدر گہرا ہوتا ہے، اس کا عنبہ اتنا ہی
نفیس ہوتا ہے، اور جب بحر ہند میں
زیادہ تلاطم ہوتا ہے تو سمندر آگ
کی طرح بھڑکتا دکھائی دیتا ہے اس
میں ایک ٹھلی ہوتی ہے، جسے کو سچ کہتے
ہیں۔ یہ دراصل ایک درندہ ہے جو انسان
کو نگل لیتا ہے،

وفي هذا البحر اذا ركب الى سرند
جزاير وليست بالكثيرة غير انها
لا تضبط منها جزيرة يقال لها
الرامني فيها عدة ملوك وسجتها
يقال ثمان مائة وتسع مائة فمئة
وفيها معاون الذهب وفيها
معادن تدعى قصور ويكون
الكاغور الجيد منها، (ص)

وفي هذه الجزيرة اعنى الرامني
فيلة كثيرة وفيها البقر والخيول
وفيها قوم ياكلون الناس وهي
تشرع على بحرين هركند وشلاط
وبعد هذا جزاير تدعى لجنباو
وفيها خلق كثير عوالة الرجال
منهم والنساء غير ان على

اگر اس سمندر میں جہازوں پر سوار
جو کر لٹکا کی طرف جائیں تو کچھ جزیرے پڑتے
ہیں جن کی تعداد یاد نہیں ہے، مگر قریب
وسیع ہے، ان میں سے ایک جزیرے کو رامنی
کہتے ہیں، اس میں کئی بادشاہ ہیں، اس کا
رقبہ آٹھ یا نو سو فرسخ بیان کیا جاتا ہے
اس میں سونے کی کانیں ہیں اور کچھ آؤ
کانیں بھی ہیں جنہیں قصور کہتے ہیں، آؤ
یہاں عمدہ قسم کا کافور ہوتا ہے۔

اس جزیرہ میں ہاتھیوں کی کثرت ہے
بلکہ اور بانس بھی ہوتے ہیں، یہاں ایک قوم
ہے جو لوگوں کو کھا جاتی ہے، یہ جزیرہ بحر ہرکند
اور بحر شلاط کے درمیان آباد ہے، اس کے
بعد لجنباو کے جزیرے ہیں، ان میں پرچا
آبادی ہے، مرد اور عورتیں دونوں ننگے
رہتے ہیں، البتہ عورتیں درخت کے پتوں

سے یا قوت نے سے، ایسی لکھا ہے اس سے خلیج بنگال مراد ہے، یہ قصور دراصل ایک بڑا شہر اور بندرگاہ
اور کافور کی پیداوار کے لئے مشہور تھا، یہ ایک سرخ رنگ کی لکڑی ہے جس کے پتے با نام کے پتوں کی طرح ہوتے
ہیں یہ یعنی بحر عمان جو بحر ہرکند کے بعد پڑتا ہے یعنی سلت چانگام جناب بھی دریائی بندرگاہ ہے،

مثل الفطر والكماة وهذه
 الجزائر التي تملكها المرأة عامرة
 بقل النارجيل وبعد ما بين الجزيرة
 والجزيرة فرسمان وثلاثة واربعة
 وكلها عامرة بالناس والنارجيل
 والهوا الودع وهذه السلطنة
 من خوا الودع في خزائنها ويقال
 ان اهل هذه الجزيرة لا يكون
 اصنع منه حتى انهم يعملون
 القمص مفر وغا منه نسجا
 بالكمين والدخريصين والجب
 وينبون السفن والبيرة
 يعملون سائر الاعمال على هذا
 النسق من الصنعة والودع
 ياتيهو على وجه الماء وفيه
 روح فتوخذ سعفة من سعف
 النارجيل فتطرح على وجه الماء
 فيعلق فيها الودع وهو يدع
 الكبتح و آخر هذه الجزائر

ان خبروں میں جاں عورت کی حکمرانی
 ہے، ماریل کے درختوں کی کثرت ہے
 ایک خبر سے دوسرے خبر سے کافی
 ۳۱۲ یا ۴ فرسخ ہے اور ان سب میں
 آدمی آباد ہیں اور ماریل کے درخت ہوتے
 ہیں ان لوگوں کی دولت کوڑی ہے
 حکومت کوڑیاں اپنے خزانے میں جمع
 کر کے رکھتی ہے، کہا جاتا ہے کہ ان خبروں
 سے اچھے کاریگر کہیں نہیں ہوتے، یہ لوگ
 مع آستین ادا سن اور گریبان کے قمیص
 کرتے بن لیتے ہیں، جانا اور گھر خود تیار
 کرتے ہیں، اور حرفت کے سارے کام بھی اسی
 طریقہ سے کر لیتے ہیں، کوڑیاں پانی کی
 سطح سے حاصل کرتے ہیں ان میں جان
 ہوتی ہے، وہ پانی کی سطح پر آتی ہیں، ماریل
 کی شاخ پانی کی سطح پر پھینک دی جاتی
 ہے، کوڑیاں اس سے لپٹ جاتی ہیں کو
 اس کو کتھ کہتے ہیں، ان خبروں کے آخر
 میں بحر ہند کے کنارے لنگا کا خبر ہے

سلسلۃ التولیع

الجواز الثالث بحوھر کند و غیرے سمندر کو بحر گرند کہتے ہیں اس

بیتہ و بین بحیرہ لا دوی جزائر۔ کے آدھ بحر لا دوی کے درمیان بہت
 کثیرہ یقال انھا الف و تسعایۃ جزائر جزیرے آباد ہیں، لکھا جاتا ہے ۱۰
 جزیرہ و دھنی فوق مابین ہڈین۔ کہ ان کی تعداد ایک ہزار نو سو ہے یہی
 البحرین ذلادوی و ہر کند۔ جزیرے ان دونوں سمندروں کے درمیان
 ہڈی الجزائر تمکھا مولۃ و۔ حد فاصل ہیں، ان پر ایک عورت کی
 یقع فی ہڈی الجزائر عنبر عظیم۔ حکومت ہے ان جزیروں میں بیش قرآن
 القدر رفقع القطعۃ مثل البت۔ عنبر ہوتا ہے، عنبر کا ٹکڑا پودوں کی
 و نحوہ و ہڈی عنبرینت۔ طرح ہوتا ہے اور سمندر کی گرائی میں
 قعر البحر نباتا فاذا اشتد ہجما۔ پودوں ہی کی شکل میں اگتا ہے، جب
 البحر قد فہ من قعر۔ سمندر کی طینیان بڑھ جاتی ہے، تو وہ آ
 سانپ کی چھتری (گلکٹا) کی طرح گرائی

ہے بحر ان کے کنارے پر لکھا جاتا ہے

۱۔ سیلمان نے بحر ہند کو بحر گرند کہا ہے، ہر گرند سمندر کے اس حصہ کو کہتے ہیں، جو جنوبی ہند کے کناروں سے ہوتا

ہے (عرب و ہند کے تعلقات ص ۱۲۶)

۲۔ ان سے جزائر شرق الہند اور جزیرہ نما ہند مراد ہیں،

سیلمان تاجر

سیلمان سب سے پہلا عرب سیاح ہے جس کا سفر نامہ ہم تک پہنچا ہے، وہ دراصل ایک تاجر تھا، جو عراق کی بندرگاہ سے چین اور مشرق اقصیٰ جا کر آتا تھا، اس آمد و رفت میں اُس نے ہندوستان کے پورے ساحل کا چکر لگایا تھا، اپنے سفر نامہ میں اُس نے ہندوستان کی تہذیب و معاشرت، تمدن و سیاست، یہاں کے راجاؤں کے بعض تعزیری قوانین اور چین سے اس کا موازنہ کیا ہے، اس کے معلومات بیشتر ختم وید ہیں، اس کی پیدائش اور وفات کا سنہ نہیں معلوم ہو سکا، مگر وہ تیسری صدی ہجری کا سیاح ہے، یہ سفر نامہ اس نے ۳۲۳ء میں لکھا تھا، اور ۳۷۴ء میں پہلی مرتبہ پیرس سے فریچ ترجمہ اور فرانسیسی عالم دنیو (Beinew) کے تنقیدی مقدمہ کے نام کے ساتھ سلسلۃ التواریخ کے ساتھ شائع ہوا ہے،

ثُمَّ إِلَى الْهِنْدُ ثُمَّ إِلَى الصِّينِ (ص ۱۵۵)

وَإِيَّانَا وَفِيهَا تِهَامَةُ وَ

الْيَمَنُ وَالسَّنْدُ وَالْهِنْدُ الصِّينُ

وَأَسْقُونِيَا بِالْبَحْرِ سِدْرَةَ شَدِيدَةَ

الْبَهْرِ (ص ۱۵۵)

وَمِنْ عَجَائِبِ الْأَرْضِ نَارُ

تَبَسُّطِيَّةٍ وَبِالْأَنْدَلُسِ وَالْهِنْدُ

تَسْتَعْلِقُ فِي حِجَابَةِ أَنْ نَارًا وَاحِدَةً

يَحْمِلُ مِنْهَا سَعْلَةً لَوْ تَقَدَّحُ

بِالنَّارِ (ص ۱۵۵)

وَيُخْرِجُ مَهْمُورًا نَهْرًا لَسْبَنَ

مِنْ جِبَالِ شَقْتَانِ وَنَهْرُ السَّنْدِ

هُوَ سَعْبُ نَهْرِ جِيحُونَ وَآلِيهِ

يَسْتَبِيعُ بَعْضُ مَمْلَكَةِ الْهِنْدِ يَمُرُّ

بِالسُّنْدِ وَبِالصِّينِ (ص ۱۵۵)

السُّنْدُ فِي الْكَبِيرِ لَعْدُ أَنْ تَحْمِلَ تَهْمُورًا

أَتَاهَا زَيْلَادُ الْهِنْدِ (ص ۱۵۵)

لَوْ تَقَدَّحُ بِالنَّارِ (ص ۱۵۵)

بِالنَّارِ (ص ۱۵۵)

بِالنَّارِ (ص ۱۵۵)

پھر چین پہنچے ہیں اور

دستورہ ارضی کی پادشہوں میں ایک

ایوان ہے جس میں تمام زمین اندر

ہندو چین اور اسقونیا وغیرہ ملک

آباد ہیں اور اسقونیا کی طرف

زمین کے عجائبات میں مقلیدہ اندس

اور ہندوستان کی وہ آگ بھی ہے جو

پتھر میں بھی بھڑکتی ہے اگر کوئی شخص

اس کی چٹکارا کرے تو نہیں ٹپ

سکتا کیونکہ وہ ایسی عورت ہے جس میں

نورانیہ منہ کا خروج شقان کا ایک

پہاڑ ہے اور یہ دریا دریائے جیون کی ایک

شاخ ہے ہندوستان کے بعض علاقے

اس کی طرف مشہور ہیں اور دستورہ

بہا دستورہ و نصیب فی البحر

دریاؤں سمیت بحر مشرق میں جا کر گر جاتا ہے

اور انہا زبیلہ ہند (ص ۱۵۵)

لَوْ تَقَدَّحُ بِالنَّارِ (ص ۱۵۵)

بِالنَّارِ (ص ۱۵۵)

بِالنَّارِ (ص ۱۵۵)

دعویٰ، فارسی، رومی، فرنگی، اندلسی اور
 روسی زبانیں بولنے والے یہودی تاجروں
 کے ذکر میں لکھا ہے کہ وہ بحرِ قزح سے
 بحرِ مشرق میں سوار ہو کر حجاز و جدہ
 ہوتے ہوئے پھر سندھ، ہند اور چین
 جاتے ہیں، چین سے خشک، عود، کافور
 والی چینی، اور ان علاقوں میں پیدا ہونے
 والے دوسرے سامان اپنے ساتھ لاتے ہیں۔

پھر دریائے وجہ میں جہازوں پر سوار
 ہو کر ابلہ جاتے ہیں، اور ابلہ سے عمان
 پھر سندھ، ہندوستان اور چین روانہ
 ہو جاتے ہیں، یہ سارے ممالک ایک دوسرے

سے قریب اور ملے ہوئے ہیں،

پھر کرمان، پھر سندھ، پھر ہند اور

ثم یضون الی السند و
 الهند والصین فیحملون من
 من الصین المسک والعود
 الکافور والدردصینی وغیر ذلک
 یمتاجیل من تلک النواحی،

ثم یرکبون فی دجلۃ الی ابلہ
 ومن ابلہ الی عمان والسند
 الهند والصین کل دکتصل
 بعضہ ببعض،

(ص ۱۵۳ و ۱۵۴)

ثم الی کرمان، ثم الی السند

ابو عبد اللہ عربوں کے عراق پر قبضہ سے پہلے ایرانیوں کے زمانہ میں ہندوستان کے لئے خلیج فارس کا سب سے بڑا
 اور مشہور بندر گاہ تھا، جو بصرہ کے قریب واقع تھا، ابلہ سے ہندوستان کی تجارتی آمد و رفت اس کثرت
 سے تھی کہ اہل عرب اسے ہندوستان ہی کا ایک ٹکڑا سمجھتے تھے، چین اور ہند سے آنے والے جہاز یہیں
 ٹھہرتے تھے، اور یہیں سے روانہ ہوتے تھے (عرب و ہند کے تعلقات ص ۵۰) ۱۵ مشہور اور آباد صوبہ جس کے
 متعلق متعدد شہر اور گاؤں تھے، یہ فارس اور کرمان، سجستان اور خراسان کے درمیان واقع ہے عرب

اور کہتی کہتے ہیں، بیش (دیش) پر اہل
 حرز اور پیشہ والے لوگ ہیں، چند اہل
 یہ کھڑا ہی اور کلا دنت ہیں، اُن کی توجہ
 خوبصورت ہوتی ہیں، اڈوٹم، یہ گانے پانے
 اور کھیل تماشہ کرنے والے لوگ ہیں، اُن کا
 رنگ گندمی ہوتا ہے،

ہندوستان میں ۲۴ قسم کے مذہب
 ہیں، بعض خدا اور رسول دونوں کو مانتے
 ہیں، بعض خدا کو تو مانتے ہیں مگر رسول
 کا انکار کرتے ہیں، بعض نہ خدا کے قائل
 ہیں، نہ رسول کے، ان کا گمان ہے کہ
 جہاز پھونک اور منتر کے ذریعہ مرادیں
 حاصل کی جا سکتی ہیں، بیماری میں جھاڑ
 پھونک سے علاج کرتے ہیں، اور اسی
 کا پانی بھی پیتے ہیں، مان کا ادا نام تہنہ
 پر عقیدہ ہے، اور وہ سمجھتے ہیں
 کہ اسی سے ان کو نفع اور نقصان پہنچتا
 ہے، اور وہ ایسی میں خیالی چیزیں ظاہر کرتے
 ہیں جن کو دیکھ کر مقلد میراں رہ جاتے ہیں،

ضاعات ومیمن والسند الیہ
 وھو اصحاب اللہ وذا الخون و
 فی نساہم جبال والذ نبیۃ
 وھو سمر اصحاب لہو و مفا
 ولعب،

(ص ۱۱)

و مل اهل الهند اثنتان و
 ادبون ملۃ متہم من یثبت
 الخائف عزوجل والوسل ومنہم
 من ینفی الوسل ومنہم الثانی
 لکل ذلک والہند تزعم انہا
 تدرك بالرقی ما ادادوا یتستقو
 بہ السقم ویخرجونہ من سقۃ
 ویصلو الوھم والفکر ویحلون بہ

و یعتقدون ویفرون ویفنون
 و لھم اظہار التھامیل الی شئیر
 فیہا کادیب وید حون حبس
 المعسر والبرہ
 (ص ۱۱، ۱۲)

بقر وجوامیس -

پانی میں ڈوب جاتا ہے، یہاں گائیں

اور بھینس بکثرت ہوتی ہیں،

ہندوستان کے بعض مشہور شہریہ ہیں

سامل، ہورین، قالون، گندھار

اور کشمیر -

ومن مدن الهند المشهورة

سامل وهورین وقالون

قندھار و کشمیر، (ص ۶۸)

ومن السند القسط والقنا

والخیزران، (۷۱)

والهند سبعة اجناس

الشاکثرية وهم اشرفهم

فيهم الملك تسجد الاجناس

كلها لهم ولا يسجدون لاحد

والبراهمة وهو لا يشربون

الخمر ولا يبدون - والکشرية

لشربون ثلثة اقداح فقط

لا تزوجهم البراهمة ويتزوجون

فيهم - والشودرية وهم اصحاب

زراعة والبیشية وهم اصحاب

سندھ سے قسط (کٹ) نیزہ اور بید

کی برآمد ہوتی تھی،

ہندوستانیوں کی سات قسمیں (ذرا)

ہیں چھتری، یہ یہاں کے شرفار ہیں

انہی میں سے بادشاہ ہوتے ہیں، ان

کو سب ہندوستانی سجدہ کرتے ہیں، اور

یہ کسی کو سجدہ نہیں کرتے، برہمن، بھیل

اور نشہ آور چیزیں استعمال نہیں کرتے

کھتری، یہ لوگ تین پیالوں تک پتی لیتے

ہیں، برہمن اپنی لڑکیوں کی ان سے شادی

نہیں کرتے، مگر ان کی لڑکیوں سے اپنی

شادی کر لیتے ہیں - شودر، یہ زراعت

یعنی موجودہ برہمن جو ریاست گریبار میں شامل اور ہندوؤں کا مقدس مقام ہے یہ شہر کبریا جیت

دار الخلافہ رہ چکا ہے،

البلوك كلهه مخموه الاذان -

(ص ۶۶ تا ۷۸)

اوپر مذکور کی جوتی ہے، اہل چین اس کے
پٹے بناتے ہیں، ایک پٹے کی کم سے کم
قیمت ۳ سو دینار اور زیادہ سے زیادہ
۳ ہزار، اور ہزار دینار تک جوتی ہے،
ان تمام مذکورہ بادشاہوں کے کان
چھٹے ہوتے ہیں،

چین جاتی آماستوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ
ایک سے جو بائیں جانب پڑتا ہے، جزیرہ
یومہ سے جاتے ہیں، اس جزیرہ میں
عود ہندی اور کافر ہوتا ہے، یہاں
سے قمار (اس کاری) پانچ دن کا
راستہ ہے، قمار میں عود قاری اور
دھان ہوتا ہے، قمار سے صنف کے
ساحل پر تین دن کا فاصلہ ہے، یہاں
عود صنفی ہوتا ہے، جو قاری سے بہتر
ہے، اور عمدہ اور وزنی ہونے کی وجہ سے

من مایط ذات الیسار الی جزیر
تیومہ فیہا العود الہندی و
الکافور ومنہا الی قمار مسیرۃ
خمسة ايام وبقمار العود القاری
وارد من قمار الصنف علی
الساحل مسیرۃ ثلثة ايام و
بہا العود الصنفی وھو افضل
من القاری لانه یغرق فی
السماء لوجود سہ وثقلہ وبہا

۱۔ قدیم ہندوستانی راجہ زیارات پھرتے تھے اس لئے ان کے کان چھیدے ہوتے تھے، اب بھی ہندوؤں
میں بعض قوموں کے کان چھیدے ہوتے ہیں، ۲۔ یعنی چین ایک بڑا شہر اور آسام کے راجہ کے ماتحت تھا،
یہاں کا عود شہور ہے، عرب اسے عود صنفی کہتے تھے،

وذكر وان له خمسين الف فيل
وله الثياب القطنية الخلية
والعود الهندي ثم بعد ذلك
قامرون يتصل مملكته بالصين
وفي بلدة الذهب الكثير والكر
كدن وهي دابة لها قرن واحد
في الجبهة طوله ذراع وعظمه
مبضات فيه صورة من اقل
القران الى اخره فاذا شق رأيت
الصورة بيضا في سواد كما البسر في
صورة انسان اودابة اوسمة
اوطاوس او غيره من الطير
فيتخذ اهل الصين مناطق
تبلغ المنطقة ما بين ثمانمائة
دينار الى ثلاثة الاف دينار
الى اربعة الاف دينار وههنا

چاپ اور اس کے بعد گجرات کے راجہ میں
گجرات کے راجہ کا سکھ طاہرہ درہم میں
اس کے بعد گجرات پھر (برہما) کی سلطنت
ہے، رنجی (برہما) اور دوسرے مالک کا
راستہ ایک سال کا ہے، لوگوں کا بیان
ہے کہ راجہ برہما کے پاس ۵۰ ہزار ہاتھی
تھے، اس کے پاس غلی سوتی کپڑے
عود ہندی ہے، اس کے بعد آسام کا
راجہ ہے، اس کی مملکت چین سے متصل ہے
آسام میں بہت زیادہ سونا اور گینڈا ہوتا
ہے، گینڈا ایک جانور ہے جس کی پیشانی
پر ایک ہاتھ لبا، اور ۲ مٹھی موٹا ایک سنگ
ہوتا ہے، اس میں ایک تصویر ہوتی ہے
جب سنگ کو پھاڑا جاتا تو سیاہی کے
اندر سفید سی تصویر نظر آتی ہے، یہ تصویر
یا تو آدمی یا کسی جانور یا مچھلی یا مور یا کسی

(بقیہ حاشیہ ص ۲۲) بندرگاہ تھا، یہاں سے جازن عدنان جایا کرتے تھے (عرب و ہند کے تعلقات ص ۲۶۹)
۱۵ یہ ایک قسم کا جاوہر کا سکھ تھا، اور گجرات اور سندھ میں بھی رائج تھا، آج کل کے آٹھ آنے کے برابر
ہوتا تھا، (آرٹیکل سندھ ص ۱۳۷)

قمار فاته بھو الزنا و الشراب
 و ملک سر ندیب یجل الید
 المزمین العواق، ویشربھا،
 و ملوک الهند ترغب فی اذع
 سہک الفیلہ و تزدید فی اثمانھا
 الذہب الکثیر و اذفعھا تسح
 اذرع الافیلہ الا غباب فانھا
 عشر اذرع واحدی عشرۃ درنا

و اعظم ملوک الهند بلہار و تفسیر ملک
 العلوک و نقش خاتمہ من و دیک
 لا مرولی مع انقطاعہ و ینزل
 الکملکم بلاد الساج و بعدہ ملک
 الطاف و بعدہ جابہ و بعدہ
 ملک الجزر و لہ الذراہ و الطافہ
 و بعدہ غابہ و بعدہ دھمی و
 بینہ و مین ہٹو لا و مسیرۃ ستہ

مگر تار کاراجہ نہ نا اور شراب و دونوں کو
 حرام سمجھا ہے، لہذا کے راجہ کے لئے عرق
 سے شراب جاتی ہے، اسی کو وہ پیتا ہے،
 ہندوستانی راجہ قدآور ہاتھی پالتے
 کے بڑے شوقین ہیں، اور انھیں بڑی
 بڑی قیمتیں اور بہت سا سونا دے کر خریدنے
 میں سب سے اونچے قدر کا ہاتھی و گز کا
 ہوتا ہے، البتہ اغیاب کے ہاتھی ۱۱۱۰
 ہاتھ کے موٹے ہیں،

ہندوستان کا سب سے بڑا راجہ بہرا (دلیہ
 ماے) ہے، جس کے معنی ہی شہنشاہ
 (مارا ج کہوتے ہیں، اس کی انگوٹھی میں
 کندہ تھا کہ جو شخص تجھ سے کسی غرض
 کی وجہ سے محبت کرے گا، وہ اپنی غرض
 پوری نہ ہونے کی وجہ سے تجھ سے کنارہ کش
 ہو جائے گا، مارا بہرا سا گوان کے ملک
 کو کم میں رہتا ہے، اس کے بعد طاف بھی

ملے یعنی اس کماری جہاں کا عود مشہور ہے، اور عرب اسے عود تھامری کہتے تھے۔ ملے اس سے سیلوں کے ٹکڑے
 مراد ہیں۔ کم (کو کم) موجودہ کو کسی جوڑاؤ کو در کو چین کا علاقہ ہے، پڑا خوبصورت اور مالدار شہر اور مشہور

ثعالی ثارامسیرۃ مبعۃ ایاہ
 وھی الحد بین فارم و السند
 ومن ثارالی الدیل مسیرۃ
 ثمانیۃ ایاہ ومن الدیل الی
 مصب مہوان نہر السند فی
 البحر فمخاں - ومن السند یحی
 القسط والقنا والخیزران

ومن مہوان الی اوتکین وھی
 اول ارض الہند مسیرۃ اربعۃ
 ایاہ و فی ہذی الارض یسبت
 القنا فی جبالہا والذرع فی اودیتہا
 وابلہا عتاة مردۃ لصوص و
 منها علی فرسخین البید لصو
 و منها الی کولی فرسخان ومن کولی
 الی سند ان ثمانیۃ عشر فرسخا
 و بہا ساج وقنا ومن سند ان
 الی ملی مسیرۃ خمسۃ ایاہ

(بصرہ سے ہندوستان آنے کے راستے
 کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ) پھر ارد
 سے ثار ایک منقہ کی راہ ہے اور یہی
 ایران اور سندھ کی درمیانی سرحد ہے
 ثار سے دیل آٹھ دنوں کا راستہ ہے
 دیل سے دیل پر دریاے سندھ کا
 دہانہ ہے، سندھ سے قسط (کٹ) نیزہ
 پیدا اور بانس وغیرہ برآمد ہوتا ہے
 دریاے سندھ سے اوتکین ۴ دن کا
 راستہ ہے، یہیں سے ہندوستان کی سر
 شروع ہوتی ہے، سندھ کی پہاڑی
 زمینوں میں پیدا و نیزے ہوتے ہیں
 اور نشیبی علاقوں میں کاشت ہوتی ہے
 باشندے سرکش، لیٹے اور ڈاکو قسم کے
 ہیں، یہاں سے دیل پر مید قوم کے ڈاکو
 رہتے ہیں، اوتکین سے کولی ۶ میل پرا
 کولی سے سند ان ۵ میل پر واقع ہے
 سند ان میں ساگو ان کی لکڑی اور نیزہ

دسد وسان وراساک والروی
 وساوندی والمولات سنک
 والنندل، والبیلیمان و سرت
 والکلیج و موند قالی و دھنج
 و بروص و کان عیوان بن موسیٰ
 البرکی ضمن السند علی ان بھل منھا
 بعد کل نفقة الف الف درهم

(ص ۵۶-۵۷)

اسے سند ان مصوبہ سند سے متصل دریائے سندھ کے کنارے گجرات کا مشہور اور نہایت سرسبز و شاداب شہر ہے
 یہاں کی آب و ہوا گرم ہے (تاریخ سندھ) اسے منڈل راجہ کامروپ (آسام) کے تحت دیا
 برہمپتر کے کنارے ایک چھوٹا شہر ہے، جہاں عود بہت نکلتا ہے (تاریخ سندھ) اسے بھیلان
 یہ سندھ، گجرات، کاٹھیاوار، ادرمار و اڑکی سرحد پر واقع تھا، اور کسی زمانہ میں بھیلوں اور پھر گوجروں
 کا پای تخت تھا (تاریخ سندھ) اسے سرت (سورت) کاٹھیاوار کا قدیم نام ہے (تاریخ سندھ)
 شہر کیرج، یا کرج، موجودہ جے پور کا نام تھا، اور کسی زمانہ میں مشہور ہندوستانی راجہ دہر کی یہاں تخت
 تھی (تاریخ سندھ) اسے غالباً مبصر جوگا، اہل عرب مداس میں یسباد کے دوسرے مقابل ساحل کو مبصر
 کہتے تھے، اور اس کا موجودہ نام کار و منڈل ہے، جہاں کا عود مشہور ہے اور یہ یسباد کے پورب میں کلم
 (ٹراڈ کور) سے ۱۳ میل کی مسافت پر واقع ہے، اور قالی (گالی) سیلون کی بند گاہ جو آج بھی یہاں
 سے یورپ اور امریکا کو جہاز جاتے ہیں۔

(عرب و ہند کے قطعات ص ۶)

ابن مفرغ :-

مفرغ کا شعر ہے :-

بقند ہار و من تکتب مینتہ

قند ہار میں جس کی موت لکھی ہو

بقند ہار پر جبہ دونہ الخبز

اس کی خبر نہیں مل سکتی،

وقصد ار والبرقان و

قصدا، بوتقان، قند ایل، قنر پور،

قند ایل و قنر پور و دار ایل

ار مایل، دیل، قنیل، کھبایت، سہان

والد ییل و قنیل و کنایا و سہنا

سد و سان، ار اسک، رور، سا و ندری،

لے بوتقان (توقان) علاقہ بہہ کا شہر تھا، اور ۲۷۹ء تک یہ شہر آباد تھا، لے ار مایل (ار بن ہلیہ) مکران کی سرحد پر اس کے اور دیل کے درمیان سمندر کے کنارے ایک بڑا شہر تھا لے دیل، دریائے سندھ کے مغربی جانب سمندر پر کسی زمانہ میں ملک سندھ کا سب سے بڑا شہر، بندر گاہ اور تجارتی مرکز رہ چکا ہے لیکن اب یہ بھی پتہ نہیں چلتا کہ وہ کس جگہ آباد تھا، بعض لوگ بھنبھور واقع کر اچی کو اور بعض ٹھٹھہ کو قدیم دیل (دیل) بتلاتے ہیں، (تاریخ سندھ) لے دیل اور مکران کے درمیان ایک بڑا اور سا علی شہر ہے لے کھبایت یہ گجرات میں سمندر کے کنارے ایک بڑا بندر گاہ تھا، ہینیرہ، چاول، شہد، اور ناریل کے لئے مشہور تھا، یہاں سے جوتے ساری دنیا میں برآمد کئے جاتے تھے، (تاریخ سندھ) لے سد و سان - اس شہر کا مختلف زمانہ میں سد و سان، سیوستان، سیوان اور سیوان الگ الگ نام رہا ہے، آج کل سیوہن کہتے ہیں یہ بھی گجرات کا علاقہ اور سمندر کے کنارے آباد ہے، (تاریخ سندھ) لے اسک - خروج کے ملک کا صدر مقام تھا یہاں کی آبادی بہت تھی، اور تجارتی منڈی بھی تھا، (تاریخ سندھ) لے رور راجہ داس کے عہد میں پایہ تخت اور سندھ کا بڑا اور تجارتی شہر تھا، دریائے سندھ کے مشرقی جانب یہ اور اسی کا قلعہ ایک بلند پہاڑ پر واقع تھا، ساتویں صدی ہجری میں دریائے رُخ پھیر لینے کی وجہ سے ویران ہو گیا، اب اس سے پانچ میل کے فاصلہ پر روٹری (نزد خیر پور ضلع سکھر) نام کا ایک دوسرا گاؤں آباد ہے، (تاریخ سندھ)

منافیت فرج بیت الذیہ
والفرج الثغر یكون مبلغ ذلک
الذیہ الفی الف ثلثمائة الف
وسبعة وتسعين الفا وستمائه
مثقال، (ص ۵۵ و ۵۶)

بلد السند الیقان وبنہ و
مکون والمید والقندھار قال
سندھ کے شہروں میں ثلاث اہلہ
مکہ، قندھار اور قندھار کے متعلق ابن

ابن خرداد بہ نے سندھ کے ضمن میں جن شہروں کا نام لیا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ بلوچستان کے بعد گجرات تک سندھ ہی کا علاقہ سمجھتا ہے، اور یہی حال تمام قدیم مؤرخین عرب کا ہے۔ ثلاث کینرکانان یا قیقان (دیکھان) ایک ہی نام ہیں، یہ ملک طبرستان کا خوشحال شہر اور بادشاہ کا پایہ تخت تھا۔ یہ بھی حدود مکران میں داخل اور مکران کی پیداوار کے لئے مشہور تھا۔ یہ ایک قدیم آریہ قوم کا نام ہے، جو دادوی سندھ میں آباد اور نہایت وحشی اور جنگ جوش تھے، ابا ث ان کے حریف ہوتے تھے، راجہ لکھانے حجاج کے لئے جو ہار تحفوں کے ساتھ روانہ کیا تھا، اسے اسی قوم نے دہلی کے بندر گاہ کے قریب لوٹ لیا تھا، ان ہی کے نام پر یہ شہر رہا ہوگا، جو سندھ کے ماتحت تھا،

(تاریخ سندھ ص ۴۱)

قندھار (گندھار) گویہ سندھ کا مشہور اور چرونی شہر سمجھا جاتا تھا، لیکن اس کی حیثیت مستقل ریاست کی بھی تھی، یہ برہمنوں اور ریشیوں کا مرکز بھی رہ چکا ہے، یہاں سندھ کا ایک معاون دربار رکھ (دادوی) رہتا ہے۔

(تاریخ سندھ)

الى اسر نشان الربون فرسخاً
الى قرية سليمان بن سميع ثمانية
وعشرون فرسخاً و قرية سليمان
هذه فرصة من جائن خولنا
يريد السند والهند ثوالى
المنصورة ثمانون فرسخاً من
اول عمل مكران الى المنصورة

ثلاثمائة وثمانية وخمسون فرسخاً
والطريق في بلاد الزط وهو

ومن زرنج مدينة سبجان
الى الملتان سيرة شهرين و
وسميت الملتان فرج بيت
الذهب لان محمد بن يوسف
اخا الحاج بن يوسف اصاب

في بيت بهادر بعين بهادر اذ هبا
والبهادر ثلثمائة وثلثة وثلاثون

ملک سے گذرتا ہے اور جاٹ قوم کے
لوگ راستے میں امن و امان کے محافظ
ذمہ دار ہیں

میں سے ملتا ہے اور
میں سے ملتا ہے اور

میں سے ملتا ہے اور
میں سے ملتا ہے اور

سبجان کے شہر راج سے ملتا ہے
مینہ کی راہ ہے اور ملتان کو فرج بیت
الذهب (سنہری سرحد) کہتے ہیں کیونکہ
حجاج کے بھائی محمد بن یوسف نے یہاں
ایک گھر کے اندر ہم بھارا سونا پایا تھا

اور بہار ۳۳۳ھ میں کا ہوتا ہے اسی
بنام ملتان کو فرج بیت الذهب کہتے ہیں

ملتان، ہندوستان کا پرانا مشہور اور بڑا شہر ہے کسی زمانہ میں یہ ایک ریاست کی حیثیت رکھتا تھا اور یہاں
ایک تہخانہ تھا جس کی یا تر کے لئے تمام ہندوستان سے لوگ آتے تھے اور بیش بہا قیمتی چیزیں اس کی مذکور کرتے
تھے (تاریخ سندھ)

بستہ فراسخ شمالی النخل تسعة
 فراسخ شمالی قلیان بستہ فراسخ
 شمالی سیرامی خلف اربعہ فراسخ
 شمالی قنودر ثلثہ فراسخ
 الی حیس علی طریق قند ایل
 مفارحہ عشر و ن فرسخ شمالی
 سیرامی داران عشرہ فراسخ
 الی الجیشہ عشرہ فراسخ
 قصدا اربع عشرہ فراسخ و من
 قصدا الی الجوراد جون و سنا ثلثہ

پھر سرسے داران کا ۲۰ میل، پھر جیشہ کا
 ۲۰ میل، پھر قصدا کا ۲۰ میل، قصدا
 سے جد کا ۱۲۰ میل، پھر سردشان کا
 ۲۰ میل، پھر قرہ سیلمان بن سیم کا ۱۰
 میل اور قرہ سیلمان خراسان سے ۲۰
 اور ہندوستان جانے والوں کا ہندو گاہ
 ہے قرہ سیلمان سے منصورہ کا فاصلہ
 ۲۰ میل ہے، اس طرح گویا کمران کی
 ابتدائی سرحد سے منصورہ کا فاصلہ
 ۱۰۴ میل ہے، اور یہ راستہ جاٹوں کے

سے قصدا اور قنودر ایک ہی شہر کے نام ہیں، یہ طرآن کا پایہ تخت رہ چکا ہے ایک محل میں واقع
 تھا، اس کے بیچ میں ایک تلہ تھا، (تاریخ سندھ)
 پہ پانے زبان میں ایک آباد و شاداب شہر کامرزی شہر و چکا ہے، جو دریائے سندھ کے کنارے
 ایسی جگہ پر آباد تھا کہ دریا کی ایک شاخ نے نکل کر اسے جزیرہ کی طرح بنا دیا تھا۔ اس کا پرانا نام
 ہندی میں سمبھو تھا، مگر اہل ایران اس کو برہمن آباد کہتے تھے، بعد میں بعض فوجی اور سیاسی ضرورتوں
 سے سندھ میں عربوں کو خود اپنے شہر بنانے پڑے تو حکم بن محمد بن قاسم نے برہمن آباد سے ۶ میل کے فاصلے
 پر یہ شہر آباد کیا، اور خوش خالی کے لئے منصورہ نام رکھا لیکن پانچویں صدی ہجری کی ابتداء میں اس شہر
 کا خاتمہ ہو گیا،

تجین سے بلوچین کی شاہراہ کا ۳۰ میل پھر

نمک کے پہاڑ کا ۸ میل، پھر نخل کا ۲۰

میل پھر قلمان کا ۸ میل، پھر سرے غلت

کا ۱۲ میل، پھر قنبر پور کا ۹ میل پھر حلیس کا

جو قندابل کے راستہ پر ایک صحرا ہے، پھر

عشرۃ فراسخ شمالی موسارتہ

تسعۃ فراسخ شمالی ذرک باموچ

تسعۃ فراسخ شمالی تجین عشرۃ

فراسخ شمالی مقاطعة البوص

عشرۃ فراسخ شمالی الجبل الملح

(بقیہ حاشیہ ص ۱۱ و ۱۲) دور کی سرحدیں وسطایشیا کی طرف دشت تین اور ہندوستان کی طرف ہندوکش کے سلسلوں

تک پہنچی تھیں، اس کے بعد خراسان کی حدود اتنی وسیع نہیں رہیں، اور زمانہ وسطیٰ کے صوبہ خراسان

کے متعلق یہی سمجھا آسان ہوگا کہ شمال مشرق میں یہ صوبہ دریاے جیون تک پھیلا ہوا

تھا، اگر ابھی تک ہرات سے آگے پہاڑی علاقے جواب افغانستان کا شمالی مغربی حصہ ہیں، اس میں

شامل تھے، ان کے علاوہ دریاے جیون کے بالائی حصے کا ملک پابیر کی سمت کا جہاں تک کہ عربوں کو اس

کاظم تھا خراسان کے اضلاع بعید میں شمار ہوتا تھا، (دیکھو جغرافیہ خلافت مشرقی باب ست و مفرق ص ۵۸۲)

و ۵۸۳) یہ سب غیر معروف مقامات کے نام ہیں، جو مسافروں کو راستے میں پڑتے تھے،

۵۸۴ مکران کی سرحد پر قفص اور بلوچ نام کی دو وحشی قوین آباد تھیں، ۵۸۵ زمانہ وسطیٰ میں مکران کا دارالحکومت

تھا، اور ملک کے اندر دینی حصہ میں اس جگہ واقع تھا، جسے آج کل پنج گور کہتے ہیں،

(دیکھو خلافت مشرقی ص ۴۹۵)

۵۸۶ قندابل (گند اوسی) اس شہر کا اصل نام گندابھیل رہا ہوگا کسی زمانہ میں یہاں بھیلوں کی حکومت

تھی، زمانہ وسطیٰ میں سندھ کے بڑے خوشحال اور آباد شہروں میں شمار ہوتا تھا، اور یہاں سے خرمائی بہت

برآمد ہوتی تھی،

اربعتہ عشر فرسخا شمالی قریۃ یحییٰ کا ۳۰ میل پھر ہزارہ کا ۴۰ میل پھر مدرکا
 ابن عمرو عتبرۃ فراسخ، شمالی ۳۰ میل، پھر بوسارہ کا ۲۰ میل پھر درک
 ہذا عتبرۃ فراسخ شمالی مدر بامویہ کا ۲۰ میل، پھر تھکن کا ۳۰ میل پھر

بقیہ حاشیہ ص ۱۱) دینے ملک ہے، گزشتہ زمانہ میں اکثر اوقات یہ علاقہ وائی سندھ کے ماتحت رہا ہے، اس لئے اکثر عرب سیاحوں نے اس کو بھی سندھ میں شمار کیا ہے، چنانچہ ابن رستہ نے یہی لکھا ہے کہ سندھ کی سرحد تیرہ رگوں کے پایہ تخت سے شروع ہوتی ہے، (دیکھو اطلاق انقیسہ ص ۸۰) چونکہ اہل طبری وغیرہ نے اس کے حالات کسی قدر تفصیل سے لکھے ہیں، اس لئے مزید تفصیل بیان کرنی ضروری نہیں معلوم ہوتی۔ ۳۵ مگر ان کی سرحد طاہران سے شروع ہوتی ہے، (دیکھو تاریخ سندھ ص ۱۹۸) شہر طوس جو خراسان کا مشہور و مردم خیز شہر ہے، اور طاہران اور نوقان دو شہروں سے مل کر بنا تھا، ان کے ماتحت ایک ہزار سے زیادہ قریے تھے، خلیفہ ثالث حضرت عثمان کے زمانہ میں مسلمانوں نے اس شہر کو فتح کیا تھا، چوتھی (دسویں) صدی میں خراسان کے ربع منشاؤ میں دوسرے درجہ کا شہر تھا، تیسری صدی ہجری میں طوس کے دو حصوں میں نوقان بڑا تھا، اور چوتھی صدی میں طاہران اس سے بڑھ گیا، طاہران کا قلعہ مشہور تھا، اس کی غمارت عظیم الشان تھی، اور بہت دور دکھائی دیتی تھی، وہاں کے بازاروں میں مال تجارت کی بہتات تھی، جامع مسجد نہایت خوبصورت تھی، ۳۶ مطابق ۱۲۲۵ میں اس تمام علاقے کو مع طوس کے دو شہروں یعنی نوقان اور طاہران مغلوں کے جرگوں نے خوب لوٹا اور تباہ کیا (دیکھو معجم البلدان ج ۶ صفحہ ۱۰۷) اور خلافت مشرقی میں ۵۹۳ تا ۵۹۵) سے مصنف نے خردن کا شہر بتایا ہے، اور خردن خراسان کا علاقہ ہے (دیکھو معجم البلدان ج ۳ ص ۶۲) زمانہ وسلی میں خراسان کا اطلاق اس ملک پر ہوتا تھا، جس میں تمام اسلامی عربیہ بادیا ایران کے مشرق سے شروع ہو کر مندوتان کے پناؤن کی سرحد تک واقع تھیں، ان وسیع مثنوں میں خراسان کی حدود کے اندر بہت سی نال مشرق میں تمام ترک ماوراءالنہر اور تحت جنوب میں سجستان تہہ توہستان شامل ہو جاتا تھا، اور خراسان کی

من الفهرج الى الطابان
 من عمل مکران عشره فواسه ثو
 فرج سے مکران کے علاقہ طابان
 کا فاصلہ ۳۰ میل پھر باسور بنان شہر
 خرون کا ۲۲ میل پھر قریہ بجی بن عمرو

(بقیہ حاشیہ ص ۱۰) گجر ہے گوجر اجمہ گجرات کے راجہ تھے جب گوجر قوم ہندوستان فتح کر کے آئے ہوئے ہوئے
 اس ملک میں آئی تو انھوں نے اپنے جنوبی مقبوضات کے تین حصے کئے، سب سے بڑے حصہ کا نام ہارٹھ
 اور دوسرے کا گجر راٹھ اور تیسرے کا سورٹھ رکھا، جنھیں آج کل ہمارا شہر (مرہٹہ دیس) گجرات اور سورٹھ
 (کاٹھیاوار) کہتے ہیں، سندھ کے مسلمان اس کو جزر کہتے تھے، جو گجرات کا معرب ہے، اور گجر مخفف گ
 گوجر کا، پھر ہندوستان کے ترکی فاتحوں نے گجر راٹھ سے گجرات بنا دیا، اور یہی نام اس وقت معروف
 و مشہور ہے (تاریخ گجرات) ۳۵ یہ اصل میں گاہ ہے، جو ہندوستان کی ایک قوم کا نام ہے، اور اب بھی ہندوستان
 میں موجود ہے (شاہان گوجر ص ۵۲۴) غالباً ردوان یا ارکان واقع برہما ہے، مولف شاہان گوجر
 کہتے ہیں کہ یہ لفظ برہما ہے، عرب تو رخن نے الف کو بصورت ی لکھا، برہما کا یہی ہو گیا اور ب کا ششہ
 نقل و نقل میں اُٹ گیا، رہی رہ گیا (دیکھو ص ۵۱) ۵۵ اس سے کامروپ مراد ہے اب اسے آسام کہا جاتا ہے
 یہ ہندوستان کے شمالی اور مشرقی سرحد پر واقع ہے یہاں کے راجہ کو قمارون (راجہ کامروپ) کہتے ہیں ایسا
 گینڈا بہت ہوتا ہے، سونے کی کان بھی ہے، عود اور اسلیم تیز کرنے کا پتھر بھی بہت ملتی ہوتا ہے

(دیکھو تاریخ سندھ)

۱۵ ابن خرداد بہ کے زمانہ میں تاجروں کے جو تافے خراسان سے مکران اور سندھ وغیرہ جاتے تھے، اس میں ان
 کی مسافروں اور منزلوں کی کچھ نکتہ فرج تھا اس نام کے تین شہر آباد تھے، یہ عویہ کرانی کا شہر ہے، جو وہاں کے
 دو شہروں ہم اور زامیر کے مشرق اور بادئہ ایران کے کنارے واقع تھا، سیرجان سے مشرق کی طرف مکران جانے
 والی سڑک ہم اور زامیر جوتی ہوئی فرج پہنچتی تھی (دیکھو جزانیہ خلافت مشرق ص ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵)

ومن ملوک الهند جابة وملك
الطاف وملك الجور وغابة و
میان کے راجاؤں میں جابہ، طاف،
جور، غابہ، اور قارون

رہی و ملک قارون، (صفحہ ۱۲) کے راجہ ہیں،

(بقیہ ماثیہ ۹) حیدرآباد میں داخل ہے

ابن خرداد بہ نے جس راجہ بھرا کا ذکر کیا ہے اس کا نام مروگہ ورش ولبہ رہا ہے تھا، اس کی حکومت کا زمانہ ۱۱۵۰ء سے ۱۱۷۰ء تک ہے اس راجہ نے اپنے طویل عہد حکومت میں بڑی فتوحات حاصل کیں جن کا بیان اس کے کافے بھی یہ بہترین راجہ تھا، اسے عربوں نے بڑی محبت تھی، آخر عمر میں تخت سے دست بردار ہو کر عبادت الہی میں مشغول ہو گیا تھا، اور اس کا لڑکا اس کا بانی بن ہوا، (تاریخ گجرات)

یہ گجروں کے ایک گرو کا نام ہے، جسے سنسکرت میں چا پ کہا جاتا تھا، اناں گوجر کے مولف کا بیان ہے کہ چا پ یا چہ اور چوڑا گجروں کی دو مشہور قومیں اور اعلیٰ طبقہ میں شمار ہوتی ہیں، چا پہ چوت کتھ کے معنی مضبوط لیکن اور چوڑا لڑکا کو بھی کہتے ہیں، غالباً ان اوصاف سے ان کا یہ گوت مشہور ہوا، اس لئے چا پہ تعریف اور چوڑا تحقیر لقب گجروں کا ہے،

ابن رستہ نے غالباً اسی کو نجاتہ" لکھا ہے، جیسا کہ بعض نسخوں میں اس کی جگہ جاتہ ہی ملتا ہے، اور یہی بتایا ہے کہ ان کا تعلق سلاوی خاندان سے ہے، اگر اسے صحیح مان لیا جائے تو ثابت ہو جاتا ہے کہ چا پ کسی زمانہ میں چین سے آئے ہوں گے، کیونکہ سلاوی چین کی ایک بستی کا نام ہے، اور وہاں کی کماریاں زرہیں، اور کتھ مشہور ہیں، عرب شعرا کے کلام میں ان کا ذکر ملتا ہے اس لئے اس کی طرف یہ خاندان بھی مشہور ہوگا،

یہ لفظ طاف کی اصلیت میں یورپین محققوں کا اعتقاد ہے، یہ لفظ طاف کے بجائے طاف بھی بعض نسخوں میں ملتا ہے، اس کو بعضوں نے موجودہ اورنگ آباد کن کے قریب بتایا ہے، بعض اس کو کشمیر کے پاس کہتے ہیں، لیکن میرے نزدیک یہ طاف لفظ ہے، اور یہ دکن کی خرابی ہے، (عرب و ہند کے تعلقات) مثلاً یہ لفظ اصل میں

المسالك للمالك

ملك الهند الاكبر ملہوا اسی ملك الملوك ہندوستان کا سب سے بڑا راجہ ملہوا (ہمارا راجہ)

راجہ ملہوا کا ذکر اکثر عرب مصنفین کے بیان میں آئے گا، اس نے اس کے متعلق مختصر نوٹ تحریر کر دینا مناسب ہو گا، ملہوا اصل میں ولجہ راسے کی بگڑا سی ہوئی شکل ہے، یہ دیکھنی راشت کوٹ خاندان کے راجاؤں کا لقب ہے، اس خاندان میں جو پہلا شخص ظاہر ہوا وہ شری بھٹ ٹارک ہے جس نے گجرات پر فتح سے ۲۰۰ سال تک حکومت کی، اسی شخص کو ولجہ پور کا بانی کہا جاتا ہے، ستر جہتدار کرنے ملہوا کو دو لفظوں بھلا اور راستے مرکب بتایا ہے، ملا یعنی راجہ اور بھلا یعنی معظّم و مکرم۔ ولجہ پور قدیم زمانے میں ایک مستقل اور عظیم الشان شہر تھا، قدیم چینی سیاح ہونگ شیانگ چین کا بیان ہے کہ لاریکا (لاز یعنی بھروچ) کے اتر میں واقع ہے، ایرونی کا بیان ہے کہ انہلواڑہ سے دکن میں پڑتا ہے، ایٹ صاحب کے بیان کے مطابق موجودہ ریاست بھاؤنگر سے ۲۰ میل اور بندر گھوگھ کے درمیان آباد تھا، موجودہ تحقیق بھی قریب قریب یہی ہے، کہ گھیلار وندی کے کنارے وڑا نامی گاؤں کے پاس ولجہ یا ولجھی نام کا ایک چھوٹا سا گاؤں ہے، جس کو اس شہر کی یادگار سمجھنا چاہئے، اس شہر کی تباہی کے متعلق مختلف کہانیاں بیان کی جاتی ہیں، مولانا سید سلیمان ندوی نے لکھا ہے کہ یہاں کے راجاؤں کا مذہب بودھ اور بعضوں کا جین تھا، اور انھیں دونوں کے جھگڑاؤں میں شاید اس کا خاتمہ ہوا،

ولجہ راجاؤں کی حکومت گجرات، کاٹھیاواڑ، کچھ اور کوکن وغیرہ علاقوں پر مشتمل تھی، ان کا اصل پایہ تخت نارسک تھا، جو پہلے بدل کر مال کھیٹ، پھر ناگپور ہو گیا، اسی کو عرب سیاحوں نے مغرب کر کے ناگیر کر دیا ہے، اس کا شمالی عرض البلد ۱۰ درجہ ۱۰ دقیقہ اور مشرقی طول البلد ۷۴ درجہ ۱۳ دقیقہ ہے، یہ مقام ریاست

خرداذبہ

ابن خرداذبہ کا نام عبید اللہ کنیت ابو القاسم باپ کا نام عبید اللہ دادا کا احمد اور پردادا کا خرداذبہ تھا، اصلی وطن خراسان اور بغداد میں تھا، اس کے پردادا خرداذبہ جو سی تھے، مگر ہر ایک کے ہاتھ پر اسلام لائے، ابن خرداذبہ عباسی خلیفہ معتز کے زمانہ میں ڈاک اور خفیہ اطلاعات کے محکمہ کا افسر تھا، اور اس کے خاص مصاحبوں اور ندیموں میں شمار ہوتا تھا، اس نے کئی کتابیں لکھی تھیں، مگر ان میں مشہور اور مطبوعہ یہی المسالک والممالک ہے، جو عربی زبان میں جغرافیہ کی پہلی کتاب ہے جس میں ہندوستان کا کچھ ذکر ملتا ہے، اور مطبع بریل لیڈن سے ۱۸۷۵ء میں ڈی گوچی

(Dagoeje) نے اسے فرخ ترجمہ کے ساتھ شائع کیا ہے، اس میں بغداد سے مختلف ملکوں کی آمد و رفت کے راستوں اور مسافتوں کے علاوہ دوسرے تاریخی معلومات بھی درج ہیں، اور ہندوستان کے بری و بحری راہوں اور یہاں کی مختلف ذاتوں کا بھی تذکرہ ہے، ابن خرداذبہ اگرچہ ہندوستان نہیں آیا تھا، مگر اس کے عام معلومات کی بنیاد پطلموس کا جغرافیہ اور خاص معلومات کا دار و مدار اس کے محکمہ کے سرکاری اطلاعات پر ہے، اور اس کے عہدہ کی وجہ سے اکثر تاجروں اور مسافروں سے اس کی ملاقاتیں بھی ہوتی رہتی تھیں، اس لئے اس کے یہ ذاتی معلومات ایک ہندوستانی سیاح کے معلومات سے کم درجہ کے نہیں ہیں، ابن خرداذبہ نے اسے تیسری صدی ہجری کے وسط میں لکھا ہے اس کی پیدائش

۳۱۱ھ مطابق ۹۲۳ء اور وفات کا سال ۳۳۵ھ مطابق ۹۴۷ء کے قریب ہے،

فی البلید اطیبر من السند هو
 اطلع علی طیب الطبخ کله و
 ومن مفاخرهم ان الصیارة
 لا یولون الیستهم و بیوت صر^{فہو}
 الا السند و اولاد السند^{نہو}
 و جد و هو انقد فی امور الصر^{فہو}
 و اخطوا من ولا یکاد احدان
 یجد صاحب کیس صیر فی و
 مفاہیم ابن رومی و لا ابن
 خراسانی و لقد بلغ من تبارک
 التجار بھمان صیارتہ البصر^{فہو}
 و بنا درۃ البریھارات لمارا و
 ما کسب فوج ابو روح السندی
 لمولاه من المال و الارضین
 اشتری کل امرئ منھم غلاما
 سند یا طمعا فیما کسب ابو
 روح لمولاه (ص ۸۰ و ۸۱)

مفاخر میں ان کا حسن خلق اور خوش گلوئی
 ہے، لیکن یہ چیز تھیں سندھ کی ہاندیوں
 عورتوں میں بھی ملے گی، اور وہاں کے
 لوگوں میں ایک وصف یہ بھی ہے کہ سندھ
 غلاموں سے بہتر پکانے والے نہیں ملتے
 انھیں فطری طور سے کھانا پکانے کا ذوق
 ہوتا ہی، ہندوستان والوں کے لئے باعث
 فخر یہ بھی ہے کہ صرف اور روپیہ کا رو با
 کرنے والے اپنی پھیلیاں اور خزانے صرف
 اور ان کی اولاد ہی کے سپرد کرتے ہیں، اسلئے
 کہ وہ سندھیوں کو سب سے زیادہ مراد کے
 کاموں میں ماہر قابل اطمینان اور ایمان
 سمجھتے ہیں، روم و خراسان والوں کی اپنے
 خزانے کی کنجیاں نہیں دیتا، لوگ برکت کیلئے
 بھی سندھیوں کو خزانچی بناتے ہیں، کیونکہ بصر
 اور تجارت کے بندروالوں نے جب دیکھا کہ
 فرج ابو روح سندھی نے اپنے آقا کے لئے بڑی
 دولت اور جائیداد پیدا کی تو ہر شخص سندھی
 غلام خریدنے کی خواہش کرنے لگا،

وَالسَّوَاكِ وَالْإِحْتِيَاءَ وَالْفَرْقَ وَ
الْحَضَابَ وَفِيهِ حِرَامٌ وَطَلْعُ
وَأَعْتَدَ إِلَيْهِ طَيْبَ عَرَقٍ وَإِلَى
نِسَاءٍ هِيَ تَقْرُبُ الْأَمْثَالَ وَمَنْ
عِنْدَ هِيَ جَارِيَةُ الْمُلُوكِ بِالْعُودِ
الْهِنْدِيِّ الَّذِي لَا يَغْدَلُ لَمْ يَغْدِ
وَمَنْ عِنْدَ هِيَ خَرَجَ عَلَوُ الْفَكَو
وَمَا إِذَا يَكْلُوبُ عَلَى السَّمَلِ
يُضْرَبُ وَاصِلٌ حَسَابُ الْفُجُورِ
مَنْ عِنْدَ هِيَ اخْذُ النَّاسِ صَتَ
وَأَدْرَعِيهِ السَّلَامُ نَعْمَ هَبْطُ
مَنْ الْجَنَّةِ فَصَادِرٌ مِلَادُهُ قَالُوا
وَمِنْ مَقَاوِلِ زَيْجِ حَسَنِ الْخَلْقِ
وَجُودٌ الْبَصُوتِ وَإِنَّكَ لَتَجِدُ
ذَلِكَ فِي الْقِيَانِ إِذَا كُنَ مِنْ بَنَاتِ
السُّنْدِ وَخَصْلَةٌ أُخْرَى إِنَّهُ لَا يُجِدُ

وہ چینیوں میں نہیں پائی جاتی، ان میں
اصابتِ رائے، اور خیال کرنا، مسواک کرنا،
اکڑوں بیٹھنا، مانگ نکالنا، اور خضاب
لگانا وغیرہ پسندیدہ عادتیں ہیں خواہجہ
نیکس، خوش قامتی، اور خوش بوئی
وغیرہ سے بھی وہاں استہم ہیں، اور ان چیزوں
میں ان کی عورتوں کو بطور مثال پیش کیا
جاتا ہے، ان ہی کے ملک سے وہ عود
ہندوستانی بادشاہوں کے پاس آتا ہے جس
کی نظیر نہیں، ہندوستان فکر و نظر کا سرچشمہ
ہے، ان کے منتر و نغموں سے نہر کا اثر ختم ہو جاتا
ہے، نجوم کے حساب کے اصلی موجد وہی ہیں،
لوگوں نے اس کو خاص طور سے ان سے
حاصل کیا ہے، اور آدم علیہ السلام جب
سے اتارے گئے تو ان ہی کے ملک میں
اترے، لوگوں کا بیان ہے کہ جشیوں کے

سے عود ہندوستان کی خاص پیداوار ہے، اور طرا و نگور (مدراس) کا وشنو مال اور جزائر مالدیپ سریند
میں زیادہ تر ہوتا ہے۔ بلکہ حضرت آدمؑ محبت سے کس جگہ اترے، اس کے متعلق کئی روایتیں ہیں، مشہور یہی ہے
کہ نکلیں اترے تھے،

ابو الاشعث فلعیت بتلك الصیفة
 التراجمة فاذا فیها وُل البلاغة
 اجتماع الة البلاغة وذلك ان
 یكون الخطیب رابط الحاشیة
 الجوارح قلیل اللط متخیر للفظ
 لا ینکلر سید الامة بکلام
 الامة ولا الملوك بکلام السوقة
 ویكون فی قوایه فضل للتصرف
 فی کل طبقة ولا یدقق المعانی
 کل التدقیق ولا ینقح الالفاظ
 کل التفتیح ولا یصفیها کُل
 التصفیة ولا یهذب بها غایة
 التهذیب ولا یفعل ذلک حتی
 یصادف حکیمًا ذی فلسوف
 علیمًا.....

(ص ۴۰)

و نکات بیان کردوں، ابو الاشعث کا بیان
 ہے کہ یہ رسالہ لے کر میں مترجموں سے ملا
 تو اس میں لکھا تھا کہ بلاغت کی اولین شرط
 یہ ہے کہ اس کے تمام آلات اور وسائل مجو
 ہوں، اس کی تفصیل یہ ہے کہ خطیب اور مقرر
 کا دل مضبوط اور قوی ہو، اس کے اعضا
 و جوارح میں سکون ہو، نگاہیں دھبکتی ہو
 اس کے الفاظ چیدہ اور منتخب ہوں، قوم
 کے سردار سے عوامی انداز کی اور بادشاہوں
 کے سامنے بازاری طرز کی گفتگو نہ کرے،
 اس میں یہ خوبی ہو کہ ہر قسم کے لوگوں سے
 اُن کے مناسب حال گفتگو کر سکتا ہو، اور
 الفاظ و معانی میں بہت زیادہ وقت اور
 نکتہ سنجی، اور تراش و خراش سے کام نہ لیتا
 ہو، اور یہ خصوصیات بنی کسی حکیم و دان
 (پندت) اور باخبر فلسفی کی صحبت کے
 پیدا نہیں ہو سکتیں،

کتابُ لیان والتین

قال معمر ابو الاشعث قلت	معمر ابو الاشعث کا بیان ہے کہ میں نے
لبهلۃ الہندی ایاہا اجلب	بہلہ سے جب اُس کو کچی بن خالد برکی نے
یحمی بن خالد اطباء الہند مثل	ہندوستان کے چند دیدوں اور منہاتوں
منکۃ و بازیکر و قلبر قل و	منکا، بازگیر، قلبر قل، اور مندا باز و غیرہ
سند باز و فلان فلان مالہ	کے ساتھ (فناد) بلوایا تھا پوچھا کہ ہندستان
عند اهل الہند قال بصلۃ	دلوں کے نزدیک بلاغت کا کیا مفہوم ہے؟
عند نافی ذالک صحیفۃ مکتوبۃ	بہلہ نے جواب دیا کہ اس موضوع پر میرے
لا احسن ترجمۃ لک و لد	پاس ایک لکھا ہوا رسالہ موجود ہے لیکن میں
اعالج ہذہ الصناعتۃ فانت	اس کا اچھا ترجمہ نہیں کر سکتا اور خود بھی
من نفسی بالقیام بحضائصہا	فن میں کوئی مہارت نہیں ہے، کہ اپنے ادب
و تخیص لطافت معانیہا قال	اعتماد کر کے اس کی خصوصیات اور لطافت

میں براہِ مکمل کی تاریخ پر اردو زبان میں ایک مستقل کتاب موجود ہے، یہاں اس قدر وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے کہ ہندو کی عباسی سلطنت میں پچاس سال تک اس خاندان نے نہایت نیک نامی، قابلیت اور حسنِ انتظام کے ساتھ وزارت کی اور عربِ ہند کے علمی تعلقات اسی خاندان کی کوششوں سے وجود میں آئے، یہی بن خالد ہارون کے زمانہ میں وزیر تھا، اس نے جن لوگوں کو ہندوستان کو بلوایا تھا وہ سب مشہور وید و پٹھان اور نامی طبیب تھے،

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جاخط

(التبلیغ فی ۳۵۵ مطابقی ۸۶۴ء)

جاخط کا نام عمر بن بحر بن محبوب اکیست اور ثمان، لقب جاخط اور دشمن بصرہ ہے عربی زبان کا مشہور اور بے مثل انشا پرداز صاحب نظر و ادیب، فنی اور حکم تھا، وہ صبر و کم رو لیکن ذہانت و طبائی اور جوت طبع میں بے نظیر تھا، تحریر و تفسیر میں موتی بکھیرتا تھا، مسودہ کا بیان ہے کہ پہلے اور بعد کے لوگوں میں جاخط سے بڑا کوئی فصیح و ادیب نہیں گذرا، ابوہریرہ کہتے ہیں کہ اس سے زیادہ علم و فن کا شائق میں نے کسی کو

نہ دیکھا اور نہ سنا۔

جاخط چھوٹی بڑی بے شمار کتابوں کا مصنف اور عباسی دور سلطنت میں ادیبوں اور انشا پردازوں کا امام سمجھا جاتا تھا اسکی مشہور کتابوں میں البیان، التہیین، کتاب الحجوان، کتاب التاج اور رسائل وغیرہ ہیں، ابن خلدون نے کتاب البیان و التہیین کے متعلق لکھا ہے کہ ہماری درسگاہوں کے اساتذہ اسے فن ادب کی چاندنی اور اہمات کتب میں شمار کرتے تھے، بصرہ کا باشندہ ہونے کی وجہ سے ہندوستان سے بھی اس کے تعلق اہم اور اہمات کتب میں شمار کرتے تھے، بصرہ کا باشندہ ہونے کی وجہ سے ہندوستان سے بھی اس کے تعلق تھے، چنانچہ البیان و التہیین میں اس نے ہندوستان کے اصول بلاغت پر چند سطریں اور ایک رسالہ میں ہندوستان کی بعض خوبیوں اور خصوصیتوں کا ذکر کیا ہے، یہ کتابیں مصر سے شائع ہو چکی ہیں، فالج کے مرض میں ۵۵۵ء میں انتقال ہوا، اس کا خط سنہ ۸۶۴ء عربی کا سب سے قدیم مصنف جس نے اپنی تصانیف میں ہندوستان کا ذکر کیا ہے۔

آخر میں ہم عالی جناب ہمایوں کبیر وزیر سائنسی تحقیقات و ثقافتی امور حکومت ہند کا شکریہ ادا کرتے ہیں جن کی توجہ و علم فواری سے یہ اعداد ملی۔ اس سال یعنی ۱۹۵۹ء میں اس سلسلہ کی دوسری ہندوستان کے عہد وسطی کا فوجی نظام اور ہندوستان عربوں کی نظر میں (جلداول) شائع ہوئی ہیں آئندہ آٹھ جلدیں اور شائع کرنے کا ارادہ ہے،

ہم کو توقع ہے کہ حکومت ہند اس سلسلہ کی تکمیل میں آئندہ بھی مدد دے گی،

مُعِينُ الدِّينِ أَحْمَد دہلوی، ظم شعبہ ملی

وڈائنگ کٹر شعبہ تاریخ ہند و دارالاسانین عظم گڑھ

۲۵ مارچ ۱۹۶۰ء



خیال مجبوراً چھوڑ دینا پڑا،

پہلے اس کتاب کی تالیف و ترجمہ کا کام میں نے اپنے ذمہ رکھا تھا۔ مگر تاریخِ ہند کے سلسلہ کے دوسرے کاموں کی مشغولیت اور وقت کی تنگی کی وجہ سے اس کی فرصت نہ ملی سکی، اس لئے کتاب کا نقشہ بنا کر اور اس کے متعلق ہدایات دے کر یہ کام دارالضیفین کے نئے رفیق مولوی ضیاء اللہ صاحب اصلاحی کے سپرد کر دیا کہ وہ کتابوں سے اقتباسات جمع کر کے ترجمہ کر دیں گے، اور میں اس کی تصحیح و ترمیم کر لوں گا مگر تجربہ سے ظاہر ہوا کہ ابھی وہ یہ کام بھی انجام نہیں دے سکتے تھے، چنانچہ ایک تو ان کی نا تجربہ کاری، دوسرے وقت کی کمی کی بنا پر ان کا ترجمہ نہ صرف ناقص، بلکہ جا بجا غلط بھی تھا، اس کے علاوہ انہوں نے نقل و اقتباس میں بھی رطب و یابس اور ضروری و غیر ضروری کا امتیاز نہ کیا تھا، بعض اور خامیاں بھی تھیں، اس لئے مجھ کو نقل و اقتباس اور ترجمہ دونوں کی تصحیح و ترمیم میں پوری محنت کرنا پڑی، اور اس کا بڑا حصہ بدل دینا پڑا، اور یہ کام اتنی جلدی میں ہوا ہے کہ عجب نہیں اب بھی کچھ غلطیاں رہ گئی ہوں اس لئے ناظرین سے توقع ہے کہ وہ حالات کی مجبوری کے پیش نظر اس کو نظر انداز کر سکیں گے، بلکہ ان سے مطلع کر دیں گے تاکہ آئندہ اڈیشن میں اس کی تصحیح کر دی جائے، انشاء اللہ دوسری جلد ان تمام نقائص سے پاک اور ممکن حد تک ہر حیثیت سے مکمل ہوگی،

مولوی ضیاء اللہ صاحب اصلاحی نے اپنی بساط بھر اس کتاب کی تالیف و ترجمہ میں پوری محنت کی ہے، اس لئے بہر حال وہ حوصلہ افزائی کے مستحق ہیں، یہ کتاب دو جلدوں میں ہے، اس جلد میں جاحظ، ابن خردادبہ، سلیمان تاجر، ابو یوسف حسن سیرانی، بلاذری، یعقوبی، ابن فقیہ ہمدانی، ابن رستم، بزرگ بن شریار، مسعودی، مطرب طاہر مقدسی، اصطخری، بشاری، مقدسی کے بیانات ہیں، اور اس کی ترتیب سنہ دار رکھی گئی ہے،

سب سے پہلے ایٹ نے اپنی کتاب میں سلیمان تاجر، ابو زید سیرانی، ابن خرداد بہ، مسعودی،
 مصری، ابن حوقل، یعقوبی، البیرونی، اور قسیمی اور قزوینی کی کتابوں کے اقتباسات دیئے، مگر ان کے
 پیش نظر سیاسی تاریخ بلکہ انگریزی حکومت کی سیاست بھی تھی، اس لئے انہوں نے بہت سی ضروری
 چیزیں چھوڑ دی ہیں، اس کے علاوہ بعض اہم کتابیں جو اس زمانہ میں غیر مطبوعہ اور نایاب تھیں اب
 چھپ گئی ہیں، اور یہ سب کتابیں تیسری صدی ہجری سے لے کر پانچویں صدی تک یعنی پورے ہندوستان
 میں مسلمانوں کی حکومت کے قیام سے پہلے کی ہیں۔ اس لئے ضرورت تھی کہ ان کے بیانات کو
 جان کر کے مع ترجمہ شائع کیا جائے، تاکہ جو لوگ عربی سے ناواقف ہیں وہ بھی ان سے فائدہ
 اٹھا سکیں، اس ضرورت کی جانب سب سے پہلے حضرت سید صاحب نے عرب و ہند کے تعلقات
 میں ترجمہ دلائی تھی،

نئے حالات و ضروریات کے مطابق تاریخ ہند کی تالیف کا کام عرضہ ہوا، دارالاضحیٰ میں شروع
 کیا گیا تھا مگر مختلف موانع خصوصاً مالی دشواریوں کی بنا پر آگے نہ بڑھ سکا تھا، گذشتہ سال حکومت نے
 اس کام کے لئے پانچ ہزار کی امداد منظور کی تو پھر اس کام کو شروع کیا گیا، اور اس سلسلہ میں ہندوستان
 کے متعلق عرب سیاحوں اور جغرافیہ نویسوں وغیرہ کے بیانات کی جمع و ترتیب اور ترجمہ کو بھی
 شامل کر لیا گیا۔ اور اس کی اطلاع بھی حکومت ہند کے شعبہ متعلقہ کو دی گئی، تاریخ ہند کی
 پہلی اسکیم میں اس کتاب کو تصحیح و تنسیخ کے پورے اہتمام کے ساتھ شائع کرنے اور اس پر مبنی ہر مقدمہ
 لکھنے کا خیال تھا، جس میں عرب مصنفین کے بیانات پر نقد و تبصرہ بھی ہوتا مگر حکومت ہند نے جو فی
 سالہ ۱۹۵۹ء میں امداد منظور کی، اور اس شرط کے ساتھ کہ ہر چ سترہ میں کتابیں چھپ کر تیار ہوں
 ظاہر ہے کہ آٹھ مہینے کی مدت اس اہم کام کے لئے نا کافی تھی، اور اس میں جمع و ترتیب اور
 ترجمہ ہی کا کام مشکل تھا، اس کی تصحیح و تنسیخ اور نقد و تبصرہ کی تو گنجائش ہی نہ تھی، اس لئے اس کا

دکن میں ۵۶۹۳
۶۱۲۹۳

گجرات میں ۵۶۹۴
۶۱۲۹۴

ہرات میں ۵۶۱۲
۶۱۳۱۲

پنجاب میں ۵۳۱۴
۶۱۰۲۳

سندھ میں ۵۵۸۲
۶۱۱۸۴

دہلی قلعہ اور قلعہ
۵۵۸۹
۶۱۱۹۳

اور بنارس میں

بہار اور بنگال میں ۵۵۹۳-۹۵
۶۱۱۹۵-۹۹

اس نقشہ سے ظاہر ہو گا کہ ابتداء میں مسلمان جن علاقوں میں آباد ہوئے تھے، وہاں اُن کی حکومت سب سے آخر میں قائم ہوئی،

عرب ایک تجارت پیشہ اور جہاز راں قوم تھے، اس لئے اُن کو ہمیشہ سونے سے ملکوں کے حالات سے دلچسپی تھی، اسلام کے بعد جب ان کا علمی و ادبی شعور شروع ہوا تو جغرافیہ سے اُن کی دلچسپی نے علمی تحقیق و تفتیش کی شکل اختیار کر لی، اور اُن میں بڑے بڑے سیاح اور جغرافیہ بین پیدا ہوئے جنہوں نے مختلف ملکوں کے جغرافیہ پر بڑی اہم کتابیں لکھیں، ہندوستان سے قدیم تعلقات اور عرب سے اس کی قربت کی بنا پر قدرت زیادہ دلچسپی تھی، چنانچہ مسلمان سیاحوں اور جغرافیہ دانوں نے یہاں کے حالات کا یعنی مشاہدہ کر کے یا یعنی مشاہدین سے سُن کر یا اُن کی کتابوں میں پڑھ کر اُن کے حالات لکھے، جن جغرافیہ دانوں نے محض سُن کر حالات لکھے ہیں، اُن کی کتابوں میں بعض ایسی روایات بھی ملتی ہیں جن کو موجودہ مذاق قبول نہیں کرتا، یا بعض واقعات موجودہ تحقیق کے اعتبار سے صحیح نہیں ہیں۔ کیونکہ تحقیق کا قدم ہمیشہ آگے بڑھتا رہتا ہے لیکن مجموعی حیثیت سے ان کتابوں میں اس دور کے ہندوستان کے متعلق جس قدر مختلف النوع اور مفید معلومات ملتے ہیں، وہ دوسری کتابوں میں نہیں مل سکتے، وہ ہندو قدیم کی تاریخ کا نہایت اہم ماخذ ہیں، اور اس کی صحیح تصویر ان ہی کتابوں میں نظر آتی ہے، مگر یہ کتابیں عرصہ تک نایاب ہیں اس لئے اُن کی جانب بہت کم اور بہت بعد میں توجہ کی گئی،

اس کے بعد سندھ، گجرات اور بلوچستان میں تھیں، مثلاً موجودہ مدراس میں کولم بی، ملیبار، راس کرا
گجرات میں تھانہ، کھبایت، سوارہ، چیمپور، سندھ میں دیبل، بلوچستان میں تیز وغیرہ، جزائر میں سرتا
اور مالدیپ، اس لئے ابتدا میں عرب انہی علاقوں میں آباد ہوئے، اور ہندوستان میں مسلمانوں کی
حکومت کے قیام سے صدیوں پہلے وہ سرزمین مالدیپ، ملیبار، کولم (موجودہ ٹرانکور) کار و منڈل
چیمپور تھانہ، کھبایت، گندھار، چنداپور، پاکور (برکور) شنگور وغیرہ میں آباد ہو چکے تھے، بعض مقامات
پر ان کی آبادی دس دس ہزار تک تھی، ان کی مسجدیں تھیں، ہندوؤں سے ان کے تعلقات نہایت
خوشگوار تھے۔ ہندو راجے ان کا بڑا احترام کرتے تھے، اور ان کو باعثِ برکت سمجھتے تھے، اور بعض حکمرانوں
میں ان کو خاص حقوق و مراعات حاصل تھے۔

چنانچہ جہاں جہاں ان کی آبادی زیادہ تھی وہاں ان کا الگ نظامِ قضا تھا، اور ان کے معاملات
و مقدمات کے فیصلہ کے لئے ہندو راجہ کی جانب سے مسلمان قاضی یا حاکم مقرر تھے، جو ہنرمند کہلاتے
تھے، ہندو راجاؤں کے مسلمان وزیر و مشیر تھے، بعض راجاؤں نے جن کو حق کی تلاش تھی۔ اسلام کے
مستقل تحقیقات کے لئے اپنے سفیر عرب بھیجے، اور مسلمان بزرگوں کے ہاتھوں پر مسلمان ہوئے۔ پھر ان کے
اثر سے ان کی رعایا میں بھی اسلام کی اشاعت ہوئی، یہ سارے حالات عرب سیاحوں اور جغرافیہ نویسوں
کی کتابوں میں ملتے ہیں، اور حضرت الاستاذ مولانا سید سلیمان ندوی نے ان کی روشنی میں اپنی کتاب
عرب و ہند کے تعلقات "لکھی ہے، جس میں بڑی تفصیل ہے عرب و ہندوستان کے قدیم تعلقات
دیکھا ہے،

دراخبر سے مسلمان فاتحین کا داخلہ بہت بعد میں ہوا اور جنوبی ہند وغیرہ میں تو ان کی حکومت
سب سے آخر میں قائم ہوئی ہے، ہندوستان میں مسلمانوں کے فاتحانہ داخلہ اور ان کی حکومتوں کے
قیام کی ترتیب تاریخ حسب ذیل ہے،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وسپاچہ

انگریزوں نے اپنے مخصوص مقاصد کے پیش نظر ہندوستان کی تاریخیں لکھیں، اس لئے وہ ہندوستان سے مسلمانوں کے تعلق کا آغاز محمود غزنوی کے حملہ یعنی پانچویں صدی ہجری یا زیادہ سے زیادہ محمد بن قاسم کی فتح سندھ کے زمانہ سے کرتے ہیں اس سے ان کا مقصد یہ تھا کہ ہندوستان سے مسلمانوں کا تعلق محض حملہ آورانہ اور فاتحانہ رہا۔ اس سے پہلے اُن کے کوئی تعلقات نہ تھے، دوسرے مورخین نے بھی اس کی تقلید کی، اور یہ ایک مسلم واقعہ بن گیا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ سندھ کی فتح سے بھی پہلے ہندوستان سے مسلمانوں کے ملنے نہ ہی تجارتی گوناگوں تعلقات تھے۔ بلکہ تجارتی تعلقات تو اسلام کے بھی صدیوں پہلے سے چلے آ رہے تھے۔ اور ابتداء میں عرب مسلمان فاتح کی حیثیت سے نہیں بلکہ تاجر کی حیثیت سے جنوبی ہندوستان میں آئے، اور آج بھی ان کی اولاد وہاں موجود ہے جو مولایا ناست کہلاتی ہے چونکہ ابتداء میں عرب تاجر کی حیثیت سے آئے تھے، اس لئے اس زمانہ میں ان کا تعلق ان ہی علاقوں سے ہوا، جہاں ہندو گاہیں تھیں۔ اس زمانہ میں سب سے زیادہ ہندو گاہیں جنوبی ہند میں

فہرست مضامین

ہندوستان عربوں کی نظر میں

نمبر	مضمون	صفحہ	شمار	مضمون	صفحہ
۵۶	ابو یزید حسن سیرانی	۳		دیباچہ	
۵۷	(۱) سلسلۃ التواتر	۴		از شاہ معین الدین احمد ندوی ناظم	۴
۶۲	بلاذری	۵		شعبہ علمی و ادبی کٹر شعبہ تاریخ و ادب	
۷۳	(۱) فتوح البلدان	۱		حافظ	
۱۳۳	یعقوبی	۶		محض حمد آوراند اور تائید	
۱۳۴	(۱) تواتر یعقوبی جلد اول	۳		تعلیم کی اصلاح کی خاطر علی بیضیان	
۱۵۰	ابن فقیہ ہمدانی	۷		ابن خرداد بہ	۸
۱۵۱	(۱) کتاب البلدان	۹		دولت و ممالک و الممالک	
۱۶۶	ابن رستہ	۸		سیلمانی تاجر	۲۹
۱۶۷	(۱) الاطلاق النفیہ	۳۰		(۱) سلسلۃ التواتر	

ہنروستان عربوں کی نظر میں

جلد حقوق محفوظ

سلسلہ ادب المصنفین

نمبر (۸۹)

ہندوستان

عربوں کی نظر میں

جلد اول

یعنی ہندوستان کے متعلق قدیم عربی مصنفین خصوصاً جغرافیہ نویسوں اور سیاحوں
کے بیانات اور ان کا اردو ترجمہ

مشائع کردہ دار المصنفین اعظم کراچی

بآہنامہ

مولانا مسعود علی صاحب مدنی

.....<<.....>>.....

معارف پریس اعظم کراچی

کتبہ قبائل

قیمت چھ روپے

۱۹۶۰ء

